

This PDF you are browsing is in a series of several scanned documents containing the collation of all research material of Prof. Kul Bhushan Mohtra ji.Mohtra ji is currently the State Incharge Library and Documentation Department, J&K BJP Headquarters, Nanaji Deshmukh Library..This material was gathered while he was working on his multiple books on J&K History.All this rare material is now offered to the Community freely.

CV:

Kul Bhushan Mohtra was born on 9th Sep, 1957 in a village Amuwala in Kathua district.

Matric from BOSE, Jammu and Adeeb from AMU. Has been awarded Honorary Professor by School of Liberal Art & Languages, Shobhit University, Gangoh, Distt. Saharanpur, U.P.

Director General, Raja Ram Mohan Roy Library Foundation nominated him as his nominee in the Committee for purchasing of Books for UT Jammu & Kashmir. Incharge of Nanaji Deshmukh Library & Documentation Department at BJP state HQ in J&K.

Actively engaged in political, social, charitable and religious activities. Always striving to serve the poor and downtrodden of the society.

Main works-

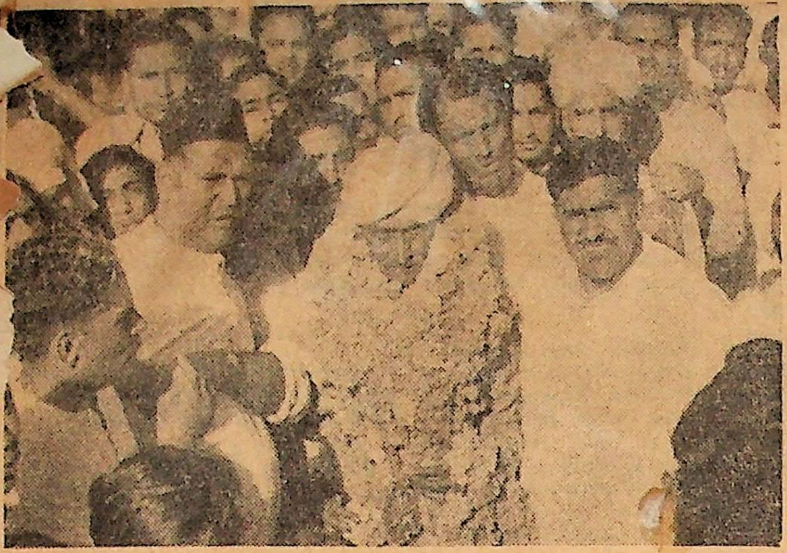
A saga of Sacrifices: Praja Parishad Movement in J&K

100 Documents: A reference book J&K, Mission Accomplished

A Compendium of Icons of Jammu & Kashmir & our Inspiration (English)

Jammu Kashmir ki Sangarsh Gatha (Hindi)

Hindustan Standard
Delhi
24.4.52



SRI PREM NATH DOGRA, President of the Praja Parishad, Jammu and Kashmir, (with garlands) was given a reception on his arrival in Delhi at the Railway Station on Wednesday morning.

Jammu Praja Parishad Chief In Delhi

Address At Public Meeting

NEW DELHI, APRIL 23.—Sri Prem Nath Dogra, President of the Jammu Praja Parishad, told a public meeting here today that the Parishad would continue to agitate for the full application of the Indian Constitution to the State of Jammu and Kashmir.

"We also want to enjoy the freedom of Press and platform which the Constitution of India guarantees to all its citizens and of which the people of the State are deprived. We want the jurisdiction of the Supreme Court of India to be extended to the State so that liberty of the individual is guaranteed and enforced in the State also," he said.

Sri Dogra refuted the charge that the Parishad was a communal organisation and said its main aim was to educate the people of Jammu, who were politically more backward than the people of Kashmir.

Referring to the recent student agitation in Jammu, he said as a citizen he surely sympathised with the school children, but as President of the Parishad he scrupulously avoided being entangled in the affair.—P.T.I.

Sheikh Abdullah And Communalism

Sir,—Since Prime Minister of Kashmir, Sheikh Abdullah's statement of April 11, our Prime Minister Sri Nehru has said that he did not like the tone of the speech and we read with pleasure your excellent editorial "Kashmir" in your issues of April 15-16.

Sheikh Abdullah wanted to clarify his statement and even his latest has not satisfactorily done so. Where was the justification for the most uncalled for speech? One should remember that the Indian boys sacrificed themselves for and are still defending that land and India is yet spending crores for it.—Yours, etc., ANNADA PRASAD MAJUMDAR, Advocate, Calcutta.

Veer Bharat & daily Delhi 24.8.

کشمیر کی سیاست

شیخ عبداللہ کدھر جا رہے ہیں

شیخ عبداللہ کی حالیہ تقریر پر جو نکتہ چینی ہو رہی ہے۔ نیشنل کانفرنس کے ترجمان "نیا کشمیر" نے اس کی ذمہ داری کشمیر گورنمنٹ کے محکمہ اطلاعات پر ڈالی ہے۔ وہ لکھتا ہے " اس تقریر کا مفہوم الٹا ملکی اخبارات کو بھیجا گیا۔ اور غلط مفہوم سے سارے ہندوستان میں کہرام مچ گیا۔ پاکستان کے جاگیردار حکمران کرسیوں سے اچھل پڑے اگر آج ہندو حامی بھی کشمیر کی پوزیشن سے بے بہرہ ہیں۔ تو اس کی تمام تر ذمہ داری محکمہ نشر و اشاعت پر عاید ہوتی ہے۔ کہ وہ پورے ۴ سال میں اپنے ہی گھر والوں (ہندوستان) تک کو اپنے گھر کے حالات سے آگاہ نہیں کر سکا۔ آج جو شکوک پیدا کئے جا رہے ہیں۔ وہ گذشتہ واقعات اور خالص جذبات کی روشنی میں قطعی بے بنیاد نظر آتے ہیں۔ کیونکہ ان شکوک کا مطلب یہ ہے کہ کہا جا رہا ہے کہ شیر کشمیر یا جموں و کشمیر کے رہنے والے اب ہندوستان کی بجائے پاکستان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ لیکن یہ کہنے والے شاید یہ نہیں سوچتے کہ قائد اعظم اور ان کی جماعت نیشنل کانفرنس نے اس وقت جب کہ ہندوستان بھر میں فرقہ پرستی انتہا پر تھی۔ اور عوام گمراہ ہو کر مذہبی جنون کی حد تک پہنچ گئے تھے۔ اس وقت نیشنل کانفرنس نے جموں و کشمیر کے رہنے والوں کو فرقہ پرستی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بچائے رکھنے کے لئے ان کے سامنے اقتصادی پروگرام پیش کیا۔ کبھی بھی فرقہ وارانہ رنگ میں نہ سوچا گیا۔ چنانچہ جب آنجہانی مسٹر محمد علی جناح خود کشمیر آئے۔ اور انہوں نے مسلم اکثریت کو اسلام کے نام پر مسلم لیگ کی حمایت کی دعوت دی۔ تو تاریخ شاہد ہے کہ لوگوں نے ان کا ساتھ دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اور "نیا کشمیر زندہ باد۔ نیشنل کانفرنس زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں سے مسٹر محمد علی جناح کو الوداع کہا۔ اور انہیں کشمیر چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا۔

۱۹۴۷ء میں جب پاکستان کا تخیل ایک حقیقت بن گیا۔ تو مسلم لیگ نے نہیں بلکہ گورنر جنرل پاکستان اور مسٹر لیاقت علی نے نہیں بلکہ وزیر اعظم پاکستان نے کھلے الفاظ میں یہ پیشکش کی۔ کہ صرف شیر کشمیر الحاق کے لئے ہاں کہہ دیں۔ دنیا بھر کی مراعات کشمیر کے لئے حاضر ہیں۔ لیکن نیشنل کانفرنس اور اس کے راہنما یہ جانتے تھے۔ کہ مذہبی مناظر کی بنیادوں پر کھڑے پاکستان اور اس کے جاگیردار حکمرانوں کو نیا کشمیر کا پروگرام کبھی بھی اور کسی صورت میں بھی قابل قبول نہ ہوگا۔ حالانکہ پاکستان کشمیر چاہتا ہے۔ بغیر عوام کے پروگرام کے۔ اس لئے نیشنل کانفرنس نے پاکستان کی پیشکش کو ٹھکرا دیا۔

قائد اعظم شیر کشمیر کی رہنمائی میں جموں و کشمیر والے سیاسی آزادی حاصل کر چکے ہیں۔ اور اقتصادی آزادی کی طرف ان کے قدم اٹھ چکے ہیں۔ اسے آگے بڑھتے ہوئے قدم روکے نہیں جا سکتے۔ اور اس سیاسی امتیازی پوزیشن اور جغرافیائی محل وقوع کے پیش نظر ہی بھارت کے آئین میں دفعہ ۳۷۰ مخصوص کی گئی۔ جس کی حمایت [illegible] دانشوروں نے کی۔ اور سردار پٹیل نے [illegible] پیش کر دیا۔ اس کی رو سے جموں و کشمیر کو [illegible] دیا گیا۔ کہ وہ اندرونی نظم و نسق کے لئے اپنا آئین خود مرتب کریں۔ اور جس کی منظوری بھی دی گئی ہے۔"

کشمیر میں

پروفیسر عبدالمجید خان نے شیخ عبداللہ کو بھارت کے مسلمانوں کا واسطہ دے کر یہ کہا ہے کہ وہ غصہ تھوک دیں۔ اور کچھ عرصہ کے لئے مون برت دھارن کر لیں۔ شیخ صاحب تو شاید ایسا کر بھی لیں گے۔ لیکن ان کے بعض ساتھیوں سے احتیاط کی امید فضول ہے۔ جب مہاراجہ کی حکومت تھی۔ اس وقت تو ڈوگرہ راج کے مظالم کے ذکر کے کوئی معنی بھی تھے لیکن اب ڈوگروں کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے کا نتیجہ سوائے اس کے نہیں ہو سکتا کہ ڈوگرہ (صوبہ جموں) اور کشمیر کے لوگوں کے تعلقات خراب ہو جائیں۔ یاد رہے کہ ڈوگروں میں ہندو مسلمان دونوں شامل ہیں۔

کشمیر یونیورسٹی کے انٹرمیڈیٹ امتحان کے ایک ممتحن کو نہ جانے کیا سوجھی۔ کہ اس نے ڈوگروں کے مظالم کا ذکر پرچے میں بھی کر دیا۔ جو پرچہ امیدواروں کو دیا گیا۔ اس میں "ڈوگرہ راج اور ڈوگرہ فوج کے وحشیانہ مظالم اور ڈوگرہ راج کو ختم کرنے کے لئے کشمیریوں کی کوششیں" کے الفاظ نمایاں تھے۔ ان طلبا میں جو قومیت کے لحاظ سے ڈوگرے ہیں۔ اس پر سخت بے چینی پیدا ہوئی۔ اب یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے اس کے لئے معذرت ضرور کر دی ہے لیکن اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ ڈوگروں کے خلاف نفرت انگیز پراپیگنڈہ کر کے ریاست کے بعض سیاستدان اور ان کے زیر اثر ماہرین تعلیم صوبائی تعصب اور پھوٹ کے کتنے غلط راستے پر جا رہے ہیں۔ انہیں کون سمجھائے کہ ان کا یہ طرز عمل کشمیر سے دوستی نہیں بلکہ دشمنی کرنے کے مترادف ہے۔

جموں کے ایک کالج میں بھارت کے قومی جھنڈے کے ساتھ ساتھ ایک پولیٹیکل پارٹی یعنی کشمیر نیشنل کانفرنس کا جھنڈا لہرائے جانے پر پچھلے دنوں ایک زبردست گڑبڑ ہوئی اور اس کے نتیجے کے طور پر دنیا کو گرفتاریوں اور [illegible]یوں کی خبروں کے درمیان کشمیر گورنمنٹ اور پرجا [illegible] کی ناخوشگوار بحث سننے کا موقعہ بھی ملا۔ سنتا ہے [illegible] جھنڈے کو اپنے وقار کا سوال بنا کر پھر اسی طرح لہرانا چاہتے ہیں۔ اصولاً یہ درست ہو یا غلط [illegible] کا تقاضا یہی ہے کہ شرارت کو ابھرنے نہ دیا جائے۔ تفرقہ انگیزی سرکاری پارٹی کے اندر ہو یا باہر۔ اسے دبا دینا چاہئے۔

Milap Daily Delhi 24.4.

نیشنل کانفرنس کے علاوہ کشمیر سٹیٹ کی تمام پارٹیوں کی کانفرنس بلائی جائیگی

پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ - پریشد کے لیڈران صلاح مشورہ کیلئے دہلی کو

جموں - ۲۲ اپریل، پرجا پریشد نے سٹیٹ کی تمام اسمبلی پارٹیوں کی جن کا نیشنل کانفرنس سے کوئی تعلق نہیں ہے، ایک میٹنگ بلانے کا فیصلہ کیا ہے - یہ فیصلہ پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کی حالیہ میٹنگ میں کیا گیا تھا - جو کہ جموں میں ہوئی تھی - پریشد کے پردھان شری پریم ناتھ ڈوگرہ اور چیف آرگنائیزر شری شام لال آج دہلی میں پریشد کے جلاوطن لیڈروں کے ساتھ صلاح و مشورہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

جنتا کی آواز

کشمیر کے متعلق بحث ختم کی جائے

پچھلے ہفتے رنبیر سنگھ پورہ میں شیخ محمد عبداللہ صاحب نے جو تقریر کی، اور جس پر ہندوستان کے پریس اور ذمہ دار لیڈروں نے نکتہ چینی کی تھی۔ اس کے بعد کچھ لوگوں نے اس پر مختلف زاویوں سے بحث کرنا ایک شغل سا بنا لیا ہے لیکن اس تقریر کے متعلق سرکاری بیان اور شیخ صاحب کی تقریروں میں بتایا گیا ہے۔ پریس نے اس تقریر کو توڑ مروڑ کر شائع کیا ہے اب یہ بحث مباحثے ختم ہو جانے چاہئیں شیخ صاحب ریاست جموں و کشمیر کے ہندو مسلمانوں اور سکھوں کے مسلمہ لیڈر ہیں۔ اور ہمیں انکی ذات پر مکمل اعتماد ہے۔ جو لوگ کشمیر کے متعلق صحیح پوزیشن کو نہ سمجھنے کی جان بوجھ کر کوشش کر رہے ہیں، وہ نہ تو کشمیریوں اور نہ ہندوستان کے مفاد کی بات کر رہے ہیں۔ وہ ہندوستان اور کشمیر کے درمیان دوستی کا جو رشتہ قائم ہے اور جسے ہم چاہتے ہیں کہ یہ مضبوط تر بنایا جائے، کمزور کر رہے ہیں، ان کی یہ حرکات دشمنی کے مترادف ہیں۔

(دینا کرشن سیکرٹری پریم سبھا جموں)

Tej daily
25-4-52

اور پراپیگنڈے کا اثر

شیخ صاحب نے اب کہہ دیا کہ پاکستان ان کی تقریروں سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہ کرے۔ لیکن جو سانپ نکل گیا اس کی لکیر پیٹنے سے کیا فائدہ؟ شیخ صاحب نے تقریر کی اور ہندوستانی اخباروں کے ایک طبقہ نے اس کی اڈیٹر لکھنا شروع کر دیا کہ ہندوستان کے مسلمان غیر محفوظ ہیں اور ابھی تک فرقہ وارانہ فساد ہو رہے ہیں۔ پاکستان نے اس سے فائدہ اُٹھایا اور مڈل ایسٹ کے ملکوں نے ان تقریروں اور تحریروں کے اقتباس دے کر ہندوستان کے خلاف پراپیگنڈہ شروع کر دیا۔ اس طرح کا ایک مراسلہ ایران کے اخبار "نوائے وقت" میں چھپوایا گیا ہے جس میں درج ہے کہ

"شیخ صاحب کی تقریر سے ظاہر ہو رہا ہے کہ مسلمانوں کے قتل لوٹ مار اور گھروں کو آگ سے شیخ صاحب کے دل میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے۔"

اس مراسلے میں اور بھی بہت کچھ درج ہے۔ "الجمعیۃ" اب صفائی پیش کر رہا ہے لیکن وہ جو کچھ لکھ چکا ہے اس سے فائدہ اُٹھانے والے تو فائدہ اُٹھا چکے۔

ایڈیٹر کی ڈاک سے

کشمیر کا سوال

شیخ عبداللہ میرے قدیم دوستوں میں سے ہیں۔ میرے دل میں ان کے اوصاف اور خیالات کے لئے ایک خاص عقیدت ہے۔ کیونکہ میں نے نہایت قریب سے ان کا مطالعہ کیا ہے۔ انسانیت اور غیر فرقہ داری میں ان کا قدم کبھی نہیں ڈگمگایا۔ ... مندوں کا قول ہے کہ وہ انسان کی نسبت اس کی موت سے پہلے کوئی آخری فتوے نہیں دیتے۔ شیخ صاحب کی جموں رنبیر سنگھ پورہ والی تقریر پر کافی لے دے ہو رہی ہے۔ ہندوستان اور پاکستان میں اہل غرض اپنے اپنے نظریہ سے اسے اچھال رہے ہیں لیکن انہیں معلوم نہیں کہ اس کا اصلی مقصد کیا ہے۔ پنڈت جواہر لال نے اس سلسلہ میں جو کہنا تھا کہہ دیا۔ دوسری طرف سے بھی وضاحتی بیان نکل چکے ہیں۔ ہندو اور مسلم اخباروں کا فرض ہے کہ وہ جواہر لال کی توجہ ادھر دلانے سے زیادہ کوئی بات نہ کریں۔ اہل کشمیر کو اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کا یقیناً پورا حق ہے اور ہندوستان کے ادھیکاروں کی رکھشا کرنا جواہر لال خوب جانتا ہے۔ اس لئے ایسے نازک مسائل کے حل کے لئے جواہر لال کے ہاتھ مضبوط بنانے چاہئیں۔ شیخ عبداللہ افغان بھی ہیں اور ہندوستانی بھی۔ جواہر لال نے ہندوستان کے مستقبل کا فیصلہ کیا اور ایک راہ بنا دی۔ شیخ عبداللہ بھی کہتے ہیں کہ وہ گاندھی جی کے رستے پر چلیں گے۔ وہ جواہر لال کی لیڈرشپ میں یقین رکھتے ہیں صرف ان کا کہنا یہ ہے کہ خدانخواستہ جواہر لال کو کچھ ہو جائے تو پھر کیا ہو؟ مجھے ان الفاظ پر افسوس ہے۔ کیونکہ لیڈر سادر ڈر اُٹھتے نہیں ہوتے۔ شیخ صاحب یہ ڈر کا کھوٹا ہے کیوں کھڑے ہو گئے۔ یہ میری توقع کے خلاف ہے کیونکہ میں یقین نہیں کرتا کہ گاندھی اور جواہر کا ہم سفر ایسی بات ... کہ ...

[illegible]

[illegible] پرجا پریشد کانفرنس بلائے گا

تمام اپوزیشن عناصر کو دعوت

جموں ۲۳ اپریل (نامہ نگار) پرجا پریشد نے سٹیٹ میں تمام اپوزیشن عناصر کی میٹنگ بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک ترجمان نے بتایا کہ یہ فیصلہ پریشد کی ورکنگ کمیٹی ... [illegible] ... شری ... [illegible]

Tej 25.4.52

لاجونتی کے پھول نہ بنو

ہمیں خوشی ہے کہ "انجمنیہ" کو بھی آخر کار یہ تسلیم کرنا پڑا کہ "ہندوستان میں ہندو مسلم تعلقات خراب نہیں بلکہ خوشگوار ہیں۔ مسلمانوں کو ملک کے اکثریتی طبقہ سے بحیثیت اکثریت کے کوئی شکایت نہیں۔ ان کے تعلقات بھائی چارہ کی حد تک پہنچ چکے ہیں۔ اور فرقہ پرستی کو زندہ رکھنے کے خواہشمند چند گنے چنے اشخاص ہیں جو بالکل بے اثر ہیں۔ اور دلیش نے ان کی رہی سہی کمر بھی توڑ دی ہے" لیکن اس بات کا کیا علاج کہ لکھنؤ اور بمبئی کے کچھ اخبار بدستور فرقہ پرستی کے راگ الاپ رہے ہیں۔ انجمنیہ کو تو حقائق کا احساس ہو گیا مگر لکھنؤ کا "حقیقت" بدستور اشتعال انگیزی کر رہا ہے۔ اس نے اپنی تازہ اشاعت میں شیخ عبداللہ کے تردیدی الفاظ کو بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ:-

"شیخ صاحب نے یہ الفاظ کہے یا نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا جو الفاظ ان سے منسوب کیے گئے ہیں وہ سچائی سے دور ہیں۔ کیا یہ غلط ہے کہ ہندوستان میں آج بھی فرقہ وارانہ کا بھوت آزادی سے ناچ رہا ہے۔ بھارت میں بسنے والے چار کروڑ مسلمان قدم قدم پر جس تردد اور پریشانی کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس کو کچھ انہی کا دل جانتا ہے۔ مسلم اقلیت کی بے اطمینانی کا اندازہ تو اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آج بھی سینکڑوں بلکہ شاید ہزاروں مسلمان ہر ماہ گھر بار کے ساتھ پاکستان جا رہے ہیں۔"

بتایئے کہ کراچی کے "ڈان" لندن کے "ٹائمز" اور لکھنؤ کے "حقیقت" کے الفاظ میں کیا فرق ہے اگر اس اقتباس کی بنا پر کوئی یہ سمجھے کہ یہ اخبار "ڈان" کا ہندوستان ایڈیشن ہے اور اس کے ایڈیٹر میں بھی پاکستان کی روح حلول کر گئی ہے تو تعجب نہیں۔ "انجمنیہ" پاکستانی لیڈروں کی تقریروں سے متنبہ ہو کر لاکھ بار صفائی پیش کرے لیکن جب تک ہر بات کو فرقہ پرستی کی عینک سے دیکھنے والے لوگ موجود ہیں۔ پاکستان انہیں اپنے فائدے کے لئے استعمال کرتا رہے گا۔ اس سے یقیناً ہندوستانی مسلمانوں کو فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ ان کی پوزیشن کو غلط سمجھا جاتا رہے گا۔

آخر "حقیقت" کو شکایت کیا ہے۔ یہی کہ کسی جگہ فرقہ وارانہ جھگڑا ہوا یا کسی جگہ کسٹوڈین کی وجہ سے کچھ مسلمانوں کو تکلیف ہوئی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ جھگڑے بعض جگہ ہندوؤں کو پریشان نہیں کرتے اور کیا کسٹوڈین کے محکمہ میں ہندوؤں کو مشکلات کا سامنا کرنا نہیں پڑتا۔ اگر فرقہ وارانہ جھگڑا ہو تو فوج اور پولیس موجود ہے اور کسٹوڈین یا کسی دوسرے محکمہ کے خلاف شکایت ہو تو اس کا علاج یہ نہیں کہ مسلمان اور ہندو کا سوال پیدا کر دیا جائے۔ ہندوؤں سے مل کر اپنی شکایتیں دور کرانی چاہئیں۔ "حقیقت" نے جن شکایتوں کا تذکرہ کر کے تمام ہندوستان کو فرقہ پرستی کا گہوارہ قرار دیا ہے کیا وہ شکایتیں پاکستان میں رہنے والے مسلمانوں کو نہیں۔ کیا پاکستان میں مسلمانوں اور مسلمانوں میں جھگڑے نہیں ہوتے۔ کیا پاکستان میں رہنے والے مسلمان کسٹوڈین کے محکمہ سے مطمئن ہیں اور وہ اپنی حکومت سے نالاں نہیں۔ اگر وہاں "اسلام خطرے میں نہیں ہوتا" تو ہندوستان میں ذرا ذرا سی بات پر "اسلام خطرے میں" کیوں پڑ جاتا ہے۔ یاد رہے کہ اسی اخبار نے ۳۰ مارچ کی اشاعت میں کشمیر کو ہندوستان سے الگ ہو جانے کا مشورہ دیا تھا۔ یہی اخبار کی وہ ذہنیت ہے کہ وہ ہندوستان میں رہ کر ہندوستان کے خلاف پراپیگنڈہ کرے اگر وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کا ہمدرد ظاہر کرتا ہے تو یقیناً وہ مکاری سے کام لیتا ہے اس کا حقیقی مقصد مسلمانوں کے جذبات سے فائدہ اٹھا کر یا تو ہندوستان کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کرنا ہے یا "اسلام اسلام" کا نعرہ بلند کر کے اپنی دوکانداری کو چمکانا ہے۔ اور پھر فرقہ پرستی کے نعرے کی اہمیت کیا ہے جبکہ جمہوریت ہندوستان میں ہر جگہ فرقہ پرستی نظر آتی ہے۔ یہ اخبار پوچھتا ہے۔ کہ "کیا یہ ممکن ہے کہ اس ملک میں اقلیت کا کوئی فرد صدر جمہوریہ وزیر اعظم یا کسی صوبہ کا وزیر بن سکے جب تک اکثریت اسے تسلیم کرے" گویا یہ اخبار سودے بازی کرنا چاہتا ہے اور اگر مسلمانوں کو یہ عہدے مل جائیں تو یہ تسلیم کرے گا۔ کہ ہندوستان میں فرقہ پرستی کا وجود مٹ گیا ہے کتنی مضحکہ خیز دلیل ہے۔ یہ تو ہندوستان کی اکثریت مسلمان ہی نہیں کسی بھی غیر ہندو کو بڑے سے بڑے عہدے پر متمکن دیکھ کر ناراض نہیں ہوگی۔ سوال یہ ہے کہ کسی چھوٹے یا بڑے عہدے کے لئے مسلمان ہونا کیوں ایک معیار قرار دیا جائے اگر مذہب کی بنا پر تقسیم ہونے لگے تو یقیناً اکثریت کے افراد ہی نہیں ہر ایک شریف اور ایماندار شخص اس کی مخالفت کرے گا۔ لیکن اگر چھوڑ کر لوگ سیاسی میدان میں آئیں گے۔ وہ اپنی قابلیت اور ایمانداری اور قوم پرستی کی وجہ سے ہندوستان میں بڑا عہدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن جو لوگ فرقہ پرستی کا نعرہ بلند کریں۔ ہندوستان میں رہ کر ہندوستان [illegible]

ہم لاجونتی کے پھول نہ بنو۔ ہندوستان میں رہنے والے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ فرقہ پرستی کے بھوت کے خلاف جنگ کرے۔ فرقہ پرست ہندوؤں میں اور مسلمانوں میں بھی۔ ہندو اکثریت نے فرقہ پرستوں سے لڑ کر فرقہ پرستی کو شکست فاش دی۔ یہ اس کی قوم پرستی کا ثبوت ہے۔ اسے بھی مسلمان وزیر بنا ہی تھا ایک مسلمان کو صدر اور وہ بھاری اکثریت سے بنا کیا جواب ہے کہ ادھر اسی میں مسلم لیگ نے ڈٹ کر چند نشستوں پر قبضہ فرقہ پرستی کا مظاہرہ کر رہی ہے اور لکھنؤ کا اخبار "حقیقت" اور دوسرے ملک کو بدنام کرنے میں مصروف ہیں۔ ہندو فرقہ پرستی کے [illegible] لیکن مسلم لیگ کی فرقہ پرستی کی حمایت کو سمجھانے کی جرأت [illegible] لیڈر نے ایک لفظ کہہ دیا تو آسمان سر پر اٹھا لیا لیکن پاکستان [illegible] اخبار بھی اپنی تحریروں کے آئینہ میں اپنی بدنما اور نفرت انگیز [illegible] لاجونتی کے پھول نہ بنو۔ حقائق سے کام لو

LETTERS TO THE EDITOR

KASHMIR'S STATUS

Sir, — Sheikh Abdullah's Ranbirsinghpura speech has caused quite a flutter all over India. It is not clear what precisely the Kashmir Premier means by "an alliance of a restricted nature." Does he mean Kashmir's internal autonomy? If so, it is nothing discordant with his oftrepeated pronouncements. From the very beginning he has been emphasizing that Kashmir's accession is an alliance of its own nature. In other words, Kashmir falls in none of the three statutory categories of States — Part A or B or C.

But Sheikh Abdullah's one or two observations in his speech make one feel somewhat uneasy. He has declared that if communalism rears its head in India, Kashmir's alliance is bound to be destroyed. In the first place communalism in India under the Nehru regime is practically extinct. As such the Kashmir Premier's fears and doubts are not well-founded.

But if it is granted that some traces of that canker are still visible in India, There is hardly any justification for him to ring the bell of alarm. He must have the same confidence and faith in India as India has in Kashmir. If Kashmir's relation with India were so brittle as to be affected by such mental illusions, it is anything but justifiable to define it as 'irrevocable,' as the Prime Minister Kashmir declared later. No doubt Sheikh Abdullah in his Baisakhi speech took considerable pains to clarify the doubt raised by his previous utterance, but the fact remains that the expressions 'restricted nature' and 'irrevocable' in his speeches are hard to reconcile. They hardly sound better than a contradiction in terms.—Yours, etc.,

S. D. KHAJURIA.
New Delhi.

II.

Sir, — If Sheikh Abdullah could no longer appreciate the spirit of co-operation and sacrifice of the Indians, he should have at least scrupled in accusing them of communalism. Everybody knows full well that even in Punjab which had been the worst scene of communal frenzy, and where population percentage of Muslims hardly works out to a fraction of a decimal, the majority has manifested complete eradication of communalism by returning Muslims to the Assembly in the recent general elections.

He should not, therefore, object to the application of the Indian Constitution *in toto* to Kashmir, as it is through the working of this Constitution that a broader national outlook has developed and the people of the outside world, except only Pakistan, speak highly of Indian secularism.—Yours, etc.,

KEWAL KRISHAN SHARMA.
Simla.

III

Sir, — There is nothing surprising in the speech of Sheikh Abdullah as he has only treaded the path shown by his preceptor, Mr Nehru, who does not feel tired, even after the election results, of

شری پریم ناتھ ڈوگرہ کا بیان (بقیہ ۳)

خبروں کو دبانے کی کوشش کی۔ لیکن اُردو پریس نے ہماری حمایت کی۔ آپ نے خاص طور پر ملاپ، پرتاپ کی خدمات کا ذکر کیا اور کہا۔ کہ جب گرفتاری کے وقت آپ کا ایک بیان ملاپ اور پرتاپ میں شائع ہوا۔ تو اُن پر کشمیر میں داخلہ پر پابندی عاید کر دی گئی۔ اس پر پھر سٹیم سٹیم کے نعرے لگے۔

تنہائی کی کوٹھڑی میں

اپنی گرفتاری کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے کہا کہ جب گرفتار کئے جانے کے بعد جموں میں ایک رات کے لئے ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بند رکھا گیا۔ اور دوسرے دن سپیشل کلاس دی گئی۔ لیکن اس کے بعد مجھے سردی کے موسم میں ہوائی جہاز کے ذریعہ کشمیر لیجائے جانیکا حکم جاری کر دیا گیا۔ جب میں نے بستر اور کپڑے لے جانیکی اجازت چاہی تو انکار کر دیا گیا۔ مجھے کشمیر میں چار دن تک ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بند رکھا گیا۔ سردی سے تنگ آکر میں نے عام قیدیوں کے کپڑے دیئے جانے کی درخواست کی۔ لیکن وہ بھی منظور نہ ہوئی۔ اس کے بعد میں نے یہ درخواست کی کہ مجھے جموں کی جیل میں بھیجا جائے۔ وہ درخواست بھی نظر انداز کر دی گئی۔ مجھ سے یہ سلوک انتقام لینے کے مقصد سے کیا گیا۔ طلباء کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے شری ڈوگرہ نے کہا کہ پرجا پریشد کا اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ شیخ عبداللہ کی حالیہ تقریر سے انکی اصلیت ظاہر ہو گئی ہے۔

آپ نے سوشلسٹ پارٹی اور دیگر جماعتوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے پرجا پریشد کی ستیہ گرہ کی حمایت کی۔ کشمیر میں ہند کا آئین نافذ کیے جانیکا مطالبہ۔ جلسہ میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ ہند کا آئین کشمیر میں مکمل طور پر لاگو کیا جائے۔ یہ بھی مانگ کی گئی کہ مسئلہ کشمیر کو اتحادی سبھا سے واپس لے لیا جائے۔ اور کشمیر کے ہند سے مکمل الحاق کا اعلان کیا جائے۔

اناج کے بھاؤ میں اضافہ کیخلاف پروٹسٹ

دوسرے ریزولیوشن میں راشن کے اناج کی قیمتوں میں اضافہ کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے۔ اور ہند سرکار پر زور دیا گیا کہ وہ اناج کے مسئلہ میں امداد بحال کرے۔ دہلی سٹیٹ سرکار پر زور دیا گیا۔ کہ وہ اناج کی قیمتوں میں کمی کیلئے پُر عکس کوشش کرے۔

پنڈت نہرو کا انکار

دہلی جن سنگھ کے زیر اہتمام منعقدہ اس جلسہ کی صدارت وید گورو دت جی نے کی۔ صدر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب مہاراجہ کشمیر نے پنڈت نہرو سے امداد طلب کی تو پنڈت جی نے شرط لگائی۔ کہ شیخ عبداللہ کو ریاست کا وزیر اعظم بنایا جائے۔ پنڈت نہرو نے جب راجہ کشمیر کی یہ پیشکش ٹھکرا دی کہ کشمیر کو ہند سے ملا لیا جائے۔

پنڈت موتی چند شرما کا بھاشن

پنڈت موتی چند شرما نے کشمیر کے متعلق ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کہ چار سال سے اتحادی سبھا کشمیر کے مسئلہ کو کھٹائی میں ڈالے ہوئے ہے۔ اور دن بدن اسے زیادہ الجھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ سمجھ نہیں آتی۔ کہ ہند سرکار کے تئیں کشمیر کے متعلق کئے وعدے سے اپنی کیبنٹ کا مشورہ لئے بغیر کس طرح

کرتے رہے ہیں۔ وقت آچکا ہے کہ کشمیر کے متعلق عام چیمبر میں عوام کے سامنے رکھی جائیں ہمارا روپیہ وہاں پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ کشمیر کا مسئلہ صرف کشمیر والوں کا نہیں، بلکہ ہمارے ہند کا مسئلہ ہے۔ اس میں جموں اور کشمیر کے لوگوں کے ساتھ ہمیں بھی ادھیکار ہے۔ کیونکہ یہ دونوں ایک ہیں۔ پنڈت موتی چند شرما نے کہا۔ کہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پاکستان بناتے وقت ہماری رائے کیوں نہ لی گئی۔ سارے دیش کی جنتا دیش کے ٹکڑے کرنے پر کبھی رضامند نہ ہوتی۔ جب مہاراجہ کشمیر نے ہند میں شامل ہونے کا فیصلہ کر دیا۔ تو پنڈت نہرو نے اس وقت بھی ہند کے عوام کی رائے نہ لی۔ لیکن ہمارے پردھان منتری نے ریڈیو پر تقریر کرتے وقت یہ وعدہ کر دیا۔ کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کشمیر کے لوگوں کی رائے سے ہوگا۔ آگے چلکر پنڈت موتی چند شرما نے کہا کہ کشمیر ہند کا ہے اور ہند کا ہی رہے گا۔ کشمیر کا جو حصہ پاکستان نے چھین لیا ہے۔ اس کا چپہ چپہ واپس کیا جائے گا۔ کشمیر ہند کا ہے اور ہند کا ہی رہے گا۔ ظالم لٹیروں نے جموں کشمیر کا جو روپیہ لوٹا ہے اسکی ایک ایک پائی واپس کرائی جائے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ اگر کشمیر میں جنمت کرانا ضروری ہے۔ تو اس وقت کرایا جائے۔ جب تمام علاقہ پاکستان سے واپس لے لیا جائے۔

ہند کے منہ پر چپت

آگے چلکر پنڈت موتی چند شرما نے کہا۔ کہ شیخ عبداللہ کی تقریر پرجا پریشد کو چیلنج نہیں ہے وہ ہند سرکار کو چیلنج ہے۔ بلکہ ہند کے منہ پر چپت ہے۔ شری مدھوک نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ پر کشمیر ہی نہیں بلکہ تمام ہند فخر کر سکتا ہے۔

(ترقی)

नवभारत टाइम्स

दिल्ली; बुधवार वैशाख कृष्णा १४ सम्वत २००९

उल्टी गंगा बहने लगी

पिछले दिनों शेख अब्दुल्ला के रणबीरसिंहपुरा वाले भाषण की बहुत चर्चा रही। उस पर विचार करते हुए दो सप्ताह पूर्व हमने लिखा था कि शेख अब्दुल्ला कश्मीर में उल्टी गंगा बहाना चाहते हैं। उसके पश्चात स्वयं शेख अब्दुल्ला ने, और मिर्जा अब्दुल बेग, श्री मुहम्मद सिद्दिकी और गिरधारीलाल डोगरा आदि उनके साथियों ने शेख साहब के उक्त भाषण पर लीपा-पोती करने का बहुतेरा यत्न किया, परन्तु कश्मीर में सचमुच घटनाचक्र की गंगा ने अपने प्रवाह की दिशा बदल डाली प्रतीत होती है।

शेख साहब ने असाम्प्रदायिकता की कल्पित व्याख्या करके और अपनी मनचाही को पाकिस्तानी लोगों के मुख में रख कर, काश्मीर को भारत से पृथक रखने की पिछले दिनों जो वकालत की, उसका परिणाम यह हुआ कि जम्मू और लद्दाख के लोग भी शेख साहब के अनुकरण में अपनी पृथक और स्वतंत्र सत्ता की मांग करने लगे। लद्दाख के लामा कुशक बकुल तो कई वर्ष से अपने प्रदेश के लिये प्रादेशिक स्वराज्य की मांग कर ही रहे थे, अब जम्मू के भी कुछ लोगों ने यह दावा किया है कि भारत में रहते हुए भी शेख अब्दुल्ला कश्मीर को जितना स्वतंत्र रखना चाहते हैं उतनी ही स्वतंत्रता हमें भी कश्मीर का अंग रहते हुए दी जाये। यद्यपि यह कहना कठिन है कि जम्मू और लद्दाख के लोगों की यह मांग उनकी हार्दिक अभिलाषा की अभिव्यक्ति करती है या शेख अब्दुल्ला की मांग के नहले पर उनका यह दहला है, तथापि ये नये-नये दावे कश्मीर में उठी हुई नई प्रतिक्रियाओं के सूचक अवश्य हैं। यदि शेख अब्दुल्ला एक बार रणबीरसिंहपुरा में भूल करने के बाद संभल जाते तो भी गनीमत होती, परन्तु वह तो संकीर्ण स्वार्थवृत्ति से और महाराजा काश्मीर की गद्दी पर बैठने की दुरभिलाषा से इतने पागल हो गये दीखते हैं कि अपनी बात को नाना रूपों में बार-बार दुहराये जाते हैं। और जितना ही वह अपने विचारों का रूप बदल-बदल कर उन्हें दुहराते हैं उतना ही उन पर जनता का अविश्वास ठीक उसी प्रकार बढ़ता जाता है जिस प्रकार कि एक झूठ को छिपाने के लिये दस झूठ बोलने वाले व्यक्ति पर बढ़ा करता है।

शेख अब्दुल्ला के संकीर्ण और अदूरदर्शितापूर्ण भाषण के कारण कश्मीर में ही प्रतिकूल प्रतिक्रियायें आरम्भ नहीं हुई हैं, उनका प्रतिकूल प्रभाव कश्मीर से बाहर भी पड़ा है। जम्मू के एक समाचार के अनुसार, भारत के महाजनों और व्यापारियों ने जम्मू और कश्मीर के व्यापारियों को नकद व माल उधार देना बन्द कर दिया है। उन्हें शायद भय हो गया है कि यदि उनकी पूंजी शेख अब्दुल्ला के स्वतंत्र कश्मीर में फंसी रह गई तो वह वापिस नहीं लौट सकेगी। इसका अनिवार्य परिणाम यह हो रहा है कि जम्मू और काश्मीर की साख डूब गई और वहां का व्यापार एकदम मंदा पड़ गया है। यदि शेख अब्दुल्ला के विचारों, भाषणों और कार्य-कलापों की प्रतिक्रिया भारत में इसी दिशा में होती चली गई तो ऐसा समय भी आ सकता है जब कि भारतीय जनता काश्मीर की रक्षा के लिये अपनी सेनाओं का प्रयोग किये जाने से इन्कारी हो जाये।

आज तो शेख अब्दुल्ला भारत के साथ अपना मनचाहा सम्बन्ध जोड़ने के लिये पं. नेहरू की मित्रता पर भरोसा कर रहे हैं, परन्तु यदि कहीं सचमुच भारतीय जनता में शेख अब्दुल्ला के संकीर्ण तथा स्वार्थमय विचारों की प्रतिक्रिया इसी दिशा में व्यापक परिमाण में हो गई, जिसका कि हमने ऊपर संकेत किया है, तो सैकड़ों नेहरूओं के लिये भी भारतीय साधनों का उपयोग शेख अब्दुल्ला का झंडा ऊंचा फहराने के लिये नहीं हो सकेगा। अब भी समय है कि शेख अब्दुल्ला संभल जायें "वरना, फि[illegible] पछताय होत क्या जब चिड़ियां [illegible] गयीं खेत।"

25.4.5(?) Milap daily Delhi

کشمیر سرکار پرجا پریشد کو کچلنے کیلئے ہنگامی اختیارات کا ناجائز استعمال کر رہی ہے

شیخ عبداللہ کے اعلان کے باوجود ابھی دو سرکردہ لیڈر نظر بند ہیں۔ پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کا پروٹسٹ (ملاپ کے نامہ نگار سے)

جموں۔ ۲۳ اپریل۔ پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی نے ایک ریاست کی اندرونی صورت حالات خصوصاً پرجا پریشد کے ساتھ سرکار کے ناواجب سلوک کے بارے میں ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں بتایا گیا۔ کہ کشمیر سرکار کشمیر کی خاص صورت حالات کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے مخالفوں خصوصاً پرجا پریشد کو دبانے کے لئے سخت گیرانہ قوانین کا امتیازی استعمال کرتی ہے۔ ڈیفنس ایکٹ کے ذریعے کئی بار پرجا پریشد کو کچلنے کی کوشش کی۔ سن ۱۹۴۹ء میں اس کے خلاف پریشد کو ستیہ آگرہ کرنا پڑا۔ اب حال ہی میں طلبا کی ایجی ٹیشن کی آڑ لے کر پریشد کو نشانہ بنایا گیا۔ دونوں وقت حکومت نے جس طریقے سے سخت گیری نرم کردی۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس کا آغاز جائز طور پر نہیں ہوا تھا۔ یہ عجیب مشکل ہے کشمیر ہند کا حصہ ہے۔ لیکن یہاں بنیادی حقوق بھی رائج نہیں۔ جو ہند کے آئین نے منظور کئے ہیں۔ ایک اور ریزولیوشن میں بتایا گیا۔ کہ شیخ عبداللہ کی طرف سے پریشد کے سب لیڈروں اور ورکروں کی رہائی کے اعلان کے باوجود ابھی کئی لیڈر نظر بند ہیں۔ پریشد کی ورکنگ کمیٹی کے ایک ممبر شری مکھن لال جی نہ صرف عرصہ دراز سے نظر بند ہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ عام مجرموں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اب ان کی صحت بہت خراب ہے۔ اسی طرح رناتس دہرم ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر شری اونکار ناتھ جنکو پریشد کے پردھان پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کے ساتھ گرفتار کیا گیا تھا ابھی تک نظر بند ہیں۔ حکومت سے یہ تمام نظر بند اور قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

پرجا پریشد کے پردھان پنڈت ڈوگرہ اور دیگر رہنما دہلی پہنچ گئے

(ہمارے اپنے نامہ نگار سے)

ریلوے سٹیشن پر شاندار سواگت اور جلوس "کشمیر بھارت کا انگ ہے" کے پرجوش نعرے

دہلی ۲۳ اپریل۔ آل جموں و کشمیر پرجا پریشد کے پردھان پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ آج صبح بذریعہ کشمیر میل جموں سے دہلی پہنچے آپ کے ہمراہ پرجا پریشد کے اپ پردھان ٹھاکر دھنونتر سنگھ چیف آرگنائزر شری شیام لال شرما اور ورکنگ کمیٹی کے ایک ممبر شری رام ناتھ بھی دہلی آئے۔ ریلوے سٹیشن پر بھارتیہ جن سنگھ کے کارکنوں اور دہلی کی جنتا کی بھاری تعداد نے کشمیری رہنماؤں کا شاندار سواگت کیا۔ ٹرین سے اترتے ہی کشمیری رہنماؤں کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ اور وہاں سے ایک کھلی موٹر میں سوار کرا کر جلوس نکالا گیا۔ یہ جلوس جو تقریباً ایک ہزار افراد پر مشتمل تھا چاندنی چوک۔ نئی سڑک۔ چاوڑی بازار سے ہوتا ہوا جن سنگھ کے دفتر اجمیری گیٹ پر ختم ہوا۔ راستے میں لوگوں نے پنڈت ڈوگرہ کو پھولوں کے ہار پہنائے رہے۔ اور ان پر جگہ جگہ پھولوں کی ورشا کی گئی۔ جلوس میں شریک لوگوں نے کپڑے اٹھا رکھے تھے جن پر موٹو لکھے تھے۔ جن پر لکھا ہوا تھا کہ ہم بھارت کے ساتھ کشمیر کا مکمل الحاق چاہتے ہیں۔ پرجا پریشد زندہ باد۔ کشمیری جنتا کی آزادی اور کشمیر ہمارا ہے۔ جلوس میں شامل لوگ کشمیر بھارت کا انگ ہے۔ بھارت کا دستور کشمیر پر لاگو ہو۔ اور کشمیر ہمارا ہے کے پرجوش نعرے لگا رہے تھے۔ جن سنگھ کے دفتر پہنچنے کے بعد پنڈت ڈوگرہ نے سواگت کے لئے جنتا کا شکریہ ادا کیا اور کچھ دیر دفتر میں ٹھہرنے کے بعد اپنی جائے قیام کو روانہ ہو گئے۔

شیخ عبداللہ کی تقریر کے بعد

ڈوگرے ظالم ہیں اور غدار ہیں۔ لداخ کے بودھ لپسماندہ اور ناسمجھ ہیں۔ دیش بھگتی اور تدبیر صرف وادیٔ کشمیر کے رہنے والوں کے حصے میں آیا ہے۔ یہ پراپیگنڈا شیخ عبداللہ نے نہیں کیا۔ لیکن پروپیگنڈا ہوا ہے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا دراصل ابتدا میں پروپیگنڈا کی جن توپوں کا منہ مہاراجہ اور اس کے ساتھیوں کی طرف تھا۔ مہاراجہ کی معزولی کے بعد بھی دھڑا دھڑ بے خبر ہو کر فیشن کے طور پر ڈوگروں کے خلاف لفظی گولہ باری میں مصروف ہیں۔ ڈوگروں یعنی جموں نواسیوں کو یہ شکایت تھی کہ آزادی آنے کے بعد ریاست کی باگ ڈور ان کے ہاتھ سے نکل کر کشمیریوں کے ہاتھ میں چلی گئی ہے۔ اسکے بعد لداخ کے بودھ یہ محسوس کرنے لگے کہ موجودہ حکومت کی ساری توجہ صوبہ کشمیر پر مرکوز ہے۔ اور یا تو اسے پسماندہ بودھوں کے مسائل کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں یا خواہش نہیں۔ باوجود اس بات کے کہ پنڈت نہرو کے دل میں بھی جموں نواسیوں کے لئے غیر معمولی محبت نہیں۔ جموں کے ڈوگرے اور لداخ کے بودھ یہ امید رکھتے تھے کہ جلد یا بدیر بھارت میں شامل ہو جانے کے بعد کشمیر میں ان کی قسمت بھی جاگ اُٹھے گی۔ اور کم از کم شیخ عبداللہ جنکی نظر میں جموں میں کشمیر کے دو نوں صوبے برابر ہیں۔ ان کے ساتھ انصاف کریں گے۔ لیکن ان کی ایک ہی تقریر سے بہت سے لوگوں کی امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ میری مراد پرجا پریشد یا نیشنل کانفرنس کی مخالف دیگر پارٹیوں سے نہیں بلکہ جنتا سے ہے۔ جب انہوں نے سنا کہ کشمیر ایک خود مختار ری پبلک ہے۔ اور بھارت سے اس کا سمبندھ صرف تین معاملات میں ہے تو ان میں بھی علیحدگی کی دیوار کھڑی ہو گئی۔ لداخ کے بکولا جو کشمیر کی آئین ساز اسمبلی کے ممبر بھی ہیں۔ بنیادی حقوق کمیٹی کے سامنے یہ مانگ رکھ چکے ہیں کہ لداخ کو اندرونی خود مختاری دیدی جائے۔ اسی طرح پچھلے دنوں جب شری گوپال سوامی آئینگر جموں گئے تو کئی سرکردہ اصحاب نے جموں کی اندرونی خود مختاری کے بارے میں اپنا میمورنڈم ان کی وساطت سے بھارت سرکار کو بھیج دیا کئی لوگ اس ڈھنگ سے بھی سوچتے ہیں کہ اگر نیشنل کانفرنس بھارت کے ساتھ مکمل الحاق کے لئے تیار نہ ہو تو لداخ اور جموں بھارت سے الحاق کے لئے اپنا کیس نہرو سرکار کے سامنے پیش کریں۔ میں جانتا ہوں کہ ان باتوں سے شیخ عبداللہ اور ان تمام لوگوں کو دکھ ہو گا جو نہ صرف موجودہ کشمیر کو واحد اکائی کے طور پر متحد رکھنا چاہتے ہیں۔ بلکہ اپنے دل میں پاکستانی کشمیر کو بھی پھر سے اصلی ریاست کے ساتھ جوڑنے کی خواہش پال رہے ہیں۔ لیکن نیشنل کانفرنس کے کئی ذمہ دار لیڈر جس لہجہ میں باتیں کرتے ہیں اس سے کسی بہتر نتیجے کی آس نہیں ہو سکتی۔ اچھا ہو اگر یہ بھائی پروفیسر عبدالمجید خان کے مشورہ کے مطابق کچھ عرصہ کے لئے مون برت دھارن کر لیں اور غیر ضروری بحث چھیڑ کر اپنے اندرونی اتحاد کو نقصان نہ پہنچائیں۔

تعجب ہوتا اگر اس قسم کے زہریلے پراپیگنڈا کا اثر ریاست کی تجارت پر نہ پڑتا۔ اگر کشمیر بھی عملی طور پر ایک غیر ملک ہو تو بھارت کے بیوپاریوں میں شکوک پیدا ہونا قدرتی ہے۔ چیمبر آف کامرس جموں کے پردھان کے لفظوں میں موجودہ صورت حالات کا اثر یہ ہوا ہے کہ بھارتیہ بیوپاریوں نے کشمیر کے تاجروں کو ادھار مال دینا بند کر دیا ہے۔ غیر یقینی حالات پیدا کرنے کی بجائے یہ کہیں بہتر ہو گا کہ کشمیر مالی لحاظ سے بھی بھارت کے ساتھ ملحق ہو جائے۔ کیونکہ علیحدہ رہ کر بھارت سے لئے ہوئے قرضے بھی ریاست کی آرتھک حالت کو بہتر نہیں بنا سکتے۔ جہاں تک مہنگائی کا تعلق ہے وہ مہاراجہ کی حکومت ختم ہو جانے کے باوجود اسی طرح باقی ہے۔ اور باہر سے آئی ہوئی اشیا ریاست میں بھارت کی نسبت ۵۰ فیصدی زیادہ نرخوں پر فروخت ہو رہی ہیں۔ کسٹم جو بدیشوں میں ہوتا ہے۔ اگر مہاراجہ کے عہد میں موجود تھا تو اب بھی اسے منسوخ نہیں کیا گیا۔ اگر نیشنل کانفرنس ریاست کے بیوپار کو ترقی دینا چاہتی ہے تو اسے کسٹم کے نام پر جاری شاہی کی پرانی لوٹ مار کو ختم کرنا ہو گا۔ میری دلی خواہش ہے کہ شیخ عبداللہ غلط اور مضر سرگرمیوں کو روکیں اور نیشنل کانفرنس کو وہ راستہ اختیار کرنے پر آمادہ کریں جس میں متحدہ کشمیر کی بھلائی ہے۔ سنا ہے کہ مالی لحاظ سے کشمیر کو بھارت کے ساتھ ملحق کرنے کے لئے دونوں حکومتوں کے درمیان بات چیت شروع ہے۔ پچھلے دنوں کشمیر گورنمنٹ کسٹم اس شرط پر اڑانے کو تیار تھی کہ اسکی منسوخی سے کشمیر کی آمدنی میں جو کمی ہو گی اسے بھارت سرکار اپنے خزانہ سے پورا کرے گی۔ اس قسم کا کوئی بھی سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ لیکن کشمیر گورنمنٹ یہ تو سوچے کہ جس ریاست کو ہر قدم پر بھارت کی سہائتا درکار ہے اسکے لیڈروں کو علیحدگی کی باتیں کرنا کہاں تک زیب دیتا ہے؟

پریتم ضیائی

REDUCE FORCES IN KASHMIR

Graham's Recommendation To India & Pakistan

NEW YORK, April 24.

IT is understood that the Graham report recommends that India and Pakistan should 'further reduce their forces" in Kashmir by July 15 and that meanwhile the United Nations Negotiator's work should continue, cables D.P. Wagle, P.T.I. special correspondent.

The report will be published on Friday night here.

The report is again a factual recitation of his latest negotiations during which he is understood to have reported that much progress has been made on 12 points he submitted to both the Governments. Dr. Graham is understood to have said that the only major difficulty now remaining is an agreement on the strength of forces to be retained on either side of the cease-fire line after the completion of the demilitarisation programme.

Dr. Graham is understood to have said that the demilitarisation process has already made considerable progress. For instance, he said, India offered to withdraw "unconditionally" from Kashmir one division of troops together with supporting armour which meant 18,000 men. India also agreed to withdraw part of her troops a considerable distance behind a disputed location in Kashmir.

Although not figuring in his recommendations, Dr. Graham is understood to have suggested during the negotiations that he should have the "assistance" of the Plebiscite Administrator, Admiral Nimitz, during the concluding stage of demilitarisation programme.

The report is stated to be the briefest of the three Dr. Graham has so far made and encouraging in tone.

Stressing the urgency of a settlement, Dr. Graham is understood to have recommended mutual continuance of an atmosphere conducive to the removal of the remaining difficulties particularly, both sides refraining from adding to the military strength in Kashmir.—P.T.I.

Tribune
25.4.52

شری پریم ناتھ ڈوگرہ نے جموں پرجا پریشد کو توڑنے کیلئے شرطیں پیش کردیں۔ بھارت کا آئین سارے کشمیر پر لاگو کیا جائے

گاندھی گراؤنڈ میں عام جلسہ میں تقریر

بھارت کی سپریم کورٹ کو کشمیر کی اپیلیں سننے کا اختیار ہونا چاہیئے

پرجا پریشد فرقہ پرست جماعت نہیں ہے اسمیں مسلمان بھی شامل ہیں

دہلی ۲۳ اپریل:۔ صدر جموں پرجا پریشد پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے آج گاندھی گراؤنڈ میں منعقدہ جلسہ میں شیخ عبداللہ سے مانگ کی۔ کہ وہ ہندوستان کے ودھان کو کشمیر پر لاگو کریں اور ہندوستان کے شہریوں کو حقوق دیں۔ تو ان کے ساتھی عبداللہ سرکار کو ہر طرح سے تعاون دیں گے۔ اور پرجا پریشد کو توڑ دینگے۔ لیکن اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو پرجا پریشد اس کے لیے بڑی سے بڑی قربانی کرنے کیلئے تیار ہے۔ یہ جلسہ شری ڈوگرہ کے سواگت کے سلسلہ میں ہو رہا تھا۔ بگ بھگ پچیس (۲۵) ہزار کی حاضری تھی۔ آپنے کہا۔ کہ پرجا پریشد کو خواہ مخواہ بدنام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ کہ پرجا پریشد فرقہ پرست پارٹی ہے ہمارے ممبر مسلمان بھی ہیں اور ہمارے دروازے سب پر کھلے ہیں۔ آپنے شیخ عبداللہ پر فرقہ پرست ہونیکا الزام لگایا۔ اور کہا کہ جموں میں ہندی پڑھنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے جلسہ میں آپنے اعلان کیا۔ کہ انگریزی پریس نے ہماری خبروں کو دبانے کی کوشش کی لیکن اردو پریس نے ہماری حمایت کی ہے میرا بیان شایع کرنے پر کچھ اخبارات کے کشمیر میں داخلہ پر پابندی عائد کردی گئی۔ اس پر تیم شیم کے نعرے لگے۔

طلبا کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا۔ کہ پرجا پریشد کا اس .... تحریک سے کوئی تعلق نہ تھا۔ شیخ عبداللہ کی حالیہ تقریر سے ان کی اصلیت ظاہر ہوگئی ہے۔

جلسہ میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ ہند کا آئین کشمیر پر لاگو کیا جائے۔ یو، این، او سے کشمیر کا مسئلہ واپس لیا جائے۔ اور کشمیر کی ہند سے شمولیت کا اعلان کیا جائے۔

Veer Bharat Daily
25.4.52 Delhi

کشمیر کا مسئلہ

ہے۔ یہ اسی سنئے ہے کہ ہندوستان کی حکومت کی کوشش ہے۔ کہ انہی بنیادوں پر حکومت قائم کی جائے۔ جن میں ہماری تحریک ابتدا سے چل رہی ہے۔

ہم یہ بات فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ کشمیر ایک ریاست ہے جہاں ہندوؤں اور مسلمانوں کی آبادی میں تکلیفات کے باوجود کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ وہ اپنی اپنی جگہ قائم رہے۔ اور بالکل پریشان نہ ہوئے

اگر ہم اس ریاست میں انسانیت کا راج (سیکولرسٹیٹ) قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو ضروری ہے کہ یہاں کے مسلمان کوئی ایسی بات اپنے ہندو اور سکھ بھائی کے لئے پسند نہ کریں۔ جو انہیں اپنے لئے پسند نہ ہو۔ اسی طرح ہندوؤں اور سکھوں کو بھی چاہئے۔ کہ وہ جو اپنے لئے پسند نہ کریں۔ اُسے مسلمانوں کے لئے پسند نہ کریں۔ اگر مسلمانوں کو یہ خیال رہا۔ کہ ہم زیادہ فائدے میں رہیں۔ اور غیر مسلم تباہ و برباد ہو جائیں۔ تو لازمی بات ہے۔ کہ غیر مسلموں میں بھی یہی جذبہ پیدا ہو جائے گا۔

ہماری قومی جمہوریت کی مثال تو ایک گاڑی کی سی ہے۔ اور یہ تب ہی چل سکتی ہے۔ جب اس کے دونوں پہیئے اشتراک عمل کے ساتھ کام کریں۔ اور ایک دوسرے فرقہ کی بہبودی کا خیال رکھا کریں۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو نہیں چاہتے۔ کہ یہ گاڑی چلے۔ یہ خواہ ہندوستان میں ہیں یا پاکستان میں۔ اُن کی برابر یہی کوشش رہتی ہے۔ کہ کشمیریوں کی اس چلتی گاڑی میں کہیں سے روڑا اٹک جائے۔ مسلم فرقہ پرستی مسلمانان کشمیر کے دلوں میں یہ خدشات پیدا کر رہی ہیں کہ ہندوستان کے ساتھ رہنے کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ کسی بھی وقت تمہارے ساتھ بھی وہی حال ہو گا۔ جو جموں کے مسلمانوں کے ساتھ ہوا۔ لہٰذا تمہاری حفاظت اسی میں ہے۔

پاکستان سے طور۔ وہ کہتے ہیں کہ جو مسلمان ہند میں ہیں وہ اس وقت محض جواہر لال کی وجہ سے محفوظ ہیں۔ اور جب جواہر لال پرائم منسٹر نہیں رہے گا۔ تو وہ بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ اور ہندو فرقہ پرست ہندوؤں کے دلوں میں یہ خدشات ڈال رہے ہیں۔ کہ کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور اگر کشمیر ساتھ رہا۔ تو یہاں پر مسلمانوں کی اکثریت کا راج ہو گا۔ اور تم کبھی محفوظ نہیں رہو گے۔ اس لئے ہندوستان کے ملک کا مکمل آئین لاگو ہونے میں ہی حفاظت بچاؤ کی صورت ہے۔

ہندوستان کا آئین مکمل طور پر لاگو کرنے کا مطالبہ سب سے آگے وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے ... ۔ یہ قدرتی امر ہے۔ کہ ریاست

Tej daily Delhi

ریاست جموں و کشمیر کا ہند سے مکمل الحاق کا مطالبہ

دہلی کے پبلک جلسہ میں پرجا پریشد کے لیڈر پنڈت ڈوگرا کی تقریر

دہلی ۲۳ اپریل۔ ریاست جموں و کشمیر پرجا پریشد کے پردھان پنڈت پریم ناتھ ڈوگرا نے کل شام چاندنی چوک میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اگر شیخ عبداللہ ریاست کے ہند سے مکمل الحاق کا اعلان کر دیں تو وہ پرجا پریشد کو توڑ دینے کے لئے تیار ہیں۔ پنڈت ڈوگرا نے کہا کہ میں نہ صرف پرجا پریشد کو توڑ دوں گا بلکہ شیخ کو پورا تعاون دوں گا۔ یہ جلسہ بھارتیہ جن سنگھ دہلی پردیش کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا۔

پنڈت ڈوگرا نے کہا کہ اگر کشمیر سرکار کی طرف سے ہند کے ساتھ الحاق میں کوئی رکاوٹیں پیدا کی گئیں تو پرجا پریشد اپنا مقصد حاصل ہونے تک ہر قسم کی قربانی دینے میں انکار نہیں کرے گی۔ پنڈت پریم ناتھ ڈوگرا نے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے کہ پرجا پریشد ایک فرقہ وارانہ جماعت ہے کہا کہ پرجا پریشد کا سب سے بڑا مقصد جموں اور کشمیر کے لوگوں میں سیاسی جاگرتی پیدا کرنا ہے۔ پنڈت ڈوگرا نے کہا کہ اس علاقہ کے لوگ سیاسی طور پر دوسرے لوگوں کی نسبت بہت پچھڑے ہوئے ہیں۔ پرجا پریشد نے لوگوں میں جاگرتی پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن ہمارے کام کو ملک کے بٹوارہ اور قبائلیوں کے حملہ سے بہت نقصان پہنچا۔

جموں کے طلباء کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت ڈوگرا نے کہا کہ مجھے بطور ایک شہری کے طلباء کی تحریک سے دلچسپی تھی لیکن پرجا پریشد کے پردھان کے ناطے میں نے ہمیشہ اس تحریک کو نظر انداز کیا۔ لیکن مجھے گرفتار کر کے ریاسی بھیجا گیا۔ جہاں پر بلا کی سردی تھی لیکن اس کے باوجود اس کے باوجود نظربندوں کو سردی سے بچنے کے لئے پورے کپڑے بھی مہیا نہیں کئے گئے۔

جلسہ میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا جس میں مانگ کی گئی کہ جموں و کشمیر میں ہند کا قانون نافذ کیا جائے اور ان علاقوں کو واپس لیا جائے جو اس وقت "آزاد کشمیر حکومت" کے قبضہ میں ہیں۔ پنڈت ڈوگرا کی آمد پر شاندار سواگت کیا گیا اور انہیں جلوس کی شکل میں شہر میں لے جایا گیا۔

Tej daily Delhi
26-4-52

"Milap" Daily New Delhi 26-4-52

S.C.

عبداللہ سرکار لداخ کے خودمختار صوبہ کی تشکیل کا مطالبہ رد کر دے گی

ہند سرکار بھی اس مطالبہ کو پسند نہیں کرتی۔ لداخ میں اصلاحات نافذ کی جائیں گی

سرینگر ۲۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ نہ تو ہند سرکار اور نہ کشمیر سرکار لداخ کے اندرونی طور پر خودمختار صوبہ کی تشکیل کا مطالبہ منظور کرے جس کے بارے میں حال ہی میں لداخ کے ہیڈ لاما کوشک بکولا نے حال ہی میں چیف منسٹر کشمیر شیخ عبداللہ کو میمورنڈم بھیجا تھا۔ اس میمورنڈم پر شیخ عبداللہ نے حال ہی میں شری گوپال سوامی آئینگر منسٹر کے ساتھ بات چیت کی جبکہ آخر الذکر جموں آئے تھے اس بات چیت میں کشمیر کے دو دیگر وزیروں نے بھی حصہ لیا۔ کہا جاتا ہے کہ شیخ عبداللہ اور شری آئینگر دونوں نے اس مطالبہ کو ناپسند کیا۔ تاہم یہ فیصلہ ہوا ہے کہ لداخیوں کو مطمئن کرنے کیلئے وہاں کے نظم و نسق میں اصلاح کی جائے۔ اور لوگوں کے اقتصادی حالات کو سدھارنے کی کوشش کی جائے۔ (نامہ نگار)

کشمیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر کا ایف اے امتحان کے انگریزی پرچہ پر اظہار افسوس

آئندہ سے اس قسم کی بات کا اعادہ نہیں ہوگا جس سے کسی کے جذبات مجروح ہوں

جموں ۲۴ اپریل۔ امسال کشمیر یونیورسٹی کے ایف اے امتحان میں طلبا کو جو انگریزی پرچہ دیا گیا تھا۔ وہ نہ صرف نہایت پیچیدہ اور مشکل تھا۔ بلکہ سراسر پارٹی سیاسیات سے پر بھی۔ مثال کے طور پر ایک سوال میں غلام محمد صادق کے ایک بیان کا اقتباس دیا گیا۔ جس میں ڈوگرہ راج اور ڈوگرہ فوج کے "مظالم" کا رونا رویا گیا تھا۔ حالانکہ اس سوال کا جواب ڈوگرہ طلبا نے ہی دینا تھا۔ اس سوال سے طلبا کے علاوہ ڈوگرہ عوام کے جذبات بھی سخت مجروح ہوئے۔ جب کشمیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر وزیر جانشند [illegible] جسٹس کی توجہ "ملاپ" میں شائع شدہ نوٹ کی طرف دلائی گئی تو آپ نے فرمایا:۔

یہ معاملہ میرے زیر غور ہے مجھے افسوس ہے۔ کہ ایسا واقعہ ظہور میں آیا۔ آئندہ ایسے اقدامات کئے جائیں گے۔ جس سے اس قسم کی بات کا اعادہ نہ ہو۔" حیرانی کی بات ہے۔ کہ ممتحن کو اپنے سیاسی جوش میں یہ بھی خیال نہ رہا۔ کہ جس ڈوگرہ راج اور ڈوگرہ فوج کے "مظالم" کا وہ اظہار کر رہا ہے۔ اسی ڈوگرہ راج کے کرتا دھرتا یعنی یوراج کرن سنگھ جی یونیورسٹی کے چانسلر ہیں۔

2.

پرجا پریشد کی پوزیشن

جموں و کشمیر پرجا پریشد کے پردھان منتری پنڈت [illegible] جو پچھلی تقریر کی اس سلسلے میں [illegible] انہوں نے واضح طور پر کہا۔ اگر شیخ عبداللہ [illegible] کشمیر [illegible] ملحق کرنا اور بھارت کے آئین کو [illegible] کشمیر میں [illegible] پرجا پریشد [illegible] چاہتا ہوں کہ پرجا پریشد پر فرقہ پرستی کا الزام لگا [illegible] سے ملاحظہ فرمائیں [illegible] انصاف [illegible] کر رہے ہیں۔ ہندوستان کیا [illegible] حکومت فرقہ پرست ہے [illegible] آئین فرقہ پرست [illegible] نہیں تو [illegible] پرجا پریشد [illegible] ہندوستان [illegible] حکومت اور ہندوستان کے آئین کو اپنا [illegible] کہنا اگر [illegible] شیخ صاحب [illegible] یہ ہے کہ کشمیر [illegible] کی ذمہ داری [illegible] ساتھ کوئی تعلق نہ رکھے [illegible] کشمیر [illegible] پرجا پریشد کی پوزیشن [illegible] لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ کشمیر [illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible]

Hindustan Times 26.4.52

Need For Restraint On Kashmir Affairs

SHEIKH ABDULLAH'S APPEAL TO INDIAN PRESS AND LEADERS

SRINAGAR, April 25.

SHEIKH ABDULLAH today appealed to Indian leaders and the Press to talk of Kashmir affairs in a "cautious manner and after due thought."

Addressing a large Muslim gathering at Hazratbal, five miles from here, he said the Kashmir Constituent Assembly, besides framing a Constitution for the State, had to decide the future of the 100-year-old ruling dynasty and to give its verdict on the accession issue—whether to remain with India or join Pakistan or remain independent.

The Constituent Assembly had already decided to pay no compensation to landlords. "It is our basic policy that land should belong to the tiller of the soil and landlords had no right over it. This decision has had its repercussion in India where some State Governments intend to transfer land to

Continued on back page col. 2

ABDULLAH'S APPEAL TO PRESS

Continued from page 1 col. 3

tillers after paying compensation," Sheikh Abdullah said.

With regard to the future of the ruling dynasty in the State, Sheikh Abdullah said Maharaja Gulab Singh and his descendants "cannot rule over this State. This is no sentimentalism, but a reiteration of our policy. We cannot tolerate autocratic rule. The people alone have the right to rule over Kashmir," he declared.

Discussing Indo-Kashmir relations, the Kashmir Premier said: "The whole world is aware of our policy that the Constituent Assembly will decide the accession issue. The implementation of this policy should create no misunderstanding now as we don't want to deceive anybody."

Kashmir, he said, acceded to India only in respect of three subjects—defence, communications, and external affairs—and for other matters the State was completely free to shape its own destiny.

"This agreement between India and Kashmir has been approved by the Indian Parliament. If we follow this agreement, why should it cause resentment in any circle? So far as Kashmiris are concerned, they have not the least idea to back out. But, if anybody wants this agreement to cease, it is their wish," Sheikh Abdullah said.

Alluding to certain reports that Indian traders would have less trade with Kashmir in the present context, Sheikh Abdullah warned: "We cannot be intimidated like this. Pakistan also has tried to impose economic blockade against Kashmir, but the results have been bad for Pakistan ultimately. It is wrong on the part of anybody to think that 40 lakh Kashmiris are dependent on trade, army and money of India. I would appeal to Indian leaders and newspapers to speak and write on the Kashmir issue after due thought. We want to work in an atmosphere of friendliness. Threats and taunts cannot bring India and Kashmir closer. Throughout our struggle for freedom, we have tried to bring Hindus, Muslims and Sikhs together to live as brothers. India came to the help of Kashmir to uphold the ideals of Gandhiji. No price for this help was demanded," said the Kashmir Premier.

Concluding, the Kashmir Premier said: "The freedom struggle of the Kashmiri people has not concluded yet. We have still to toil and offer sacrifices for achieving our goal. We have to build a new Kashmir, which needs time and co-operation of the people. We are being taunted that we live on other people's money. We must work hard and show the world that we can live on half a loaf of bread only as free men. We would prefer to die rather than be taunted like that."—U.P.I.

PARISHAD'S APPEAL TO KASHMIR GOVT.

[From Our Correspondent]

JAMMU, April 25.—The working committee of the Praja Parishad has in a resolution appealed to the Government not to damage the sense of mutual co-operation in the State or restrict the civil liberties of the people. The Government should promote relations conducive to the progress and advancement of the country and its people without any distinction, it said.

Socialist Party Invitations: The Socialist Party has invited Messrs Om Prakash Saraf, Balraj Puri, Gopal Dutt Mengi and Girdharilal Anand to its convention to be held at Nagpur.

KASHMIR ISSUE NEARER SOLUTION

Hitch Over Final Disposal Of Forces

DR GRAHAM SEEKS

KASHMIR

...de of the cease-fire line, the other two remaining differences...

...ectorate's recommendation of a Rs 4 crore loan. Air services have been running at a loss in the United States and in Britain, and India is no exception to the rule. But the State-subsidized B.O.A.C. has, in showing a profit for the first time on its last year's working, justified British hopes at last. In the competition for international traffic, the British airline has gone in for the latest types of planes involving heavy outlay. Indian airlines operating on international routes cannot afford to lag far behind in this respect if they are to hold their own at all, while the internal services run mostly on Dakotas, already outmoded in the air, need no less new planes to keep going. The Planning Commission had recognized the importance of assisting the air lines but its estimated provision of Rs 2.5 crores for the purpose in the draft plan has been upped by the Civil Aviation Directorate's recommendation of a Rs 4 crore loan, which would meet two-thirds of the requirements of the Indian operators. If to secure quick deliveries of needed planes is a difficulty confronting them, the Government cannot add to it by any delay in lending financial assistance.

Punjab Industries

According to an official report, the month of March was "gloomy and unfavourable to the industry and commerce in East Punjab. Attributing this mainly to the recent price recession and the acute stringent money conditions, the report adds that, though there were minor improvements in prices during the second half of the month, general conditions did not indicate any signs of stability in the market. Among the more important industries, which suffered heavy losses, textiles were prominent. Ninoon cloth, Amritsar's favourite manufacture, practically went without buyers. Manufacture of machine tools, oil expeller parts, lathes, chaff cutters, agricultural implements, cycle parts, screws etc. had to be cut considerably. The Iron and Steel Rolling Mills at Ludhiana worked much below capacity. The utensils industry at Batala, Amritsar, Jagadhari and Gurgaon also had to slow down production. Side by side with this, the Standing Advisory Committee for Industries met ... matters

...trading on the stock exchange and business was done in dated loans at slightly higher levels. Bank shares remained fairly steady. Among Plantings, buying inquiry was visible in Midlands, Cons Coffees, Chembra Peaks, Coonoor Teas, Thirumbadis and Pullangodes. Textiles remained dull. Among miscellaneous shares, business was done in Travancore Fertilizers, Mysore Papers, Parry Ordy and Spencers. The following are today's quotations (in rupees):

SECURITIES: Govt of India 3 per cent Paper 80-4; 3 per cent (1986) 81-14; 3 per cent (1953-55) 100-1; 3 per cent (1970-75) 87-4; 3 per cent (1966-68) 90-4; Govt of Madras 3 per cent (1956) 98-1; 3 per cent (1960) 94-12.

BANKS: Travancore 10-14; Indian Bank (Rs 100 paid) 186; Do. (Rs 75 paid) 140; Do. (Rs 50 paid) 94.

SUGARS: E.I.D. 'A' 15-7; Do. 'B' 23-4.

PLANTINGS: Be Be 2-1; Blue Mountain 2-15; Chandramalai 2-14; Chembra 3-15; Cochin Malabar 6-1; Coffee Lands 10-4; Cons. Coffee 15-12; Coonoor Tea 24-6; Coorg Tea 6-4; Devashola 20; Hailey Buria 14-4; Hiland Produce 35; Kalasa 12-12; Kalpeta 20-1; Kil Kotagiri 5-8; Malankara 76; Midland 9-10; Neelamalai 4-14; Nelliampathy 2-1; Nenmeny 10-6 Nil Neergundi 4-14; Nilgiri Tea 10-9; Nonsuch Tea 35; Ouchterlony 9-6-6; Parkside 15-8; Pullangode 2-1-6; Puthuthottam 5; Rajagiri 9-14; T.R. and T. Co. 82.

TEXTILES: Balasubramania 39-8; Bang Woollen 270; Buckinham 125; Cambodia 12-9; Coimbatore Pioneer 120; Coimbatore Spg 59; Dhanalakshmi 212; Janardhana 84; Lakshmi 81; Madura 33-12; Mettur 211; Mysore Spun 4-15; Pankaja 91; Radhakrishna 203; Rajalakshmi 81-8; Ranga Vilas 50; Sri K Rajendra 45; Trav Rayons 4-0-6; Trichinopoly 16-4; Vasanta 157.

MISCELLANEOUS: Andhra Cement 'A' 87-8; F.A.C.T. 4-6; India Cement 16-4; Indian Steel Rolling 10-4; Mettur Chem 5-6; Mysore Chem Fert 9-14; Parry 9-13; Rallis 95; Spencer 12-5.

U.P. STOCK EXCHANGE

(FRIDAY'S QUOTATIONS)

TEXTILES: Swadeshi 9-12; Muirs 200 (nom); Elgin 16-8; New Victoria 1-11; Kanpur 9-8; Raza 5-4 (nom); India United 10-6.

ENGINEERINGS: Indian Iron 22-12; Bengal Steel 18; Tata Defd 1690 (nom)

MISCELLANEOUS: B.I.C. 9-2; Hind Motors 3-13-6; Dalmia Jian 3-10; Aluminium Corp 4-8.

BANKS AND SUGARS: Hind Commercial 12 (nom); Balram... 8.

...Bengal 4-9.

JUTES: Alliance 217; Auckland 131; Agarpara 21-6; Anglo-India 270; Delta 236; Bally 195 (s.l.); India 130; National 27; Waverley 11-1; Howrah 25-15; Presidency 4-15.

ENGINEERINGS: Indian Iron 22-15 Steel Corpn 18-1; Jessop and Co. 21-7; Marshalls 7-8; Textile Machinery 5-5.

MISCELLANEOUS: Consolidated Tin 1-7; Indian Copper 2-12; Assam Bengal Cement 4-6 (s.o.l.); Calcutta Elec 14-2; B.I.C. 9-3; Dunlop Rubber 32-5; Indian Cable 13-14; Metal Corp 7-6; National Insulated Cable 9-2; Indo-Burma Petrol 49 (s.l.); Wide Water Oil 20-14; Titaghur Paper 32-8; Assam Saws 6-8.

SUGAR: Belsund 7-4.

TEAS: Banarhat 375 (s.l.); Bishnauth 34-2; India 19; Rajabhat 16-8; Tukvar 10.

COMPANY RESULTS: Port Shipping Co., has reported a net profit of Rs 3.8 lakhs for the half-year ended December 1951 as against a loss in the previous half-year. A dividend of annas eight per share has been declared against nil in the preceding half-year.

DELHI STOCK EXCHANGE

Friday's Quotations

Delhi Cloth 28-14, 28-13; Delhi Cloth (small lots) 29; Raza Textile 5-2, 5; Indian Iron 22-14-6, 22-13-6, 23, 23-1-6, 23-1, 23, 22-14-6; Dalmia Jain Airways 3-14, 3-13-6; Hindustan Motors 3-14, 3-13-6, 3-13-9, 3-13-6 Indian Copper 2-12; Modi Spinning 5-14.

LONDON STOCK EXCHANGE

MARKET MAINTAINS CHEERFULNESS

LONDON, April 25.—Effects of the recent good company announcements, agreeable terms of new electricity loan and absence of usual tendency to reduce commitments ahead of the week-end, generally helped the stock market to maintain a cheerful appearance today.

Gilt-edgeds, although showing gains up to one-quarter earlier eased to close about unchanged, but domestic issues have been good in the market with industrials showing gains throughout. Provincial support which uncovered shortage of stock took textile shares higher and Calico Printers featured at 34sh. Other industrials to improve include electrical equipment, motor and aircraft issues but engineerings were generally patchy There was selective buying in oils, which was mainly con...

VOICE OF AMERICA

HINDI: News: News Review... ki Jhankar. From New York 7-00 p.m. (I.S.T.) and relayed... Colombo on 19.84 and 19.53 me...

ENGLISH: News; Showtime; ...tion Box. From New York 9-... 9-30 p.m. and relayed from Col... on 19.82 and Manila on 19.68 me... Urdu programme is relayed h... Colombo from 6 to 6-30 p.m. on e...

B.B.C.

General Overseas Service: (42.05, 31. 16.86, 19.76, 25.42 metres).

7-30 a.m. (also at 4-30, 6-30, 9-... 11-30 p.m.) The News; 7-40 News Talk; 3-30 p.m. Morny McLaren Talking; 3-45 By Request 4-15 Sport Round-Up; 4-45 B.B.C. Listener Competition; 5-00 Forces Favourites; 6-... Home News from Britain; 6-45 Listeners Choice; 7-30 Radio Newsreel 8-15 F. A. Amateur Cup...; 10-... B.B.C. Variety Orchestra; ...00 Me... the Commonwealth.

Eastern Service: (... 19... 34.9... metres).

6-45 p.m. London Calling Asia; 7-30 News and News Talk; ... Bichitra-magazine Programme ... West Bengal; 8-15 Bachchon ke ... 8-45 News and News Talk.

THE WEATHER

The following is the regional daily weather report for Punjab, Rajasthan and U.P. issued on Friday by the Regional Meteorological Centre, New Delhi.

Scattered duststorms or thunderstorms occurred in the U.P., Delhi State and West Rajasthan, without any significant rain. Day temperatures were generally 6 to 9 degrees F. above normal. The highest maximum temperature of 116 degrees F was recorded at Kanpur.

Forecast valid until Saturday evening: Scattered duststorms or thunderstorms are likely in the U.P. and Punjab. Rise in day temperatures over the region outside east U.P.

Forecast for Delhi and neighbourhood valid until Saturday evening: Conditions continue favourable for the occurrence of duststorm or thunderstorm in the afternoon or evening. Rise in day temperature.

WEATHER BULLETIN FOR FARMERS

Forecast valid till Sunday morning Light thundershowers are likely in all the divisions of U.P. and in all the divisions and States of Punjab.

Outlook for the subsequent two days: Dry weather.

Hindustan Standard 26-4-52

26

Communalism In India

Sir,—There is nothing surprising in Sheikh Abdullah's speech, as he has only treaded the path shown to him by his preceptor, Pt. Jawaharlal Nehru, who, even after the election results, never hesitates in telling the world that communalism is rampant in India; and thus Sheikh Abdullah has only faithfully followed Pandit Nehru's most favourite tune of communalism. "The results of the last elections were a clear and positive proof that communalism had died and was buried deep in India; but even then our venerable Prime Minister went on harping his tune on the existence of communalism and thus committed a great national wrong by defaming India and lowering her prestige before the world. During the British regime and before the recent elections, Hindu communalism which always remained ineffective and feeble, was the direct outcome of the appeasement policy followed by the Congress and its leaders since 1916. The Congress and its leaders were always thinking, talking and acting in terms of Hindus and Muslims as separate entities and were always trying to appease the latter at the cost of the former. Now our Prime Minister has begun talking in terms of majority and minority.

As a matter of fact, there is no Hindu or Muslim and no majority or minority in nationalism. Nationalism is always a unit and it is indivisible. If this had been understood long before by our leaders, the country would have been saved from vivisection and its dreadful consequences. If our Prime Minister can even now understand this fundamental truth of nationalism and begin to act accordingly, his disciples like Sheikh Abdullah will follow suit, and all the communal organisations in India, including Jammu, though now only in name, will be automatically wiped off. But Pandit Nehru should first undo this great national wrong.—Yours, etc.,
S. CHANDRA, Delhi.

Kashmir

Sir,—The thesis of restricted accession is hardly tenable. As Sri N. C. Chatterjee has pointed out, the Kashmir Representatives in our Parliament will have a full say on all issues and, for the same cogent reasons, the sovereign Indian Parliament's or, for the matter of that the Republican Government's control on questions of all-India importance cannot be regarded as hedged in by any reservations which some might like to cherish. Once a State elects to join the Union, it assumes the status and character of a federating unit in a federation and such a union has been rightly acclaimed as "a partnership for all time, a partnership in all arts, a partnership in all sciences, and a partnership for all laws." There can be no reservations other than those laid down in the Constitution to ensure internal autonomy, to the acceding units.

Nor is communalism such a big menace in India and one has to look at the election results to be convinced of it. It is to the mutual good of Kashmir and India, more of the latter than the former, to stand united. India's soldiers—Hindus, Sikhs and Muslims—are guarding Kashmir against a theocratic, aggressive neighbour about whose non-secular set-up the celebrated Kashmir leader himself has no illusions, as declared in his latest speech clarifying his stand. His thesis gives point to the demand for regional autonomy in Kashmir.—Yours, etc.,
P. C. DUTTA, Delhi Cantt.

27

کشمیری ہند کی فوج روپیہ اور تجارت کے محتاج نہیں!

شیخ عبداللہ کی تقریر - ہمیں اس قسم کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں کیا جا سکتا

سری نگر ۲۵ اپریل - شیخ عبداللہ وزیراعظم کشمیر نے حضرت بل کے مسلمانوں کے ایک بھاری اجتماع سے تقریر کرتے ہوئے ہندوستانی لیڈروں اور اخبارات سے اپیل کی کہ وہ کشمیر کے معاملات کے متعلق جو بھی کچھ کہیں یا لکھیں نہایت سوچ سمجھ کر محتاط انداز میں - آپ نے کہا مہاراجہ گلاب کے جانشین اب ریاست پر حکومت نہیں [illegible] کشمیر ہند سے خارجہ معاملات، ڈیفنس اور رسل و رسائل کے بارے میں الحاق کر چکا ہے۔ کشمیری اس فیصلہ سے منحرف نہیں ہوں گے لیکن اگر کوئی شخص اس الحاق کو ہی ختم کرنا چاہتا ہے تو یہ اس کی مرضی ہے ہمیں اس قسم کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں کیا جا سکتا کہ ہندوستانی [illegible] سے تجارت ختم کر دیں گے کشمیری ہند [illegible]

[illegible] اور وطن کی خاطر شیخ عبداللہ کشمیر کو ایک دوسرے کے زیادہ قریب لا سکتے ہیں

Milap Delhi D. 27.4.52

گراہم رپورٹ شائع کر دی گئی۔ فوجیں ہٹانے کے متعلق سمجھوتہ کرانے میں ناکامی کا اعتراف

۱۵ جولائی ۱۹۵۲ء تک طرفین کی فوجوں میں مزید کمی کرنے اور اتحادی نمائندہ کی بات چیت جاری رکھنے کی سفارشات

(پُرامن حل کے فیصلہ پر قائم رہنے کی تلقین)

کشمیر کے سوال پر جنگ کی بھاؤنا پیدا کرنے والے بیانات سے احتراز کی اپیل

پاکستان کی طرف سے فوجیں ہٹانے کا سمجھوتہ ہر قسم کی فوجوں پر لاگو کرنے کا مطالبہ

نیویارک ۲۷ اپریل۔ اتحادی سبھا کے نمائندے برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم نے مسئلہ کشمیر کی بابت سیکورٹی کونسل کو اپنے حالیہ مشن کی بابت جو رپورٹ پیش کی ہے اس میں اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے سوال پر سمجھوتہ نہیں کرایا جا سکا۔ ڈاکٹر گراہم نے کہا ہے کہ اگرچہ فوجیں ہٹانے کے سوال پر بات چیت میں ترقی ہوئی ہے۔ لیکن دونوں ملک اس بات پر متفق نہیں ہو سکے کہ جنگ بندی لائن کے دونوں طرف سے کس تعداد اور کون کون سی فوجیں ہٹائی جائیں انہوں نے کہا۔ کہ فوجیں ہٹانے میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی اختلاف ہے۔ ڈاکٹر گراہم نے اپنی رپورٹ میں ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں سے سفارش کی ہے کہ دونوں ۱۵ جولائی ۱۹۵۲ء تک جموں و کشمیر میں اپنی اپنی فوجوں میں مزید کمی کر دیں۔ انہوں نے یہ بھی سفارش کی ہے۔ کہ دونوں حکومتیں ایسی کوئی کارروائی نہ کریں جس سے دونوں کو جموں کشمیر میں فوجوں کی تعداد میں اضافہ کرنا پڑے اس کے علاوہ دونوں حکومتیں اس فیصلہ پر سختی سے قائم رہیں کہ وہ اس مسئلہ پر ہتھیار نہ اٹھائیں گی۔ اور پُرامن ذرائع سے حل کرنے کی کوشش کریں گی۔ ڈاکٹر گراہم نے یہ بھی کہا ہے کہ دونوں حکومتیں اپنے سرکاری ترجمانوں اور تمام شہریوں کو یہ ہدایت کریں گی کہ وہ ایسا کوئی بیان نہ دیں۔ جس سے ایک دوسرے کے خلاف (مزید)

27.4.52

ہند پارلیمنٹ میں جموں و کشمیر کے ہندوؤں کیخلاف تحریک پیش کی جائیگی

شیخ عبداللہ ہند کشمیر تعلقات خراب کر رہے ہیں شری کامتھ کا بیان

نئی دہلی ۲۷ اپریل - (یو - پی - آئی) کشمیر کے مکھیہ منتری کی حالیہ تقریروں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے ہند پارلیمنٹ کے سابق ممبر شری ایچ - وی کامتھ نے کہا ہے کہ اگر ہندوستان اور کشمیر کے تعلقات خراب ہو گئے تو اس کی ذمہ داری خود شیخ عبداللہ پر ہوگی۔ ہندوستان میں شیخ عبداللہ کے دوستوں کے پریشان اور اداس ہونے کی وجہ موجود ہے ... [illegible]

(باقی آخری صفحہ پر)

ہندوستان سے کشمیر کا مالی الحاق

مسئلہ ابھی طے نہیں ہو سکے گا

سری نگر ۲۵ اپریل :- جانکار حلقوں کا بیان ہے کہ ہندوستان کے ساتھ کشمیر کا مالی الحاق اس وقت تک نہیں ہوگا۔ جب تک کہ ہندوستان کے ساتھ کشمیر کے الحاق کا سوال طے نہیں ہوگا - ان حلقوں کا کہنا ہے کہ اس بارے میں دباؤ ڈالنے سے معاملہ اور پیچیدہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ گذشتہ مارچ سے چار سال میں حکومت کشمیر ہندوستان سے کئی کروڑ روپیہ قرضہ لے چکی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ بجٹ کے گھاٹے کو پورا کرنے کے لئے اس نے مزید ایک کروڑ روپیہ قرضہ مانگا ہے +

شری کامتھ کا بیان

(صفحہ اول سے آگے)

خیال کیا جاتا تھا لیکن ہم دیکھ رہے ہیں ... [illegible] ... جموں کشمیر سے علیحدہ ہونا چاہیں تو آپ ان کے راستے میں رکاوٹ نہیں بنیں گے ... [illegible] ... شیخ عبداللہ بھی ایمان رکھتا ہے جلد از جلد راہ راست پر آجائے۔

DAILY TEJ APRI[L]

... کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں

کشمیر ہندوستان کے ساتھ اپنا آئینی تعلق توڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا

یہ کہنا غلط ہے کہ کشمیر ہندوستان کی تجارت اور فوج پر انحصار رکھتا ہے

(حضرت بل میں شیخ عبداللہ کی تقریر)

کہا کہ ہم کسی کو غلام بنانے کا ارادہ نہیں رکھتے ... [illegible] ... شیخ عبداللہ نے لوگوں کے درمیان کشیدگی پیدا کرنے والوں کو ... [illegible]

... [illegible] ... جموں اور لداخ کا ذکر کرتے ہوئے شیخ عبداللہ نے ...

... وزیر ... سنگھ کے جا ...

... ے گا؟

... ملاقات

... [illegible] ... (باقی آخری صفحہ پر)

Nav Bharat Times

27.4.52

शेख अब्दुल्ला का नया भाषण

श्रीनगर के पास हजरतबल स्थान पर काश्मीर के मुख्य मंत्री शेख मुहम्मद अब्दुल्ला ने गत शुक्रवार को एक सार्वजनिक सभा में भाषण देते हुए कतिपय बातों पर प्रकाश डाला है। उन्होंने काश्मीर नरेश एवं उनके परिवार तथा लद्दाख और जम्मू के बारे में जो कुछ कहा उससे भारतीय जनता का सम्बन्ध प्रत्यक्ष रूप से नहीं है। लेकिन कुछ बातें उन्होंने भारत के बारे में भी कह डाली हैं।

भारत की ओर से जो कुछ सहायता आज तक काश्मीर को दी गई है वह किसी राजनीतिक अथवा व्यापारिक स्वार्थ के कारण कदापि नहीं दी गई। जिस घटना का उल्लेख स्वयं शेख साहब ने किया है कि एक समय पाकिस्तान ने आर्थिक नाकेबन्दी कर दी थी उस समय यह मानना पड़ेगा कि भारत ने किस प्रकार क्या-क्या सहायता काश्मीर की की।

यह एक स्पष्ट सत्य है कि भारत स्वयं विदेशों से ऊंचे मूल्य पर खाद्यान्न खरीद कर काश्मीर जनता के लिये मुक्त रूप से देता रहा। देश में राशन की कमी कर दी गई किन्तु काश्मीर को भेजने में कोताही न की गई। इसी प्रकार कपड़ा और चीनी के अलावा बहुत-सा अन्य सामान भी भारत काश्मीर को निरन्तर भेजता रहा और अब भी भेजने में झिझक नहीं की जा रही।

भारत ने स्वयं अपने व्यय में कमी कर के काश्मीर को अपने से अधिक प्रिय [illegible]। क्या यह निर्विवाद तथ्य नहीं कि पाकिस्तान के भड़काये हुए कबाइलियों के आक्रमण को भारतीय जवानों ने अपना रक्त देकर रोका? क्या अब यह कहना कि 'काश्मीर भारत पर निर्भर नहीं' शोभनीय है?

भारत जब कि करोड़ों रुपया व्यय करके काश्मीर की रक्षा ही नहीं कर रहा बल्कि वहां पर लम्बी चौड़ी सड़कें निर्माण कर रहा है तब भी उसने यह कहा ; कि काश्मीर की जनता अपने भाग्य का निर्णय करने में स्वतन्त्र है। भारत जब इतनी सहायता करके भी यह कह रहा है तब शेखजी को यह कहने का अवसर क्यों आया, यह साधारण रूप से समझ में आनेवाली बात नहीं।

शेख जी के पिछले कुछ वक्तव्य एक ऐसी दिशा की ओर इंगित करते हैं, जो काश्मीर के लिये कभी लाभदायक सिद्ध नहीं होगी।

भारत की सदैव कामना रही है कि उसके पड़ोसी सुखी और सम्पन्न रहें। पाकिस्तान के प्रति भी, जो निरन्तर भारत विरोधी अलाप अलापता है भारत हानि उठा कर भी मैत्रीपूर्ण व्यवहार रखने का यत्न करता है। काश्मीर की जनता सुखी रहे यह तो हर भारतीय चाहता है। लेकिन शेख अब्दुल्ला का यह कहना कि भारत पर निर्भर न रह कर काश्मीरी आधे पेट खाना अधिक पसन्द करेगा अप्रासांगिक ज्ञात होता है। भारत काश्मीर का मित्र है और रहेगा इसमें दो मत नहीं हो सकते।

Tribune 27.4.52

Ambala, Sunday April

Ambala, April 27, 1952

GRAHAM'S THIRD REPORT

Dr. Frank Graham's third report seems to be a brief document. Of the thirty-six pages, the first twenty are said to deal with the history of the dispute and the last eleven contain annexes giving the full text of the Security Council's resolutions and correspondence. It is evident that the proposals contained in five pages take up the larger part of the wordage in the *P. T. I.—Reuter* summary released to the Press. Even so the full report will give a clearer impression than the summary does of the direction towards a solution in which Dr. Graham's mind is working. One may for the present form a provisional impression. The new point in Dr. Graham's latest proposals is his "purpose to have the view of the Plebiscite Administrator-designate on those problems which have a bearing on their common responsibilities", subject to the condition that the "consultation should be without prejudice to the question of the formal induction into office of the Plebiscite Administrator-Designate which should be as a result of further negotiations."

The Government of India's attitude has been that demilitarisation and plebiscite should be treated as two distinct stages and that the first should be completed before the second is taken up. India has also agreed, at the end of the period of demilitarisation, to consider with the Plebiscite Administrator and the U. N. Representative, provided the situation is favourable, a further reduction of forces on the Indian side. The conditions are clearly stated. Demilitarisation must be completed to the extent agreed upon. Thereafter Pakistan must create both on her side of the cease-fire line and in Pakistan itself, conditions which would be conducive to a further reduction of forces on the Indian side of the cease-fire line. Dr. Graham's purpose of having prior consultations with the Plebiscite Administrator-to-be is, in the circumstance, putting the cart before the horse. It gets round the Indian contention that the Plebiscite Administrator should not ... brought in until after demilitarisation has been car... both sides. Dr. Graham's own plan was that ... Administrator should come into the picture ... day agreed upon for the completion ... an wanted him to come in ear... is appoi... uld appropri... he ...

LETTERS TO THE EDITOR

KASHMIR

The present controversy regarding the partial or full accession of Kashmir is most inopportune and ill-advised. The sooner it is stopped, the better. Nothing but harm will come out of it. It will create not only communal bitterness in Kashmir but also strengthen the hands of Pakistan abroad. The issue of accession is still hanging in the balance and we have started quarrelling about partial or full accession. It is just like counting over chickens before they are hatched. The apprehensions of the Muslim majority in Kashmir may be right or wrong, real or imaginary, but they cannot be brushed aside. They must be studied, analysed and removed. Not the abstract principles but the concrete realities of the situation should be our guide. India is committed to the plebiscite. It is now too late to back out. She cannot win unless the Muslims are won over and the Muslims will be won over only if all their fears, doubts and suspicions are removed. There is no other alternative.

The Praja Parishad leaders have been indulging in activities which have done more harm than good even to the Hindu minority. Their advisers and patrons in India should ask them to desist from such activities and to wait till the issue of Kashmir is settled. Our Prime Minister has warned the Parishad leaders again and again that their position is theoretically false and practically dangerous; but the warnings have not been heeded. Now it is time that nationalist India, with one voice, ...y or rather order halt to the ...munalists, "Thus far and no ...r." Otherwise we shall drift ...tastrophic position.

...RTAP SINGH CHAUDHRI
Hoshiarpur).

...ING A PRECEDENT

"Milap" Delhi

24.4.52

شیخ عبداللہ ہند کو ایک غیر ملک خیال کرتے ہیں شری کا متھ کا بیان

ہند اور کشمیر کے تعلقات پر برا اثر پڑا تو اس کی ذمہ داری شیخ صاحب پر ہوگی

نئی دہلی ۲۶ اپریل شری این ۔ سی کا متھ سابق ممبر پارلیمنٹ نے شیخ عبداللہ کی تازہ تقاریر پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ۔ کہ اگر ان تقاریر کا ہند کشمیر تعلقات پر برا اثر پڑا ۔ تو اس کی ذمہ داری شیخ صاحب پر ہوگی ۔ شیخ صاحب کی تازہ تقریروں سے یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے ۔ کہ شیخ صاحب ہند کو ایک غیر ملک خیال کرتے ہیں ۔ ذمہ وار اصحاب کا خیال ہے ۔ کہ صورت حالات ناقابل برداشت بن رہی ہے ۔ شیخ صاحب نے کہا ہے ۔ کہ اگر جموں اور لداخ کشمیر سے الگ ہونا چاہیں ۔ تو میں ان کے رستہ میں مزاحم نہ ہونگا ۔ میں پوچھتا ہوں ۔ کہ شیخ صاحب کے اس نعرے میں اور ۔ تو شیخ صاحب کی نئی تکنیک ہے کس کا فرمایا ہے

شیخ عبداللہ نے اپنے تیور دکھا دیئے ہیں اب پنڈت نہرو کی باری ہے

وزیر اعظم کشمیر نیم آزاد کشمیر کا کیس تیار کر رہے ہیں ۔ سیاسی حلقوں کا خیال

سرینگر ۲۶ اپریل ۔ کشمیر کے شیخ عبداللہ نے ترپ کے پتے میز پر پھینک دیئے ہیں ۔ اور اب ہند کے پنڈت نہرو کی باری ہے کہ وہ اپنی چال چلیں ۔ یہ ہے وہ خیال جس کا اظہار یہاں کے سیاسی مبصروں نے کیا ہے اگرچہ ان کے بیان کے مطابق ہندوستان اور کشمیر کے تعلقات میں کرائسس پیدا ہو گیا ہے لیکن سرکاری حلقوں کا بیان ہے ۔ کہ ابھی وہ منزل نہیں آئی ہے ۔ جہاں کہ تعلقات ٹوٹ جائیں ۔ جبکہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ہر جگہ یہ سوال پوچھا جا رہا ہے کہ شیخ عبداللہ کا مقصد کیا ہے ۔ " شیخ عبداللہ کے قریبی حلقوں کا یہ یقین ہے ۔ کہ وہ ہندوستان سے محدود الحاق کے ساتھ کشمیر کے لئے نیم آزادانہ حیثیت چاہتے ہیں ۔ اور نیم آزاد کشمیر کا کیس تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

جموں و لداخ کشمیر سے الگ ہونا چاہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا ۔ شیخ عبداللہ

ہند نے کشمیر کی خود مختاری پر چھاپہ مارا تو کشمیر ہند میں شمولیت کے معاہدہ کا پابند نہیں رہے گا

(دنیا اعظم کشمیر کی نئی دھمکی ۔ ملاپ کے خاص نامہ نگار سے)

ہند سے مشروط الحاق قبول نہیں کی جائیگی ۔ کشمیر کا فیصلہ آئین ساز اسمبلی ہی کر سکتی ہے

ہم ہند کو ان داتا تسلیم کرنے کی بجائے موت کو ترجیح دینگے ۔ کشمیر اندرونی معاملات میں خود مختار رہیگا

سرینگر ۲۶ اپریل ۔ وزیر اعظم کشمیر شیخ عبداللہ نے کل حضرت بل میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا ۔ کہ ہند میں کسی شخص کو بھی یہ محسوس نہ کرنا چاہیئے ۔ کہ کشمیر کے لوگ ہند کے روپیہ بیوپار یا مسلح افواج پر دارومدار رکھتے ہیں ۔ یا ان چیزوں کے لئے کوئی اشتیاق رکھتے ہیں ۔ اس قسم کے جذبات سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا ۔ ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں ۔ اور ہم ہند کے اخبارات اور لیڈروں کو یہ مشورہ دیتے ہیں ۔ کہ وہ اس اہم معاملہ پر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کریں ۔ ہم باہمی مفاہمت کی بنا پر ہند کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں ۔ یہ دھمکیاں ۔ اور طعنہ کہ ہم تمام امور میں ہند پر دارومدار رکھتے ہیں ۔ ہندوستان سے ہمیں زیادہ قریب نہیں لا سکتے

[illegible]

"Tribune" 5/28

WITHDRAW KASHMIR ISSUE FROM U. N.

No Move Of "Leisurely Interference," Says Khare

GWALIOR, April 27.—Dr. N. B. Khare, President of the Akhil Bharat Hindu Mahasabha, repeated here today his conviction that the Kashmir question should be withdrawn from the United Nations.

He also suggested in a statement that "as a preliminary step, Article 370 of our Constitution, which provides for special status for the state of Jammu and Kashmir, should be immediately annulled by Parliament".

Dr. Khare, who was commenting on Dr. Graham's third report on Kashmir, referred to "the naive suggestion" made in the report for the association of the Plebiscite Administrator in the study of the Kashmir problem, and said: "This is really a back-door attempt to circumvent India's objection to instal the Plebiscite Administrator before agreement is reached on the quantum of forces to be left on each side of the cease-fire line".

There was, therefore, no hope even at this stage of Dr. Graham's efforts being successful, Dr. Khare added.

"I think it is high time we realised that we have had enough of this leisurely interference of the United Nations in Kashmir, which is really a domestic problem", Dr. Khare added. "If ever a solution comes from the United Nations, it will be, in the very nature of things, only an imposed solution and unwelcome to the people".

Dr. Khare continued: "Sheikh Abdullah's latest pronouncements, which he has thrice repeated with threats to the people and the press of India, also show which way the wind blows. Even if a plebiscite is held in Kashmir, his demand and insistence for special status for Jammu and Kashmir, if agreed to, will eventually lead to Balkanisation of the country, and must, therefore, be scotched unceremoniously and the question withdrawn from the United Nations."

The United Nations as a world forum for the pursuit of international peace had failed, Dr. Khare said. "It has only proved itself to be a platform for intrigues for power politics by big powers".—P.T.I.

روزانہ ہند سماچار جالندھر

۲۹ اپریل ۱۹۵۲ء

شیخ صاحب کدھر جا رہے ہیں

نہ جانے شیخ عبداللہ آجکل کس رَو میں بہہ رہے ہیں - ۱۱ اپریل کو رنبیر سنگھ پورہ میں انہوں نے ہند کے ساتھ کشمیر کے تعلقات کے متعلق جو تقریر کی تھی اُس نے پہلے ہی ہندوستان کے لوگوں میں اُن کے متعلق شبہات پیدا کر دئے تھے - اور اخبارات میں طرح طرح کی باتیں لکھی جا رہی تھیں - کوئی لکھتا تھا کہ شیخ صاحب کمیونسٹوں کے زیر اثر ہو کر یہ رویہ اختیار کر رہے ہیں - کیونکہ نیشنل کانفرنس پر کمیونسٹ عناصر کا غلبہ ہے - کوئی لکھتا ہے کہ شیخ صاحب پرجا پریشد کو جموں و کشمیر سے ختم کرنے کے لئے یہ بیان دے رہے ہیں - کوئی لکھتا ہے کہ شیخ صاحب ہندوستان سے مزید مراعات حاصل کرنے کے لئے ہند کو ڈرا رہے ہیں - غرضیکہ جتنے منہ اتنی باتیں - جب کوئی بڑا لیڈر اپنی زبان سے اس قسم کا بیان دے تو اُس پر ٹیکہ ٹپنی ہونی لازمی ہے - اور ہندوستان جیسے آزاد جمہوری ملک میں جہاں پریس کو تحریر کی کھلی آزادی ہے - شیخ صاحب کے اس بیان پر مختلف خیالات کا اظہار کیا جانا کوئی بڑی بات نہیں تھی - اگر اخبارات پنڈت نہرو جیسی بڑی شخصیت پر نکتہ چینی سے احتراز نہیں کرتے تو شیخ صاحب اُس زمرے سے کیسے باہر رہ سکتے ہیں -

جب شیخ صاحب کی مندرجہ بالا تقریر اخبارات میں شائع ہوئی تو ہم نے بھی اُن کے لب و لہجہ میں تبدیلی کو محسوس کیا - پنڈت نہرو نے بھی دہلی کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جس لہجے میں یہ تقریر کی گئی ہے وہ اُن کو پسند نہیں - لیکن جب اگلے دن شیخ صاحب نے ایک تردیدی بیان شائع کر کے اپنی پوزیشن کو صاف کرنے کی کوشش کی تو ہماری تسلی ہو گئی - اور میرے جیسے ہزاروں اور لاکھوں ہموطنوں کے دلوں سے ایک بوجھ اُتر گیا - کہ کشمیر اور ہندوستان کے تعلقات بدستور دوستانہ رہیں گے - مگر شیخ صاحب کے تازہ بیان نے جو آج کے اخبارات میں چھپا ہے ایک بار پھر اُس پرانی بحث کو تازہ کر دیا ہے - شیخ صاحب نے اپنے بیان میں چند ایک ایسی باتیں کہی ہیں جن میں کانٹوں کی سی چبھن ہے اور جن کو سن کر کوئی بھی ہندوستانی حیران ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا آپ نے کہا ہے

"کشمیر نے تین معاملوں کے سلسلہ میں اپنا الحاق ہندوستان کے ساتھ کیا ہے - ڈیفنس رسل و رسائل اور معاملات خارجہ - باقی معاملات میں سٹیٹ اپنی قسمت کی خود تشکیل کرنے کے لئے آزاد ہے - ہند اور کشمیر کے اس معاہدہ کو ہندوستان کی پارلیمنٹ منظور کر چکی ہے - اگر ہم اس سمجھوتہ پر عمل کرتے ہیں تو اس سے کسی حلقہ میں جہاں تک کشمیریوں کا تعلق ہے کیوں ناراضگی پھیلے - اس معاہدہ سے پیچھے ہٹنے کا ہمارے دل میں ذرا بھی خیال نہیں - لیکن اگر کوئی شخص اس معاہدہ کو ختم کرنا چاہتا ہے تو یہ اُس کی اپنی مرضی ہے - ان اطلاعات کا ذکر کرتے ہوئے کہ موجودہ حالات میں ہندوستانی تاجروں کی کشمیر کے ساتھ تجارت کم ہو جائے گی - شیخ عبداللہ نے یہ وارننگ دی کہ ہمیں اس طرح دھمکایا نہیں جا سکتا - پاکستان نے بھی کشمیر کی ناکہ بندی کرنے کی کوشش کی تھی لیکن انجام کار اُس کے نتائج پاکستان کے لئے بُرے ثابت ہوئے - اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ ۴۰ لاکھ کشمیری ہندوستان کی تجارت - فوج اور روپے پر انحصار رکھتے ہیں تو وہ غلط سمجھتا ہے - میں ہندوستانی لیڈروں اور ہندوستانی اخبارات سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ کشمیر کے متعلق تقریریں کرنے اور مضمون لکھنے میں مناسب غور و فکر سے کام لیں - دھمکیاں اور مرعوب کن باتیں کشمیر کو ہندوستان کے نزدیک نہیں لا سکتیں - ہم نے اپنی آزادی کی جدوجہد کے عرصہ میں ہندوؤں، مسلمانوں اور سکھوں کو متحد کرنے کی کوشش کی ہے - ہندوستان کشمیر کی امداد کے لئے اس لئے آیا تاکہ گاندھی جی کے آدرشوں کو برقرار رکھا جا سکے - ہندوستان نے اس امداد کے لئے کوئی قیمت طلب نہیں کی - ہمیں یہ دھمکی دی جا رہی ہے کہ ہم دوسروں کی دولت پر انحصار رکھتے ہیں - ہمیں تحمل سے کام کر کے دنیا پر یہ ثابت کر دینا چاہئے کہ ہم آزاد انسانوں کی حیثیت میں روٹی کے نصف ٹکڑے پر گزارہ کر سکتے [illegible]

"Ajit" 29.4.52

ایڈیٹوریل صفحہ — روزانہ

شیخ عبداللہ کی دھمکیاں

شیخ عبداللہ کی پہلی تقریر کے چرچے ابھی ختم نہیں ہوئے تھے۔ کہ انہوں نے ایک اور تقریر کر دی ہے۔ ان کی یہ تقریر بھی بہت معنی خیز اور اہم ہے۔ شیخ صاحب نے کہا ہے۔ کہ کشمیر نے صرف یہ محکمے ہند کو سونپے ہیں: ڈیفنس امور خارجہ اور رسل و رسائل۔ ہند پارلیمنٹ نے اس سمجھوتہ کی منظوری دے دی ہے۔ کشمیر کے لوگ اس سمجھوتہ کو توڑنا نہیں چاہتے لیکن اگر کوئی دوسرا فریق اسے توڑنا چاہے۔ تو اس کی اچھا ہے۔ دوئم یہ کہ اس بات کا فیصلہ آئین ساز اسمبلی نے کرنا ہے۔ کہ آیا کشمیر ہند اور پاکستان میں سے کسی ایک ملک میں شامل ہو یا آزاد رہے سوئم یہ کہ کشمیر کے لوگ کسی ملک کے روپے۔ فوج یا تجارت کے سہارے زندہ نہیں ہیں وہ ایسے طعنے برداشت کرنے کی بجائے مرجانا پسند کریں گے یہ ہیں وہ الفاظ جو شیخ عبداللہ وزیر اعظم کشمیر نے اپنی تازہ تقریر میں کہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ان الفاظ کے پیچھے بہت کچھ ہے۔ ان الفاظ میں ہند کے لئے ایک زبردست وارننگ ہے۔ اس مسئلہ کے دو پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ ہند میں اکثریت فرقہ کے لیڈروں کی اشتعال انگیزیوں اور ان کی فرقہ پرستی نے شیخ صاحب کو ایسی تقریریں کرنے پر مجبور کر دیا ہے اگر شیخ صاحب کی نیت پر شبہ نہ کیا جائے۔ تو یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے ہند کا ساتھ دے کر حب الوطنی کے نہایت اعلیٰ اور ارفع جذبہ کا ثبوت دیا ہے ہندوستان کے ہاتھ مضبوط کئے ہیں اور دنیا کی نظروں میں ہندوستان کی پوزیشن کو بہت تقویت پہنچائی ہے۔ لیکن ہندوستان کے ہندو فرقہ پرست لیڈر ہیں۔ کہ انہیں دن رات گالیاں دیتے ہوئے نہیں جھجکتے اس پوزیشن میں اگر شیخ عبداللہ کی بجائے کوئی اور شخص بھی ہوتا۔ تو اس کے صبر کا پیمانہ بھی قدرتی طور پر لبریز ہو جاتا۔ اگر کسی شخص کی نیت پر بار بار شبہ کیا جائے۔ تو اس کا لازمی ردعمل یہی ہوگا۔ کہ وہ بالآخر تنگ آ کر کہہ دیگا کہ چلو اگر میں اچھا نہیں ہوں تو نہ سہی۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے فرقہ پرست اخبارات اور لیڈر شیخ عبداللہ کو گالیاں دیکر ملک کی کوئی خدمت نہیں کر رہے ہیں اور شیخ عبداللہ کو خواہ مخواہ موقعہ دے رہے ہیں۔ کہ وہ ہند سے روٹھ جائیں۔ اس مسئلہ کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ پنڈت نہرو نے شیخ صاحب کو اس قدر لمبی رسی دے دی ہے کہ اب وہ قابو سے باہر ہوئے جا رہے ہیں اور جوش میں آکر ایسی باتیں کر رہے ہیں جن کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ شیخ صاحب نے امریکہ کے ساتھ اندرونی طور پر کوئی گٹھ جوڑ کر لیا ہے اور وہ یہ دھمکی آمیز تقریریں امریکہ کی شہ پر کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ہم اوپر کہہ آئے ہیں۔ شیخ صاحب کی نیت پر شبہ کرنا مصلحت نہیں سمجھتے۔ لیکن اگر خدانخواستہ اس الزام میں ذرا بھی اصلیت ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ کشمیر کا مسئلہ ایک ایسی شکل اختیار کرنے والا ہے کہ ہند اور پاکستان دونوں منہ دیکھتے ہی رہ جائیں گے۔ اور کشمیر پر اینگلو امریکی بلاک کا قبضہ ہو جائیگا۔ بین الاقوامی نقطہ نظر سے شیخ عبداللہ نے اپنی پوزیشن ایسی بنا لی ہے اور پنڈت نہرو کی کمزوریوں کی وجہ سے ہندوستان سے انہوں نے اتنا کچھ [illegible] کروا لیا ہے کہ شیخ جی جو راستہ چاہیں اختیار کر سکتے ہیں انہیں کوئی روک نہیں سکتا۔ آئینی لحاظ سے کشمیر کی آئین ساز اسمبلی بالکل آزاد اور خود مختار ہے اور اس کا ہر فیصلہ آخری ہوگا جسے ہند یا کوئی دوسرا چیلنج نہیں کر سکتا۔ ہم پنڈت نہرو سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے شیخ عبداللہ کو اس قدر لمبی رسی کیوں دی۔ اور اگر کبھی شیخ جی کسی بات پر ناراض ہو کر ہند سے بگڑ بیٹھیں تو پنڈت جی کیا کر لینگے۔ اگر خدانخواستہ شیخ جی غیر متوقع قدم اٹھا لیں تو ہند کشمیر کا [illegible] کچھ بھی نہیں کر سکیگا۔ شاید بعض لوگوں کو [illegible] یہ خیال ہو کہ ہند فوجی طاقت سے کشمیر پر اپنا قبضہ قائم رکھ سکیگا۔ لیکن یہ خیال بالکل غلط ثابت ہوگا۔ کیونکہ اگر کبھی ایسی نوبت پہنچی تو اینگلو امریکی بلاک اور پاکستان کی فوجیں ایک طرف ہونگی اور ہند کی ایک طرف۔ تو مطلب یہ کہ شیخ صاحب کی تقریروں سے ایک اہم پس منظر پردے پر سے ابھر رہا ہے اور آنے والے حالات کے بھیانک سائے ہمارے سامنے آ رہے ہیں [illegible] شیخ عبداللہ کی تقریر [illegible]

"Tej" 8/29.4.5.

کشمیر اننت ناگ میں خوفناک آگ
ساڑھے تین سو مکان جل گئے

سرینگر، ۲۸ اپریل۔ یہاں سے ۳۲ میل کے فاصلے پر اننت ناگ میں آگ لگ جانے سے ۳۵۰ مکان جل گئے اور دو ہزار اشخاص بے گھر ہو گئے۔ کوئی شخص ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔ آگ رات کے دس بجے شروع ہوئی اور فائر بریگیڈ بارہ گھنٹہ کی مسلسل جدوجہد کے بعد اس پر قابو پا سکا۔ شیخ محمد عبداللہ اور ریونیو کے محکمے کے وزیر مرزا افضل بیگ نے جائے واردات کا دورہ کیا۔ ابھی یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکا کہ آگ لگنے سے کس قدر نقصان ہوا۔ (نامہ نگار)

نوٹس

پبلک کی اطلاع کیلئے:-

دی نیو سٹینڈرڈ بنک آف انڈیا لمیٹڈ کی پہاڑ گنج برانچ جو اس چھوٹی پہاڑ گنج پر واقع ہے۔ بربن ہار راشٹر بھون۔ بالمقابل پولیس سٹیشن نئی دہلی میں ۲۸ اپریل ۵۲ء منتقل ہو جاوے گی۔

سی۔ جی۔ ولبے
ریزیڈنٹ انڈ

"Tej" D/29.4.5.

کشمیر کا مسئلہ سیکورٹی کونسل سے واپس لے لیا جائے

اتحادی سبھا انتر راشٹریہ سازشوں کا اکھاڑہ ہے۔ ڈاکٹر کھرے کی تقریر

گوالیار ۲۷ اپریل۔ اکھل بھارتیہ ہندو مہاسبھا کے پردھان ڈاکٹر کھرے نے آج پھر اس بات کو دہرایا۔ کہ ان کے نزدیک کشمیر کا مسئلہ سیکورٹی کونسل سے واپس لے لینا چاہیئے۔ ڈاکٹر کھرے نے یہ بھی کہا۔ کہ ہندوستان کے ودھان میں دفعہ ۳۷۰ کے مطابق کشمیر کو جو خاص درجہ دیا گیا ہے۔ پارلیمنٹ کو چاہیئے کہ وہ فوراً اسے ختم کر دے۔ ڈاکٹر کھرے نے ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا۔ کہ رپورٹ میں ایڈمرل نمٹز کو کشمیر کے معاملے کے لئے ... شامل کرنے کی جو تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ فوجوں کا معاملہ طے ہونے سے پہلے ہی رائے شماری کا ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیا جائے۔ ڈاکٹر کھرے نے کہا کہ ڈاکٹر گراہم کی کوششوں کے کامیاب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ ہمیں اس بات کا احساس ہو جانا چاہیئے۔ کہ ہم نے کشمیر کے معاملے میں جو ہمارا گھریلو معاملہ ہے اتحادی سبھا کی مداخلت کو کافی دیر تک برداشت کر لیا ہے اگر اتحادی سبھا نے کوئی فیصلہ کیا تو وہ ہندوستان کے عوام کے لئے ناگوار ہوگا۔

شیخ عبداللہ کی تقریروں سے بھی جن میں ہندوستان کے لوگوں اور اخباروں کو دھمکیاں دی گئی ہیں یہ پتہ چلتا ہے کہ ہوا کا رُخ کس طرف ہے۔ اگر ریفرنڈم ہوا تو شیخ عبداللہ کے کشمیر کی مخصوص حالت پر زور دینے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ لہٰذا مسئلے کا بہترین حل یہ ہے کہ اسکو سیکورٹی کونسل سے نکال لیا جائے۔ اتحادی سبھا انتر راشٹریہ ادارے کی حیثیت سے ختم ہو گئی یہ صرف بڑی بڑی طاقتوں کی سازشوں کا اکھاڑہ ہے

(پریس ٹرسٹ آف انڈیا)

غریبوں کے لئے مفت

دہلی میں حیرت انگیز ایجاد

اگر آپ

بواسیر، بھگندر، ناسور، نواسیر کا بیج

اور دیگر مقام پاخانہ کی بیماریوں کے سبب علاجوں سے ناامید ہو چکے ہیں تو مفت گھبرایئے

۵۰۰۰ مریض جس میں راجے مہاراجے اور نواب بھی شامل ہیں اس ایجاد سے پورا فائدہ اُٹھا چکے ہیں ان کے سرٹیفکیٹ بھی موجود ہیں۔ آپ بھی لکھ کر عمر بھر کی گندگی کے ساتھ بلا تکلیف علاج کرا کر فائدہ اُٹھاویں۔

ڈاکٹر آشا کمار گپتا

کٹڑہ ... سبھا ... کے سامنے

کشمیر کا مسئلہ فوراً اتحادی سبھا سے واپس لیا جائے

ڈاکٹر کھرے کا مطالبہ

خاص حقوق کا مقصد ملک میں پاکستان قائم کرنا ہے

گوالیار ۲۷ اپریل۔ ہندو سبھا کے صدر ڈاکٹر کھارے نے گراہم رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ ہند سرکار کو کشمیر کا سوال فوراً سیکورٹی کونسل سے واپس لے لینا چاہیئے۔ آپ نے یہ تجویز پیش کی کہ آئین کے آرٹیکل ۳۷۰ کو جس کے تحت کشمیر کو خاص حقوق حاصل ہیں۔ پارلیمنٹ فوراً ختم کرے۔ ڈاکٹر کھرے نے کہا کہ ایڈمرل نمٹز کے متعلق گراہم رپورٹ میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ... نمٹز کو ...

گوا میں ہندوستا...

"Veer Bharat" M.O. 29.4.52.

جموں کی خبریں

پرجا پریشد ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن

جموں ۲۶ اپریل۔ جموں اینڈ کشمیر پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی نے اپنی میٹنگ میں صوبہ سرحد کے وزیر تعلیم قاضی عطاء اللہ خاں کی موت پر ماتمی ریزولیوشن پاس کیا۔ دوسرے ریزولیوشن میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ ریاست میں ہند کا آئین نافذ کیا جائے۔ یہ بھی واضح کیا گیا کہ جب تک یہ مقصد حاصل نہ ہوگا

پارلیمنٹ کے اجلاس میں کشمیر کے نمائندوں کی بجائے احتجاج ...

پنجابی

"Milap" D/ 29-4-52

کشمیر کا معاملہ اتحادی سبھا سے واپس لیکر آئین کی دفعہ ۳۷۰ حذف کیجائے ڈاکٹر کھرے کا مطالبہ

(ہندسرکار کی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی)

نیم خودمختار کشمیر کا مطالبہ منظور کیا گیا تو دیش بلقان بن جائیگا

ڈاکٹر گراہم ہند کی پوزیشن کو کمزور بنانا چاہتے ہیں!

گوالیار ۲۷ اپریل: اکھل بھارتیہ ہندو مہاسبھا کے پردھان ڈاکٹر کھرے نے ایک بیان میں اپنے اس مطالبہ کو دوہرایا ہے کہ کشمیر کے سوال کو اتحادی سبھا سے واپس لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس بارے میں پہلا قدم یہ اٹھانا چاہیئے کہ پارلیمنٹ سے آئین کی دفعہ ۳۷۰ حذف کرنے کی منظوری لینی چاہیئے جس کے تحت کشمیر کو خاص رتبہ دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر کھرے نے کہا کہ ڈاکٹر گراہم نے اپنی تازہ رپورٹ میں جو یہ گول مول تجویز کی ہے کہ رائے شماری کے ایڈمنسٹریٹر کو سمجھوتہ کی بات چیت سے وابستہ کر دیا جائے۔ اس کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ہند کی اس مضبوط پوزیشن کو بازی سے بے اثر بنا دیا جائے کہ جب تک کشمیر میں فوجوں کے بارے میں سمجھوتہ نہیں ہوتا رائے شماری تب تک (...)

شیخ عبداللہ سرینگر سے عنقریب دہلی آئینگے

گراہم رپورٹ کی روشنی میں بات چیت کرینگے

سرینگر ۲۷ اپریل۔ سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کے پردھان منتری شیخ عبداللہ عنقریب دہلی جائینگے جہاں وہ اتحادی سبھا کے نمائندے برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم کی تیسری رپورٹ کی روشنی میں کشمیر کے مسئلہ پر بات چیت کرینگے۔

شیخ عبداللہ کے حالیہ بیانات ہند کو کشمیر کا جھگڑا جلد نپٹانے پر مجبور کر دینگے

(ہمارے خاص نامہ نگار سے)

ڈاکٹر گراہم کی تیسری رپورٹ پر کشمیر میں عدم دلچسپی کا اظہار

لوگوں کی توجہ ہند کشمیر تعلقات کی بابت شیخ عبداللہ کے بیانات پر لگی ہوئی ہے

سرینگر ۲۷ اپریل (ڈسپیچ) کشمیر کی بابت ڈاکٹر گراہم کی تیسری رپورٹ پر ریاست جموں و کشمیر میں کسی خاص دلچسپی کا اظہار نہیں کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ لوگوں کی توجہ ہندوستان و کشمیر کے تعلقات کی بابت شیخ عبداللہ کی حالیہ تقریروں کی جانب لگی ہوئی ہے۔ جن سے کہ خطرناک امکانات سے پر صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ کی بابت کہا جا رہا ہے۔ اس سے مسئلے کے حل کی طرف کوئی خاص ترقی نہیں ہوئی ہے۔ ڈاکٹر گراہم کی اس تجویز کی بابت کہ ناظم رائے شماری ایڈمنسٹریٹر کو ان کے کام کے ساتھ وابستہ کر دیا جائے سیاسی حلقوں میں اس خدشہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یہ ناظم رائے شماری کو وقت سے پہلے سامنے لانے کی ایک چال ہے۔ سیاسی حلقوں کے ایک طبقہ کا خیال ہے۔ کہ شیخ عبداللہ کی حالیہ تقریریں ان تکلیف دہ صورت حالات کا نتیجہ ہیں۔ جو مسئلہ کشمیر کے حل میں تاخیر سے پیدا ہوئی ہے۔ ان حلقوں کا یقین ہے۔ کہ شیخ عبداللہ کے ان بیانات سے یہ ممکن ہے۔ کہ ہندوستان اس مسئلے کو کسی نہ کسی (...)

"Milap" Dated 29.4.52

ہماری جموں و کشمیر کی چھٹی

جموں ۲۵ اپریل۔ اب جب کہ ریاست جموں و کشمیر کا وزیر اعظم ہندوستان کے پریس کی نظروں میں ہیرو کی جگہ آن کی نکتہ چینی کا نشانہ بن چکا ہے اس وقت اس ریاست اور ہندوستان کے ہر ایک بہی خواہ کے دل کو افسوس ہوتا ہے اور وہ سوچتا ہے۔ کہ کاش ریاست کے ان کار پرداز وں نے شری آئینگر کی ان نصیحتوں پر دھیان دیا ہوتا۔ جو انہوں نے حال ہی میں یہاں اپنی آمد کے دوران گورنمنٹ کو دیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان نصیحتوں کا اثر بالکل الٹ ہوا ہے۔ پانچ اپریل کو شری آئینگر نے دریائے توی پر ادھم پور سے سات میل دور ایک نئے پل کے افتتاح کی رسم ادا کی۔ اس موقعہ پر آپ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں طاقت آجائے۔ انہیں اس کے نشہ میں اندھا نہیں ہو جانا چاہیئے۔ دنیا میں جہاں جہاں بھی ایسا ہوا ہے۔ اس کے نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ شری آئینگر کی یہ تقریر کہیں بھی مفصل طور پر رپورٹ نہیں کی گئی تھی۔ نمائندگان پریس نے ان دنوں بعض دوسرے کئی اہم واقعات کی موجودگی میں اس کا زیادہ نوٹس نہیں لیا۔ اس کے بعد شری آئینگر کو اگلے روز عجائب گھر میں شہریوں کی طرف سے جو پارٹی دی گئی۔ اس میں آپ نے کہا۔ کہ مجھے یقین ہے۔ کہ آئین ساز اسمبلی ایک ایسا آئین بنائے گی جو اس سرزمین کے رہنے والوں کے شایان شان ہو۔ لیکن آئین بنانے والوں کو بڑے بڑے نعروں اور غیر عملی نظریوں کی رو میں نہیں بہہ جانا چاہیئے۔ بلکہ عملی طور پر جائزہ لینا چاہیئے۔ لیکن دکھائی ایسا دیتا ہے۔ کہ جب کشمیری لیڈر تقریر کرنے اٹھتے ہیں تو پھر انہیں یہ خیال نہیں رہتا۔ کہ ان کی کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں۔ بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں ہر قسم کے ایسے فقرے بھی استعمال کرنے چاہئیں جس سے انہیں اخبارات میں اہم سے اہم جگہ مل سکے۔ اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ یہ انہیں بھول ہی جاتا ہے اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ طاقت ان کے ہاتھ آچکی ہے۔ وہ اسے جس طرح بھی چاہیں استعمال کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ... بانہال کا ذکر ہے۔ کہ جموں سے لگ بھگ تیس میل دور شیخ عبداللہ نے متھل کے مقام پر ایک پل کو کھولنے کی رسم ادا کرنی تھی۔ ان دنوں شیخ صاحب اور یوراج کرن سنگھ کے تعلقات کافی کشیدہ ہو چکے تھے۔ چنانچہ شیخ محمد عبداللہ نے یوراج کے بارہ میں بہت کچھ کہا بلکہ مرزا محمد افضل بیگ تو کمال ہی کر گئے۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران ایک ایسا فقرہ کہہ دیا جو اگر اخبارات میں شائع ہوتا تو مسئلہ کشمیر کے متعلق ہندوستانی اسٹینڈ اور خود کشمیری لیڈروں کی اپنی اسٹینڈ ایک سیکنڈ میں ختم ہو جاتی۔ ایک نامہ نگار نے بعد میں جب مرزا بیگ سے اس فقرہ کے متعلق پوچھا۔ تو آپ نے کہا۔ کہ

آپ کا مطلب ہرگز وہ نہ تھا جو کہ اس فقرے کے الفاظ سے ادا ہوتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ اور کہ ان الفاظ کو اسی طرح نہ لکھا جائے۔

ان سب واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ شری آئینگر کی نصیحتیں بے موقعہ نہیں تھیں۔ لیکن ان کا اثر بالکل الٹا ہوا ہے۔ کا شور ... ایڈمنسٹریشن کے ہاتھ میں ... نہیں پتہ نہیں ... ہے کہ کس قسم کے افسران سے کیا امید رکھی جائے۔ جب یہ ایسے گھناؤنے الزامات کے نہیں لگایا۔ ایک ایسا افسر جب نہیں ملا، راجدھانی کے ... میں کسی مفصل میں بھیج دیا جائے۔ اور کوئی ... اگر جمہوریت کے نام پر ایک تھانوں کا انچارج ہو جائے۔ ... کلنک۔ اگر راجدھانی کے ... ادھیہ ہے اور راجدھانی کے ماتھے پر کلنک ... میں جدیوں۔ شراب نوشی، جوئے بازی اور بدمعاشی کے واقعات کی رنگ تھام کی جاتی ہے تو ضرورت ہے کہ پولیس افسر کے خلاف جو الزامات لگائے گئے ہیں ان کی فوری تحقیقات کی جائے۔ اور تب تک اسے معطل کیا جائے جب تک اس تحقیقات کا نتیجہ نہیں نکل آتا۔

دوائیوں پر کسٹم

ڈاکٹروں اور کیمسٹوں کی طرف سے

جموں کے میڈیکل پریکٹیشنروں اور کیمسٹوں کی طرف سے ریاستی سرکار کو ایک میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ جو دوائیاں ریاست میں درآمد کی جاتی ہیں۔ ان پر کوئی کسٹم نہ لگایا جائے۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ بعض دوائیوں پر سے کسٹم کی شرح کم کر دی گئی ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ دوائیوں پر سے کسٹم بالکل اڑا دیا جائے کیونکہ دوائیوں کی قیمت پہلے ہی بہت زیادہ ہے۔ اور کسٹم چڑھ جانے سے تو دوائیاں ریاستی عوام کی پہنچ سے باہر ہو جاتی ہیں کیونکہ عوام کی قوت خرید بہت کم ہے۔ ایسوسی ایشن نے مزید کہا ہے کہ کسی ملک کی ترقی اسی صورت میں ہو سکتی ہے اگر ملک کے عوام کی صحت کا ٹھیک طرح خیال رکھا جائے۔ آئندہ نسلوں کو مضبوط اور صحت مند ہونا چاہیئے اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ والدین بیمار نہ ہوں۔ اور ان کی صحت ٹھیک ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ کئی جگہ ہماری سرکار نے ڈسپنسریاں کھولی ہیں جہاں مفت دوائیاں تقسیم کی جاتی ہیں۔ لیکن آبادی کے ایک کثیر تعداد کی ان ڈسپنسریوں تک پہنچ نہیں ہے۔ اور پھر بہت سی دوائیاں وہاں ملتی بھی نہیں۔ اس طرح قوت خرید کم اور دوائیوں کی قیمت زیادہ ہونے کی وجہ سے کئی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہماری سرکار دوائیوں پر سے کسٹم بالکل ہٹا کر غریب عوام کی دعائیں حاصل کرے۔

دفعہ ۵ کی مخالفت

آل جموں و کشمیر پرجا پریشد نے ایک قرارداد میں حکومت کے ان قوانین کی سخت مذمت کی ہے جن سے شہری آزادی پر پابندی لگائی گئی ہے قرارداد میں کہا گیا

(باقی صفحہ ۴ پر دیکھیں)

ہیں اس وقت طاقت ہے اس کا صحیح استعمال کریں اور زیادہ بولنے کی بجائے زیادہ خاموشی سے کر تعمیری کاموں میں اپنی طاقت خرچ کریں۔ انہیں ... کنٹرول لینا چاہیئے۔ کہ وہ کہاں جا رہے ہیں۔ بسنتیہ تو آج بھی ان کی پہلے کی سی ہے۔ لیکن وہ کیا باتیں ہیں جس سے ان کے خلاف بے پناہ نکتہ چینی ہو رہی ہے۔

"Tribune" 29-4-52

HEAT ON KASHMIR

Sheikh Abdullah, like some of his critics, has not yet got over his Ranbirsinghpura speech and the reaction it has provoked. He has appealed to the Indian press and to Indian leaders to speak and to write on Kashmir affairs "in a cautious manner and after due thought." He has himself repeated the essential points of his policy: 1.) That the Maharaja and his descendants cannot rule over the State; 2.) That the Kashmir Consembly will decide the accession issue. 3.) That accession will be for only three subjects, the State being completely free to shape its destiny in all other matters. On these points there can be no difference of opinion except between Sheikh Abdullah and some people who have never agreed with him on any point affecting the future of Kashmir. In Kashmir as elsewhere the days of Maharajas are over. The wise and generous thing to do about this institution of the Indian Princes is to let it fade out as it is fading out without either administering it an overdose of its medicine or keeping it alive with artificial respiration. The Kashmir Constituent Assembly will undoubtedly have the last word on the extent to which the State will accede to India. On the issue of accession the Government of India stand committed to the final decision being subject to a free and fair plebiscite. On the question of the extent of accession, the decision of the Consembly will be final and if Sheikh Abdullah feels as strongly as he has expressed himself, it is not difficult to foresee the outcome. It does not necessarily follow that Kashmir may not accede more fully now or at any future date. But equally it is the height of folly to line up arguments for complete accession now or at any time in the manner in which it is being done. If there is to be fulller accession the initiative must come from the Kashmiris. The agitation for full accession that is being carried on now is a very foolish one and will, as it is already doing, produce an opposite effect. It is unfortunate that Sheikh Abdullah should have been driven to the point of having to retort:

"It is wrong on the part of anybody to think that 40 lakh Kashmiris are dependent on the trade, army and money of India.. .... .. Threats and taunts cannot bring India and Kashmir closer. Throughout our struggle for freedom we have tried to bring Hindus, Muslims and Sikhs together to live as brothers. India came to the help of Kashmir to uphold the ideals of Gandhiji. They did not demand any price for this help."

It is not for us to ask Sheikh Abdullah to ignore the threats and taunts. He is fully justified in resenting the attempts made to force a larger measure of accession. But he must help in the restoration of the equanimity of Kashmiris so as to enable them to take the right decisions on momentous questions affecting their future. The Government of India have been consistent in their attitude that no strings attach to aid in any form they may have given, or they may give in the future. That attitude cannot be modified except by the Government of India. Sheikh Abdullah should give this aspect of the matter its due weight.

"The Times of India" Dated 29.4.52.

INDIAN POLITICAL NOTES

Save The Sheikh Sahib From Himself

By DAREM

[SH]EIKH Abdullah needs to be saved from himself. Mr. Nehru [alone] can do it. And Mr. Nehru [shoul]d do it before it is too late. [Indeed], he should have intervened [earlier], as much damage has al[ready] been done. The present dis[turbing] trend must be halted im[mediat]ely if untold complications [are to] be averted.

[Stran]gely enough, we find the [Govern]ment of India holding a [watchin]g brief, while the Sheikh [hi]ts out at the "Indian press [and lea]ders," and not even the "circles" in New Delhi—[last] resort of a harassed cor[responden]t—are prepared to "re[veal]" this delicate subject.

Sheikh Abdullah has advised the Indian press and leaders "to think over the whole affair dispassionately." And yet he has hardly given them breathing time between one passion-rousing speech and another. His latest utterance has only ripped wider a sore of his own making.

UNCHARITABLE

When he refers to "India's aid with strings" he is not only indulging in an overworked current cliche, but is being positively uncharitable to India—an impoverished, disorganised and totally unprepared India of October 1947 that freely and ungrudgingly gave away to Kashmir in distress.

It is, therefore, I say, a most unfortunate language for the Sheikh Sahib to use, a language which his enemies, in Pakistan and India alike, will exploit, while his friends will squirm under its lash.

Hundreds of lives sacrificed and crores of rupees expended for the development of Kashmir and for supplying the State with food and other essential commodities, and on the top of it, a voluntary pledge to carry out a plebiscite in the State to decide the accession issue —"ulterior motives," indeed!

Then again, this democrat is so sensitive to criticism and so unfamiliar with the ways of a free, democratic press that he loses all sense of proportion and inveighs against the entire Indian press when political discretion and justice alike demanded that he should confine his attack to the section of the press that crossed his path.

Nobody would be happier than the Indian tax-payer if the Kashmir dispute is liquidated and he would be grateful to the Sheikh Sahib if the issue is immediately decided one way or the other. But the Security Council, by its unrealistic approach to the dispute, only ensures delay in the settlement.

So far as India is concerned, a plebiscite under the U.N. aegis will be staged by the legally constituted present administration as soon as normal conditions, conducive to such an operation, are produced in that State. Such normal conditions can be brought about by the removal of alien troops from the soil, return of the evacuees [...]

[...] cies had ground to a halt—namely, the number and character of the troops to be left on each side of the cease-fire line at the end of demilitarisation.

That is the hard core of the dispute in the phase currently under discussion. One cannot resolve this obstacle standing in the way unless the rights and wrongs are squarely faced and adjudicated upon—in other words, determine which party is in legitimate occupation and which as a result of aggression and in contravention of the international law. Once this crucial point is decided, it is easy to test the claims on each side and determine the quantum of troops each should be permitted to leave behind.

* * * *

Mr. Nehru's Darjeeling speech underlined a new and onerous responsibility devolving on independent India following certain political developments in the north, beyond the Himalayas.

The Prime Minister warned the country not to rely too much on the great Himalayas as a barrier against a foreign invasion of India. Notwithstanding an excellent Army, Air Force and a Navy to rely on to meet any foreign aggression, "the best guarantee of our defence is the people's unity and determination," declared Mr. Nehru, exhorting those who live in the border areas to remain "wide awake and watch carefully who is coming from outside as a friend or a foe."

Mr. Nehru's reference to the Indian goodwill mission to China in this context served to emphasise India's genuinely friendly and peaceful intentions towards China while making it clear that any aggression, from whichever quarter, across the northern Himalayan, would be instantly resisted with force.

But how onerous an undertaking the responsibility of guarding the 'northern barrier" is can be realised with a glance at the map. Apart from the fact that this barrier is 3,000 miles long—perhaps the longest national frontier in the world—it is the mountainous, high-altitude arctic conditions of the terrain that are forbidding.

The Kashmir operations gave us some idea of the large "quantities" of troops that a war in the mountains swallows up, while continuously asking for more.

PIVOTAL ROLE

While the difficulties of the terrain would be the same to the defenders as well as the invaders, the side that is appropriately trained and equipped is bound to have the upper hand in battle. In such a war, whereas equipment and training in high-altitude, mountain warfare with an accent on mobility and personal initiative, are obviously essential, long-range aircraft, whether serving as a stra[tegic] [...]

[...] tical influences other than British, which saved a lot of bother and kept the lengthy and forbidding northern frontier secure for British India.

But the immediate danger is not one of a military invasion but one of an ideological infiltration across the 3,000 mile-long barrier, with so many leaks in it. The leaks can be effectively plugged only by the voluntary and intelligent co-operation of the local population and by a friendly and co-operative local government which can ideologically see eye to eye with the Government of India.

EXHORTATION

Hence Mr. Nehru's exhortation to the people living on the border to remain wide awake and "watch who comes in." Hence also India's concern for friendly governments and people in the Himalayan kingdoms and tribal tracts. The benefits accruing from such friendly relations are, of course, mutual and reciprocal.

* * * *

The Communist circular addressed to other non-Congress members of Parliament is a document remarkable for its quality of being "all things to all men" and I should not be surprised if it initially ropes in quite a few independents and some of the smaller leftist groups in Parliament. The authors of the circular, at any rate, expect to rally to their "Democratic front" at least fifty members at the outset.

The Rightist opposition, being forged under the leadership of Dr. Syama Prasad Mookerjee, however, also claims over fifty adherents. One must therefore wait until after the new Parliament has met to see how the party position actually crystallises.

The circular promises, among other things, immediate formation of linguistic provinces, regional autonomy for tribal areas, withdrawal of the Kashmir dispute from the U.N., cultural autonomy for Jammu and Ladakh, free distribution of land belonging to landlords among tenants and removal of social oppression of one caste by another. It reaffirms faith in secularism, promises to cut down the military budget by fifty percent, desires India to quit the British Commonwealth and propounds a consistent peace policy pursued "in close co-operation with all peace-loving states."

Thus, one can see, the circular has a carrot in it for almost every section of political opinion in the country, except to its traditional enemies, the landlords and the capitalists and is equally uncompromising in its opposition to British interests n India.

This programme is bound to impress many. The patriotism and the sense of responsibility displayed by the Communists in Parliament [...] measure [...] they will win from [...]

"Tej" 21 [illegible] 52

کشمیر کے متعلق پنڈت نہرو اور شیخ عبداللہ کے [illegible]

اگلے مہینوں میں کشمیر کے متعلق ہندسرکار کی پالیسی زیادہ واضح ہو جائیگی

(تیج کے خاص نامہ نگار سے)

ہندوستان کشمیر کی سرحدوں کی حفاظت کا ذمہ وار ہے

کشمیر کے معاملہ میں ہندوستان میں بڑی طاقتوں کے سفیروں کی دلچسپی

نئی دہلی ۲۸ اپریل۔ کشمیر کے ہندوستان کے ساتھ تعلقات کیا ہوں گے اور کشمیر کی سیاسی حیثیت کیا ہوگی؟ یہ سوال شیخ عبداللہ کی تازہ تقریروں سے پیدا ہو گیا ہے۔ "تیج" کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ اس سوال پر کشمیر کے لیڈروں اور ہندسرکار کے درمیان خط و کتابت شروع ہو گئی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ جلد ہی پنڈت نہرو شیخ عبداللہ کو بلا کر ان کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ نئی دہلی کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ اس وقت جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اُسے جلد درست کرنیکی ضرورت ہے اسلئے کہ شیخ عبداللہ کی تقریروں کو پاکستانی پریس اُچھال رہا ہے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ انکا ہندوستانی لیڈروں سے اختلاف ہو گیا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ نئی دہلی میں بڑی طاقتوں کے سفیر کشمیر کے معاملے میں غیر معمولی دلچسپی لے رہے ہیں نامہ نگار کا خیال ہے کہ شیخ عبداللہ نے کشمیر کی آزاد پوزیشن کے متعلق جو خیال ظاہر کیا ہے اس سے پیچیدگی پیدا ہوگی کیونکہ لداخ کی غیر معمولی جغرافیائی اہمیت کے پیش نظر ہندوستان سرکار اس بات کو گوارہ نہیں کرے گی کہ اس علاقہ میں فوجی گرفت ڈھیلی کی جائے اس لئے کشمیر کو مکمل طور پر ہندوستان سے آزاد کرلینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے کوئی ایسا طریقہ کرنا پڑیگا جس سے کشمیر کے متعلق ہندوستان کی فوجی اور سیاسی پالیسی واضح ہو جائے۔ نامہ نگار [illegible]

[illegible] ہو چکا ہے اسلئے رائے شماری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

[illegible] بیانوں کے متعلق کمیونسٹ لیڈر شری گوپالن کا اعلان

[illegible] لیڈر شری اے۔ کے گوپالن نے یہاں ایک ملاقات میں بتایا کہ ہم لداخ سمیت [illegible] کے ساتھ شامل کرنیکے حق میں ہیں۔ دیش کی عنانِ حکومت سنبھالنے کے بعد ہم [illegible] رہتا ہے۔ پھر چاہے وہاں شیخ عبداللہ برسرِ اقتدار ہو یا نہ ہو۔ [illegible] میں شری گوپالن نے کہا کہ وہ اس کے سخت خلاف ہیں۔ وہ ریجنل ریفرنڈم کے [illegible] کہ ایک بار کشمیر راجیہ کے مدغم ہو جانے پر اس سارے سوال پر دوبارہ غور کرنے [illegible] نیتا نے زور دار مانگ کی کہ کشمیر کا مسئلہ یو۔ این۔ او سے واپس لے لیا جائے کیونکہ [illegible] اس سمسیا کو ٹھیک طرح سے سنبھال نہیں پائی ہے۔ (نامہ نگار)

کشمیر ← کچھ بنیادی غلطیاں

۱۹۴۷ء میں ہمارے لیڈروں سے ایک بنیادی غلطی ہوئی۔ اگر وہ خانہ جنگی کا خطرہ مول لیکر بھی پاکستان کا قیام تسلیم نہ کرتے تو پاکستانی علاقہ میں بھی ایسی طاقتیں موجود تھیں جو مسلم لیگ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہتیں۔ دوسری غلطی صوبہ سرحد کے متعلق ہوئی۔ اگر کانگریس ہائی کمان صوبہ سرحد کی خودمختاری کے سوال پر ریفرنڈم کرانے پر زور دیتی تو صوبہ سرحد پاکستان کا غلام نہ بنتا۔ کشمیر کے متعلق بنیادی طور پر تین غلطیاں ہو چکی ہیں۔ ایک یہ کہ کشمیر کا مسئلہ یو۔ این۔ او میں پہنچایا گیا۔ دوسری غلطی یہ ہوئی کہ ہندوستانی فوجوں کو اوڑی-لونترہ محاذ پر آگے بڑھنے نہ دیا گیا۔ اگر یو۔ این۔ او کو مداخلت کرنے کا موقعہ نہ دیا جاتا اور کشمیر کی لڑائی جاری رکھی جاتی تو آج کشمیر کا نقشہ بالکل مختلف ہوتا۔ تیسری غلطی یہ ہوئی کہ جب دوسری ریاستوں پر ہندوستان کا ودھان لاگو کیا گیا تو کشمیر کو اس سے مستثنیٰ کر دیا گیا۔ کشمیر کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کا قیام اور کشمیر کی اندرونی خودمختاری کا خیال خود حکومت ہند نے دیا اور اب جبکہ یہ باتیں ہمارے سرکاری اعلانوں کی شکل اختیار کر چکی ہیں تو اب حقائق کو نظر انداز کر کے مزید کوئی غلطی کرنے کا نتیجہ خطرناک ہوگا اور اگر اس ضمن میں تدبر سے کام نہ لیا گیا تو اس کا مطلب اس کے سوا کچھ نہ ہوگا کہ ہم اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑا ماریں گے۔

آج کچھ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہندوستان کشمیر کا مسئلہ یو۔ این۔ او سے واپس لے لے۔ کچھ لوگ لڑائی جاری کرنے کی تجویز پیش کرتے ہیں۔ ایک تجویز یہ بھی پیش ہو رہی ہے کہ کشمیر سے جموں اور لداخ کو الگ کر دیا جائے۔ چند لیڈر اور اخبار اپنی تقریروں اور تحریروں میں شیخ عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق "غدار" اور اس طرح کے دوسرے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ان میں سے ایک بات بھی قابل عمل ہے؟ ہندوستان ایک غلطی کر چکا۔ اب اس کے بس کی بات نہیں رہی کہ یو۔ این۔ او سے اپنا کیس واپس لے لے۔ ایسا کیا تو کوریا کی طرح جنگ شروع ہو جائے گی۔ اس مرحلے پر جموں اور لداخ کو الگ کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ کشمیر ہمیشہ کے لئے ہاتھ سے نکل جائے گا اور شاید یہ عوام کو معلوم نہیں کہ برطانیہ اور امریکہ چاہتے بھی یہی ہیں کہ کشمیر یا تو پاکستان میں شامل ہو جائے یا ہندوستان اور پاکستان سے الگ ہو کر "خودمختار" بن جائے۔ اگر ہم خود ہی جموں اور لداخ کو الگ کریں گے تو "کشمیر" خودمختار بن جائے گا۔ امریکہ اور برطانیہ کی ڈپلومیسی یقیناً اس کی حمایت کرے گی۔ اس طرح سے کشمیر تو الگ ہو ہی جائے گا۔ مگر ہندوستان میں اس کا ردعمل بلا شک و شبہ ناخوشگوار صورت میں رونما ہوگا۔ یہ بلا شبہ خانہ جنگی بھی پیدا کر سکتی ہے۔ اس لئے ہمیں سوچنا چاہیئے کہ کیا ہم کشمیر کو گنوا دینے اور اپنے آپ کو خانہ جنگی کا شکار بنانے کے لئے تیار ہیں؟

غلطی ہو چکی۔ کشمیر کو صرف تین معاملات میں شامل کرنے کے بعد حکومت ہند نے اندرونی طور پر اسے خودمختار بنا دیا۔ یہ بات ودھان میں درج ہے۔ کشمیر میں کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی قائم ہوئی تو ہر ایک نے اس کی تعریف کی۔ یہ سمجھا گیا کہ یہ اسمبلی پاکستان اور یو۔ این۔ او کے ہتھکنڈوں کے خلاف ایک ہتھیار کے طور پر استعمال ہوگی۔ لیکن ہوا اس کے الٹ۔ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کشمیر کا اندرونی آئین خود مرتب کر رہی ہے۔ کشمیر کے لیڈر دو تین ایسے فیصلے کر چکے ہیں جن سے پھر جائیں تو ان کا اپنا سیاسی مستقبل خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر وہ معاوضہ دئے بغیر زمینداری ختم کر چکے ہیں اور مہاراجہ کا انسٹی ٹیوشن ختم کرنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ یہ دو باتیں غلط سہی لیکن آج وہ ان سے پھر نہیں سکتے۔ پھر جائیں تو کشمیر کے کسان اور عوام کی اکثریت ان کے خلاف ہو جائے گی۔ ریفرنڈم تو لازمی طور پر ہونا ہے۔ آج ہو یا کل۔ جب ہم یو۔ این۔ او کو نگران قرار دینے کی غلطی کر چکے ہیں تو اب اس کے نتائج کا بھی سامنا کرنا چاہیئے۔ اگر ریفرنڈم سے پہلے یہ حالت پیدا کر دی گئی کہ ہندوستان اپنا ودھان کشمیر پر زبردستی ٹھونسنا چاہتا ہے اور ہندوستان میں نیشنل کانفرنس کے خلاف پراپیگنڈا جاری رہا تو کشمیر کے عوام بدظن ہو جائیں گے اور ریفرنڈم کا نتیجہ لازمی طور پر ہندوستان کے خلاف ہوگا۔ اگر کشمیر نے ایک بار پاکستان کے حق میں فیصلہ دے دیا تو اسے عملی طور پر پاکستان کا حصہ بننے سے روکنا ناممکن ہو جائے گا۔ ہمارے لئے دو ہی راستے ہیں، یا اپنے سابقہ فیصلوں پر قائم رہ کر مستقبل میں تدبر سے کام لینا سیکھیں اور کشمیر کو بچا لیں یا جنگ کا راستہ اختیار کریں اور اس بات کی کوئی پرواہ نہ کریں کہ جنگ میں ہمیں کن طاقتوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

ڈیموکریسی کی ایک بہت بڑی خامی یہ ہے کہ کسی کی زبان بند نہیں کی جا سکتی۔ کسی اخبار کو آزادانہ تحریر سے روکا نہیں جا سکتا۔ پاکستان میں ڈیموکریسی نہیں اس لئے پاکستان کے اندرونی حالات خراب ہونے کے باوجود حکومت تحریر اور تقریر کی غیر ذمہ دارانہ آزادی کے نتائج پر قابو پا سکتی ہے۔ ہمارے ہاں حالات اس کے برعکس ہیں۔ ایک طبقہ جو گاندھی جی اور جواہر لال کو پانی پی پی کر کوستا تھا اور شیخ عبداللہ کے ہمیشہ خلاف رہا وہ آج بھی اسی پالیسی پر کاربند ہے۔ پنڈت نہرو تو اس طبقے کو نظر انداز کرنے کی جرأت رکھتے ہیں مگر شیخ عبداللہ جب کبھی کسی اخبار یا لیڈر کو اپنے خلاف دیکھتے ہیں تو فوراً بے قابو ہو کر ایک جذباتی تقریر کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان اخباروں اور لیڈروں کو پھر لکھنے اور بولنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اس سے ایک ایسی ناگوار بحث شروع ہو گئی ہے جس سے کسی کو فائدہ نہیں ہو سکتا۔ آج یہ حالت ہے کہ شیخ صاحب بگڑ رہے ہیں نہ تو وہ پچھلی سطح سے اوپر اٹھ کر وسیع النظری سے کام لیتے ہیں نہ ہی ان کے پرانے مخالف سوچتے ہیں کہ اس بحث کا نتیجہ کیا ہوگا۔ جہاں ہندوستان نے کئی غلطیاں کیں وہاں شیخ صاحب نے یہ غلطی کی کہ ایک تو انہوں نے کشمیر کو ہندوستان کے موافق بنانے کے لئے اسی قدر توجہ دی کہ وہ بھول گئے کہ کشمیر کے علاوہ ان کی ریاست میں جموں اور لداخ بھی موجود ہیں۔ ان کی دوسری غلطی یہ ہے کہ جہاں پنڈت جواہر لال نہرو ہندو اکثریت سے تعلق رکھنے کے باوجود متحدہ ہندوستانی قوم کے نقطہ نظر سے ہر ایک بات کرتے ہیں وہاں شیخ صاحب ذہنی طور پر فرقہ پرست نہ ہوتے ہوئے بھی محض ... سے چڑ کر اقلیتوں کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی تقریروں کو ہندوستان میں فرقہ پرست ہندو اخبار بھی اچھالتے رہتے ہیں اور فرقہ پرست مسلمان اخبار خالص فرقہ پرستی کے نقطہ نگاہ سے رائی کا پہاڑ بنا دیتے ہیں اور اس سے کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ ... اس وقت ہر شخص صرف ہندوستان کا مفاد اپنے سامنے رکھے اور اس معاملے کو ہرگز طول نہ دے ورنہ حالات خراب ہو جائیں گے اور جس طرح ۱۹۴۷ء سے پہلے کا زمانہ ...

... کے باوجود
... کشمیر کا مستقبل
... پنڈت جی
... کہ اسی صورت
... کشمیر کے سوال
... شیخ ... کو بھی
اور سو ... کشمیر میں
... ریاست کے ...

"Veer Bharat" D/ 30.4.52 Amritsar.

کشمیر میں جنگ شروع کرنے کے لئے آٹھ ماہ

کشمیر مسلم کانفرنس کی گیدڑ بھبکیاں — پاکستانی اخبارات شیخ عبداللہ کی تقریر پر شر انگیز تبصرے کر رہے ہیں — غلام کشمیر کے لیڈروں پر بھی نکتہ چینی — جنگ کی مشقیں پھر شروع ہو رہی ہیں — ہمارے مغربی پنجاب میں ایک سال انصاب ہندو سکھ جائیدادیں اگلے ماہ تک مکمل طور سے ہضم کر لی جائیں گی

شیخ محمد عبداللہ کی تازہ تقریریں پاکستان کے اخبارات میں طویل تبصروں کا موضوع بنی ہوئی ہیں۔ آفاق لکھتا ہے:

"آج اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ لداخ اور جموں کے غیر مسلموں کی یہ کوشش ہے۔ کہ ان کے علاقے آزاد قرار دے دئے جائیں۔ تاکہ اگر کبھی موقع پر رائے شماری کے نتیجہ میں ریاست کشمیر پاکستان سے الحاق کا فیصلہ کر دے۔ تو کم از کم لداخ اور جموں کے غیر مسلم پاکستان سے علیحدہ رہ سکیں۔ یہ ہے وہ ذہنیت جس کے خلاف شیخ عبداللہ نے شکایت کی تھی۔ لیکن حرف شکایت زبان پر لانے کے جرم میں بھارتی رہنماؤں اور اخبارات نے بھارت اور کشمیر کے مسلمانوں کے خلاف اپنے عزائم کا انکشاف کر دیا۔ خدا کرے شیخ عبداللہ اب بھی سیاسی تدبر کا ثبوت دیں۔ اور فیصلہ کریں۔ کہ کشمیری مسلمانوں کا مستقبل صرف پاکستان سے الحاق کی صورت میں ہی محفوظ رہ سکتا ہے قدرت کی جانب سے صورت حال کا اندازہ لگانے کے لئے انہیں یہ ایک اور موقع دیا گیا ہے۔ اگر اس کے بعد بھی ان کی آنکھیں نہ کھلیں۔ تو پھر نتیجہ ظاہر ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا شیخ عبداللہ کو صحیح اور غلط میں پہچان کرنے کی تمیز عطا کرے۔"

آفاق نے شیخ عبداللہ پر ڈورے ڈالے ہیں۔ لیکن کشمیر کی مسلم کانفرنس نے دھمکیاں دی ہیں۔

"آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے تقریباً پانچ سو کارکنوں کی کنونشن نے ایک قرارداد میں مطالبہ کیا ہے کہ اگر حکومت پاکستان ۳۱ دسمبر ۱۹۵۲ء تک کوئی ٹھوس قدم اٹھا کر مسئلہ کشمیر کو حل کرانے میں کامیاب نہ ہوئی تو جموں و کشمیر مسلم کانفرنس اس مسئلہ کو براہ راست اپنے ہاتھ میں لینے پر مجبور ہو جائے گی۔ اور جہاد کہ جنگ کے سلسلہ میں تمام بین الاقوامی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کا اعلان کر دیگی۔"

زمیندار نے اس دھمکی کی حمایت کرتے ہوئے لکھا ہے:

پاکستان نے کشمیر ایسے اہم قومی سوال کے بارے میں اس وقت جو حکمت عملی اختیار کر رکھی ہے یہ اعلان اس کا قدرتی ردعمل ہے۔ اور عوام کے جذبات و احساسات کی پوری طرح نمائندگی کرتا ہے۔ حکومت پاکستان نے مسئلہ کشمیر کا تصفیہ اقوام متحدہ پر چھوڑ رکھا ہے۔ لیکن اقوام متحدہ کا طرز عمل کیا ہے۔ اس کے جواب میں خود پاکستان کے وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین انتہائی مایوسی کا اظہار کر چکے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب ارباب حکومت خود بھی اقوام متحدہ کے طرز عمل سے مطمئن نہیں ہیں۔ تو پھر مسئلہ کشمیر کا حل کیا ہے؟ اگر کہا جائے کہ ممکن ہے۔ سکیورٹی کونسل راہ راست پر آجائے۔ تو یہ خوش فہمی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

غلام کشمیر میں پھوٹ

زمیندار نے تو کشمیر مسلم کانفرنس کی دھمکی پر مسرت ظاہر کی ہے۔ لیکن "احسان" مسلم کانفرنس کی باہمی پھوٹ پر آنسو بہا رہا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

"آج پاکستان کا ہر شخص کشمیر کی جدوجہد آزادی کے لئے مضطرب ہے۔ پاکستانی عوام اور مسلم لیگی حکومت سے جو کچھ بن پڑا۔ انہوں نے اسے قومی فریضہ تصور کرتے ہوئے انجام دیا ہے۔ لیکن ہمارے کشمیری رہنماؤں کے اغلاط سے پنجاب کے بعض انتشار پسند عناصر ناجائز فائدہ اٹھانے کی جو کوشش کر رہے ہیں۔ اس پر ہم اظہار افسوس کے لئے مجبور ہیں۔

مقام مسرت ہے کہ چوہدری غلام عباس اس دفعہ یوم اقبال کے اجلاس میں تشریف نہ لائے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ تحریک آزادی کشمیر کے ایک اور جانباز مسٹر اللہ رکھا ساغر بھی اس جلسہ میں شرکت سے احتراز فرماتے۔"

یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ غلام کشمیر کی مسلم کانفرنس میں ایک بڑی جنگ انتخابات کے سوال پر شروع ہے غلام عباس گروپ ان انتخابات کو ڈھونگ قرار دیتا ہے لیکن ابراہیم گروپ یہ اعلان کر رہا ہے۔ کہ انتخابات آئین کے عین مطابق ہیں۔

مغربی پنجاب میں جنگ کی مشقیں ایک بار پھر شروع ہو رہی ہیں ایک بہت بڑا مظاہرہ ۵ مئی کو ہوگا جبکہ بجلی اور پانی کی سپلائی کاٹ دی جائے گی۔

ہندوؤں اور سکھوں کے مکانوں پر قبضہ

پاکستان گورنمنٹ نے ہندوؤں سکھوں کے چھوڑے...

"Veer Bharat" 21/30.4.52 Delhi.

شیخ عبداللہ کشمیر کیلئے نیم خودمختاری چاہتے ہیں۔ وزیراعظم جموں و کشمیر کے نزدیکی حلقوں کا انکشاف

سرینگر ۲۸ اپریل۔ ہوشیار ابزرور وں کا کہنا ہے کہ شیخ عبداللہ وزیراعظم کشمیر نے تمام باتیں صاف صاف بتادی ہیں اب پنڈت نہرو کی باری ہے کہ وہ جو کارروائی مناسب سمجھتے ہیں کریں۔ بھارت اور کشمیر کے تعلقات بہت نازک مرحلہ پر پہنچ چکے ہیں۔ کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ بھارت اور کشمیر کے تعلقات ٹوٹ جانے کا ابھی تک کوئی خدشہ پیدا نہیں ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں غلط فہمیاں دور کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ لیکن ہر جگہ یہ سوال

بھارت اور کشمیر میں کرائسس انتہا کو پہنچ چکا ہے

باخبر اور ہوشیار مبصروں کی رائے

شیخ عبداللہ نے بازی پھینک دی ہے۔ اب معاملہ ہند کے ہاتھ میں ہے

پوچھا جارہا ہے کہ آخر شیخ عبداللہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ شیخ عبداللہ کے قریبی حلقوں میں یہ یقین کیا جارہا ہے کہ شیخ عبداللہ کشمیر کیلئے نیم آزادی کا درجہ حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں

صرف ڈیفنس، معاملات خارجہ اور کمیونیکیشن کے صیغے ہی بھارت کے ماتحت رکھنا چاہتے ہیں۔ کشمیر کے وزیر مال مرزا افضل بیگ نے پچھلے دنوں کشمیر کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے سیشن

میں اس امر کا اعلان کر دیا تھا کہ کشمیر کو … اور خود مختار ری پبلک کی حیثیت … عبداللہ اس وقت جبکہ کشمیر کا معاملہ … اور اسکے بارے میں بھارت اور پاکستان … دنیا کو اور کشمیر کی جنتا کو یہ بتا دینا … مندرجہ بالا تین محکموں کے معاملہ میں … اور باقی معاملوں میں قطعی آزاد رہے … میں پہلی بار شیخ عبداللہ نے اپنی ۲۵ اپریل … میں فرقہ وارانہ جراثیم کا ذکر نہیں کیا ہے … بھارت میں ایک قسم کی اصلاح بتایا جارہا …

ایڈیٹوریل صفحہ

شیخ عبداللہ کی تازہ تقریر

کشمیر کے مکھیہ منتری شیخ عبداللہ نے جموں کے نزدیک ایک اور تقریر کرتے ہوئے بھارت کے لیڈروں اور اخبارات سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ کشمیر کے متعلق قلم اٹھاتے اور زبان چلاتے وقت سوچ وچار سے کام لیا کریں۔ مگر کیا ہی اچھا ہو۔ کہ وہ ہندوستانی اخبارات اور لیڈروں کو ایسا اپدیش دینے سے پہلے اس "مشورہ" کو خود ہی اپنی حالت پر بھی استعمال کریں۔ کیونکہ ان کی تقریریں ان کے متعلق ایک غلط فہمی پیدا کر رہی ہیں۔ اور کشمیر کے بہترین دوستوں کو بھی یہ سوال دریافت کرنے پر مجبور کر رہی ہیں۔ کہ شیخ عبداللہ ان دنوں کس ڈھنگ سے سوچ رہے ہیں۔ اور کیسی باتیں کر رہے ہیں۔

شیخ عبداللہ غلط فہمی میں ہیں۔ اگر وہ سمجھتے ہیں۔ کہ بھارت کے کچھ لوگ کشمیر کو کسی طرح کی دھمکیاں یا طعنے دیتے ہیں۔ جب وہ کشمیر کو اپنا ایک انگ سمجھتے ہیں۔ اس کی خوشحالی کو اپنی خوشحالی سمجھتے ہیں۔ تو دھمکیوں اور طعنے بازی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مگر شیخ صاحب نے اپنی تقریروں سے جو اپنے متعلق ایک غلط فہمی سی پیدا کر دی ہے اسے وہ ضرور دور کرانا چاہتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ وہ کہاں کھڑے ہیں۔ جیسا کہ پارلیمنٹ کے سابق ممبر شری … نے اپنے تازہ بیان میں فرمایا ہے۔ کہ شیخ صاحب کی تقریروں سے ان کے بہترین دوستوں کو بھی افسوس ہوا ہے۔ اور ان کی آنکھیں کھل رہی ہیں۔ اس سوال کی اہمیت تقاضا کرتی ہے۔ کہ شیخ صاحب جلدی ہی اپنی صحیح پوزیشن بھارت سرکار کے سامنے رکھ دیں۔ اور تقریریں کرنے سے احتراز کریں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ صحیح طور پر معلوم ہو جائے۔ کہ شیخ صاحب بھارت کے ساتھ اپنے سیاسی آئینی اور اقتصادی تعلقات کو کس حد تک قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ بھارتی تاجر تجارت کے معاملے میں ان کو کسی قسم کی دھمکی دینا چاہتے ہیں۔ یا اقتصادی بائیکاٹ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر یہ ایک قدرتی بات ہے۔ کہ ایک پرائیویٹ تاجر بیوپار کرتے وقت اپنے روپیہ کو ہر طرح سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ اگر شیخ صاحب بھارت کو کوئی غیر سمجھتے ہیں۔ تو دوسروں میں شبہات پیدا ہوں تو تعجب ہی کیا ہے۔ جموں اور لداخ کا سوال بھی ایک نیا مسئلہ بن کر سامنے آگیا ہے۔ اور اس قسم کے مسائل یقیناً دوستانہ فضا میں حل کئے جا سکتے ہیں نہ کہ پلیٹ فارم کی تقریروں سے۔ آخر شیخ عبداللہ کو یہ کہنے کی ضرورت بار بار کیوں ہو رہی ہے۔ کہ آئین ساز اسمبلی آخری فیصلہ الحاق کے متعلق کرے گی۔ کم از کم یہ تو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ خود کیا چاہتے ہیں۔ ان کی اپنی خواہش کیا ہے۔ آخر ان کے ان الفاظ کا کیا مطلب ہے کہ ہم کسی خاص مقصد کے لئے دی گئی امداد کو منظور نہیں کریں گے۔ البتہ اگر غیر مشروط طور پر مدد دی جائے۔ تو شکریہ کے ساتھ منظور کریں گے۔

شیخ صاحب نے پچھلے دنوں رنبیر سنگھ پورہ میں جو تقریر کی تھی۔ اس کے متعلق پنڈت نہرو کو بھی یہ کہنا پڑا تھا کہ وہ ان کی اس تقریر سے خوش نہیں ہیں۔ بعد میں شیخ عبداللہ کی طرف سے کہا گیا۔ کہ ان کی تقریر کو غلط طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی اس تقریر کے متعلق بھی بعد میں کچھ ایسا ہی کہا جائے۔ اس سوال کی اہمیت تقاضا کرتی ہے کہ شیخ صاحب ایک باقاعدہ بیان جاری کریں۔ تاکہ بھارتی جان سکیں کہ ان کے وچار کیا ہیں۔ اور اس کی روشنی میں اپنے وچار اپنی حکومت کے سامنے رکھ سکیں۔ بہتر تو یہ ہوگا۔ کہ پنڈت نہرو خود شیخ عبداللہ کے ساتھ اس سوال کے متعلق تبادلہ خیالات کریں۔ اور اس کے بعد ایک اعلان عام جنتا کے سامنے رکھیں۔ تاکہ عوام کے سامنے صحیح پوزیشن آ جائے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے متعلق مصدقہ بیان شائع ہونا اشد ضروری ہے۔ تاکہ کشمیر کے دوست اس کی روشنی میں اپنے وچار پبلک طور پر پرگٹ کر سکیں۔

"MILAP" D/30.4.52 Delhi.

کمیونسٹ پارٹی کیطرف سے تمام جموں وکشمیر کو ہند میں شامل کئے جانیکی حمایت

(شری گوپالن سے انٹرویو !!)

کشمیر میں جن مت کرائے جانے کی کوئی ضرورت نہیں

مسئلہ کشمیر کو اتحادی سبھا سے واپس لئے جانے کا مطالبہ

نئی دہلی۔ ۲۸ اپریل۔ کمیونسٹ لیڈر شری اے کے گوپالن نے یہاں ایک ملاقات میں بتایا کہ ہم لدخ سمیت مکمل جموں وکشمیر راجیہ کو بھارت کے ساتھ شامل کرنے کے حق میں ہیں۔ دلیش کی عنان حکومت سنبھالنے کے بعد ہم دیکھیں گے کہ ہمارا یہ مقصد پورا ہوتا ہے۔ پھر چاہے شیخ عبداللہ وہاں برسر اقتدار ہو یا نہ ہو۔ کشمیر میں ریفرنڈم کے بارے میں شری گوپالن نے کہا۔ کہ وہ اس کے سخت خلاف ہیں۔ وہ ریجنل ریفرنڈم کے بھی خلاف ہیں آپ نے کہا کہ ایک بار کشمیر راجیہ کے مدغم ہو جانے پر اس سارے سوال پر دوبارہ غور کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کمیونسٹ نیتا نے زوردار مانگ کی کہ کشمیر کا مسئلہ یو۔ این۔ او سے واپس لے لیا جائے۔ کیونکہ یو۔ این۔ او۔ اب تک کسی بھی سمسیا کو ٹھیک طرح سلجھا نہیں پایا ہے۔

نئی پارلیمنٹ میں اپوزیشن بنانے کے بارے میں شری گوپالن نے بتایا کہ انہیں امید ہے کہ ان کے ساتھ ساٹھ ممبر مل جائیں گے۔ ۱۳ مئی کو نئی دہلی میں جو غیر کانگرسی ممبران کی جو میٹنگ بلائی گئی ہے۔ اس میں اس پروگرام پر وچار ہوگا۔ جو کہ کم سے کم تسلیم شدہ ہے۔ اور اس میں مناسب رد و بدل کی جائے گی۔ اس کو آخری طور پر پاس کر لینے کے بعد سبھی ممبران کے دستخط کرا لئے جائیں گے۔ اور اس سے سارے بندھے رہیں گے۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ پارلیمنٹ کی عارضی

شری گوپالن کا بیان بقیہ ص۱

کے عارضی سپیکر شری ماولنکر کو رسمی طور پر لکھا جائیگا کہ وہ پارلیمنٹ میں یونائیٹڈ فرنٹ کو سرکاری طور پر اپوزیشن پارٹی کے طور پر تسلیم کر لیں۔ انہوں نے کانگرس کے پردھان شری نہرو پر یہ الزام لگایا کہ وہ ڈاکٹر مکرجی کو دائیں بازو کے گروپ کا لیڈر بنا کر دائیں بازو کے گروپ کو سرکاری اپوزیشن پارٹی کے طور پر منظوری دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پر جاتنتری طاقتوں کو دبایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تعداد میں زیادہ ہیں۔ اور اگر ہمیں سرکاری طور پر اپوزیشن نہ سمجھا گیا۔ تو ہم دنیا کو دکھائینگے کہ کانگرس کی جمہوریت کیسے کام کر رہی ہے۔

شیخ عبداللہ کے بیانات ٹھوس حقیقتوں سے آنکھیں موند لینے کے مترادف ہیں

ہندوستانی تاجروں نے ریاستی تاجروں کو ادھار دینا بند کر دیا۔ صدر جموں چیمبر آف کامرس کا بیان

جموں۔ ۲۸ اپریل۔ جموں چیمبر آف کامرس کے صدر شری گردھاری لال آنند نے ایک بیان میں شیخ عبداللہ سے اپیل کی ہے کہ وہ حقائق پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ ان کا برانہ منائیں شیخ عبداللہ کی شعلہ باردانی تقریروں کا ذکر کرتے ہوئے شری آنند نے کہا ہے کہ اس بیان کا سیدھے سیدھے لفظوں میں مطلب یہ ہے کہ کشمیر کو ہند سے تجارت کی ضرورت نہیں یا اسے ہند کی فوجی امداد کی ضرورت ہے۔ جو کہ شیخ عبداللہ کی متعدد بغیر تقریروں کی تردید ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسا کہنا حقائق سے آنکھیں موندنا ہے کشمیر کو ہند سے آنے والے مال پر سالانہ ۴ کروڑ کی کسٹم آمدنی ہے (باقی صفحہ ۶ پر)

Hind Smachar Jullundhur.
Dt 30-4-52.

روزانہ ہند سماچار جالندھر

۳۰ اپریل ۱۹۵۲ء

شیخ صاحب کدھر جا رہے ہیں؟

شیخ صاحب کی دو تقریروں نے ہندوستانیوں کے دلوں کو بے چین کر کے رکھ دیا ہے۔ آج ہر شخص کی زبان پر یہی فقرہ ہے۔ شیخ صاحب کدھر جا رہے ہیں۔ ان تقریروں کی تہ میں کیا پالیسی کام کر رہی ہے ... میں اور میرے جیسے ہزاروں لوگ خود تذبذب میں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ شیخ صاحب نے یہ تقریریں کر کے کشمیر کے کاز کو تقویت نہیں پہنچائی بلکہ دنیا اور پاکستان کی نظروں میں ہندوستان کے وقار کو خراب کیا ہے۔ آج تک ہندوستان کے بچے بچے نے کشمیر کی جنگ کو ہندوستان کی جنگ سمجھا۔ کشمیر پر حملہ کو ہندوستان پر حملہ تصور کیا۔ کشمیر کی عصمت کو بچانے کے لئے ہندوستان کا ہر فوجی نوجوان شیر کی طرح میدانِ جنگ میں لڑا۔ ہند کے ہزاروں جوان اس جنگ میں شہید ہو گئے۔ روپیہ پانی کی طرح بہایا گیا۔ کشمیر کے لوگوں کو اگر پسینہ بھی آیا تو ہندوستان نے اپنا خون بہا دیا۔ اور اس کی آزادی کو بحال رکھنے کے لئے کیا کچھ نہ کیا۔ اور آج جب ہندوستان اس جنگ پر دد

روزانہ ملاپ — نئی دہلی، جالندھر، حیدرآباد
بدھ وار — ۳۰ - اپریل سنہ ۱۹۵۲ء

لعنت اِس آزادی پر —!

آزادیٔ تحریر و تقریر جمہوری ادھیکار کا ایک لازمی حصہ ہے لیکن کئی بار یہ آزادی ایسا بھیانک اور شرمناک روپ بھی دھارن کر لیتی ہے کہ دیکھنے والے چلا اٹھتے ہیں — "لعنت ہے اس آزادی پر!" — کشمیر کے بارے میں کچھ ہندوستانی اخبارات نے ایک طرف — اور محترم شیخ عبداللہ صاحب نے دوسری طرف جو لب و لہجہ اختیار کیا، وہ کچھ اسی قسم کا معلوم ہوتا ہے۔ ایک بھائی نے کل شکایت کے طور پر مجھے کہا — "کشمیر کے بارے میں تم اتنی سختی سے نہیں لکھتے جتنی سختی سے کچھ دوسرے اخبار لکھتے ہیں" — میں نے ان کی بات سنی اور خاموشی سے آگے بڑھ گیا۔ صرف اتنا کہا — "آپ ٹھیک فرماتے ہیں" — لیکن شیخ عبداللہ کے متعلق میں سختی سے کیوں نہیں لکھتا اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ بطور ایک اخبار نویس کے میں ملک کے متعلق اور ملک کے مسائل کے متعلق اپنی ذمہ داری کو سمجھتا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ملک کے آئین نے مجھے آزادی دی ہے۔ میں جو بھی چاہوں لکھ سکتا ہوں لیکن اس آزادی نے میرے اوپر یہ ذمہ داری بھی عائد کی ہے کہ میں جو کچھ لکھوں سوچ سمجھ کر لکھوں۔ اس خیال کو سامنے رکھ کر لکھوں کہ اس سے ملک کا کوئی مسئلہ زیادہ پیچیدہ نہ ہو۔ ناقابلِ حل نہ بن جائے — آزادی ایک حق ہے — لیکن اس حق کے ساتھ ساتھ میرے اوپر ایک فرض بھی عائد ہوتا ہے۔ اگر میں اس فرض کو فراموش کر دوں تو یقینی طور پر میں گناہ کروں گا — لیکن اس صاف اور سیدھی بات کو کچھ دوسرے بھائیوں نے نہیں سمجھا ہے۔ شیخ عبداللہ نے رنبیر سنگھ پورہ میں ایک تقریر کی۔ اس میں دو حصے تھے۔ ایک یہ کہ شیخ صاحب کے خیال میں کشمیر کی آئینی پوزیشن کیا ہونی چاہئے۔ دوسرا یہ کہ ہندوستان میں فرقہ پرستی موجود ہے۔ اس لئے کشمیر کا ہندوستان میں کلیتاً شامل ہونا منظور نہیں۔ جس دن یہ تقریر ہوئی اخباروں میں چھپی۔ اس کے دوسرے ہی دن شیخ صاحب نے دوسری بات کی تردید کی اور اعلان کیا کہ یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہ کہی تھی۔ بلکہ یہ کہا تھا کہ کچھ لوگ ایسی بات کہتے ہیں — اس کے بعد معاملہ ختم ہو جانا چاہئے تھا لیکن ایک ہفتہ سے اخبار تقریر کے اسی حصے پر بحث کر رہے ہیں۔ "الجمعیۃ"، "خلافت"، "القاسم" اور اسی قسم کے کچھ دوسرے اخبار فرماتے ہیں کہ — شیخ صاحب نے جو کچھ کہا وہ بالکل درست کہا — کچھ دوسرے اخبار شیخ صاحب کے سخت سست باتیں کہتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ انہوں نے جو کچھ کہا وہ بالکل غلط اور بیہودہ ہے — سوچ کر دیکھئے کہ یہ طرزِ عمل کیا ہے؟ شیخ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے فلاں بات سرے سے کہی نہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں یہ لوگ اسی بات پر بحث کر رہے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے نہیں کہا وہ درست ہے یا غلط؟ یقینی طور پر یہ اخبار نویسی نہیں ہے۔ ملک کے آئین نے ہمیں آزادیٔ تحریر کا جو حق دیا ہے۔ اس کا جائز استعمال نہیں ہے۔ شیخ صاحب نے جب کہہ دیا میں نے فلاں بات نہیں کہی تو ہمیں ان پر اعتبار کرنا چاہئے۔ لیکن ایسا کرنے کی بجائے ہمارے کچھ اخبار ان کی اس بات کو جو انہوں نے نہیں کہی درست ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کچھ دوسرے اخبار غلط ثابت کرنے کی۔ یہ عقلمندی اور فرض شناسی ہے تو میں سمجھ نہیں پایا کہ ناسمجھی اور بے تدبیری کس کا نام ہے؟ کچھ اخباروں نے یہاں تک کہنا شروع کر دیا کہ شیخ صاحب کی نیت اچھی نہیں۔ وہ فرقہ پرست ہیں اور پاکستانی ہیں۔ میں سمجھ نہیں پاتا کہ ایسی بیہودہ باتیں کہنے کا فائدہ کیا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ ایسی باتیں لکھنے سے چند اخبار زیادہ فروخت ہو جائیں اور کچھ ناسمجھ لوگ کہہ اٹھیں کہ "واہ! خوب لکھا ہے!" لیکن ملک کا کوئی مسئلہ تو اس سے حل ہونے والا نہیں ہے — ایک اخبار نے جس نے انتشار و اختلاف کی ہمیشہ پوجا کی ہے شیخ صاحب کے متعلق یہاں تک لکھ دیا کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ شیخ صاحب کو نہیں کرنا ہے نیشنل کانفرنس کو نہیں کرنا ہے — ہزاروں ...

... کر سکتے۔" — اور میں نے حیرت کے ساتھ سوچا کہ ان سطور کے لکھنے والے کا دماغ تو گھاس چرنے نہیں چلا گیا۔ آخر اسے کیا ہو گیا ہے؟ جذباتی طور پر یہ بات بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جذبات سے اوپر اصلیت کی دنیا میں ان الفاظ کی کیا حقیقت ہے؟ نیشنل کانفرنس کشمیر کی سب سے بڑی جماعت ہے۔ کشمیر کی آئین ساز اسمبلی میں نیشنل کانفرنس کے سوائے اور کسی بھی جماعت کا کوئی پرتی ندھی نہیں۔ ہم تسلیم کر چکے ہیں کہ کشمیر کی آئین ساز اسمبلی کو کشمیر کے مستقبل کے متعلق فیصلہ کرنے کا مکمل اختیار ہے۔ لیکن سب باتوں کو یک نگاہ نظر انداز کر کے فرما رہے ہیں کہ — "نیشنل کانفرنس کون ہے اور شیخ عبداللہ کون ہیں جو کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کریں" — نیشنل کانفرنس کے لیڈروں کو سمجھانے اور عقل و تدبیر کا راستہ دکھانے کی بجائے اگر ہم ایسی باتیں کرتے ہیں تو اس سے کوئی فائدہ ہونے والا ہے تو مجھے نظر نہیں آتا ہے۔ شیخ صاحب کو گالیاں دینے کر یا نیشنل کانفرنس کے لیڈروں کی چڑ اگر ہم کشمیر کو یا ہندوستان کو کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں ایسا سمجھنا سراسر لغو ہے۔ یہ اخبار نویسی نہیں ہے بدترین قسم کی موقع پرستی اور خود غرضی ہے۔ یہ لوگ بھول گئے ہیں کہ اخبار نویس کا کام لوگوں کو گمراہ کرنے اور ان کے جذبات کو بھڑکا کر صرف روپیہ کمانا نہیں ہے۔ دیش اور دیش کے مسائل کے متعلق سنجیدگی کے ساتھ سوچنا اور عوام کی درست رہنمائی کرنا ہے۔ روپیہ کمانا ہی انسان کی زندگی کا فرض ہو تو وہ بازاری عورتیں بہترین قسم کی انسان سمجھی جانی چاہئیں جو اپنے ضمیر کے ساتھ ساتھ اپنے جسم کو فروخت کر کے روپیہ کماتی ہیں —

لیکن ہندوستان کے کچھ اخباروں نے اگر بے تدبیری اور فرض ناشناسی کا ثبوت دیا تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ شیخ صاحب کیا کر رہے ہیں؟ اپنی سرینگر والی تقریر میں انہوں نے اخباروں کو اپدیش دیا کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں اور زیادہ سنجیدگی سے کام لیں۔ ان کا یہ اپدیش بالکل درست ہے۔ لیکن نہایت پیار سے ادب سے اور احترام سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو اپدیش وہ دوسروں کو دیتے ہیں اس پر خود عمل کیوں نہیں کر سکتے؟ وہ کشمیر کے وزیر اعظم اور سب سے بڑے نیتا ہیں۔ اپنی تقریروں کو وہ ایک بار شانتی سے بیٹھ کے پڑھیں اور دیکھیں کہ کیا ایسی تقریریں ایک وزیر اعظم کو کرنی چاہئیں تھیں۔ ان کا یہ کہنا کہ "ہم ہندوستان کو اپنا ان داتا تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ ہم روپے اور رکھشا کے بدلے اپنی آزادی فروخت کرنے کو تیار نہیں" — اگر سراسر جذبات پرستی نہیں تو اور کیا ہے؟ کس احمق نے انہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کشمیر کا ان داتا بننا چاہتا ہے؟ کس نے انہیں کہا ہے کہ وہ روپیہ اور رکھشا کے بدلے کشمیر کی آزادی خرید لینا چاہتا ہے؟ پنجاب، یو۔ پی۔ سی۔ پی۔ بمبئی اور دوسرے صوبے ہندوستان سے سہائتا لیتے ہیں۔ ان کی ہر مصیبت دیش کی مصیبت بن جاتی ہے۔ ان کی رکھشا کے لئے ہندوستان ذمہ دار ہے۔ ان کی بہتری کے لئے سارا ملک ذمہ دار ہے۔ لیکن کس میں جرأت ہے جو کہہ سکے کہ یہ صوبے ہندوستان کے غلام ہیں یا انہوں نے اپنی آزادی ہندوستان کے ہاتھ میں فروخت کر دی ہے؟ ہندوستان آخر ہے کیا؟ کوئی ایک آدمی نہیں۔ کوئی ایک علاقہ نہیں — بلکہ ان سبھی صوبوں، پرانتوں اور ریاستوں کا مجموعہ جو اس میں شامل ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی پرانت، کوئی بھی صوبہ، کوئی بھی ریاست کسی دوسرے کی غلام نہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ کشمیر بھی انہیں کی طرح ہندوستان میں شامل ہو۔ شیخ صاحب کو اگر یہ مشورہ پسند نہیں تو وہ اپنے لئے مختلف فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ہندوستان کو ضرورت ہوگی تو کشمیر کو اس کی شرائط کے ساتھ ہندوستان میں شامل کرے گا، نہ ہوگی تو ایسا کرنے سے انکار کر دیگا۔ ایک سیدھا سا آئینی سوال ہے یہ۔ اس کیلئے بازاروں میں مجمع لگا کر دوائیاں بیچنے والے حکیموں کی طرح تقریریں کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ ...

(صفحہ ... سے آگے)

... جب کہ حکم نہیں دے سکتے ...
... وہ چھیننا نہیں چاہتے لیکن شیخ ...
... فرض ہے کہ آزادی کے ساتھ ...
... پر عاید ہوتی ہے۔ انہیں محسوس ...
... کا فیصلہ رنبیر سنگھ پورہ یا جموں ...
... کی تقریروں سے کبھی نہیں ہوگا۔
... غلط طریقہ پر بچارنے سے بھی ...
... خاموش و چار اور سنجیدہ تدبر کی ...
... افسوس ہے کہ شیخ صاحب ...
... اس بات کو بھول گیا۔ انہیں اپنا ...
... دی تو یاد رہی۔ اپنا فرض ادا ...
... لئے میں کہتا ہوں —
... پھر — جس میں لیڈر و اخبار اپنی ...
... جائیں۔ (رنبیر)

Hindustan Times / 30-4-52.

FUTURE STATUS OF KASHMIR

Plea To Support Parishad's Stand

[By Our Staff Correspondent]

Mr N. C. Chatterjee, Vice-President of the Hindu Mahasabha, yesterday asked people to give their whole-hearted support to the Jammu and Kashmir Praja Parishad's stand over the question of the State's accession to India. He was speaking at a reception given to Pandit Prem Nath Dogra, Praja Parishad leader, in Delhi. Among those present were Mr and Mrs Kripalani.

It was an irony of fate, Mr Chatterjee said, that Pandit Dogra and the Parishad should be described in some quarters as hostile to India and friendly to Pakistan though they stood for full and unqualified accession of Jammu and Kashmir to India.

According to Mr Chatterjee, Sheikh Abdullah's utterances showed that the latter regarded India as an alien country even though the State had acceded to India in respect of defence, external affairs and communications. The stand taken by Sheikh Abdullah, he said, was inconsistent and had led to some confusion. Indians were, therefore, entitled to know clearly the constitutional position. He reminded ... Kashmir Premier that the ... u and Kashmir Constituent ...bly had not yet given its verdict on the issue, and it was only ... that the people of the ... ere given a free hand to ... destiny of the State.

...AL BILLS FOR ...IR ASSEMBLY

[... r Correspondent]

... ril 29.—Five official ... introduced in the ... the Kashmir Assembly in Srinagar on ...

... Excise (Amendment) ... to adopt more ... to curb illicit ... econd Bill, the ... (Amendment) ... nclude "air ... ted articles ... one month. ... the Kashmir ... ll seeks to ... nd dispo... d ensure ... ality and ... ustry on ...

... ills one ... co Ex... her re... ing powers ... ities.

(Overlapped clipping fragments: ... the ... amah ... wing ... eds of ... on—18 ... million ... ts and ... ith 11.2 ... ins. No ... ve such ... zing the ... area of ... th Bihar. ... execu... projects, ... ndak pro... their ... ce ... and famine ... easier ... materials ... South to ... ployment to ... derive maxi... the D.V.C., ... ory and other ... bridg... posed ...)

THE SMALL MOUTH

Sir,—"Chhota munh bari baten" (a small mouth but big talks) is a proverb which aptly fits me. While a small man that I am, I venture to say a word about Sheikh Abdullah's recent utterances and the criticism thereof in India. I do so in all humility but with all earnestness.

Charity towards our opponents and detractors often blunts the edge of their opposition. It is all the more necessary for us to practise charity towards those who are our acknowledged friends. Adverse comments, distrust or suspicion, put forward even in all honesty, is likely to alienate friends and so injure the common cause permanently. History abounds in such instances. So, let the patience, restraint and forbearance which the Indian Press has, on the whole, been showing towards Kashmir continue to be shown. Let us leave Sheikh Abdullah alone for the present. He may have his own reasons for his *modus operandi*. We may differ from him on how things may or may not be handled or in what and how a thing may or may not be said. But let us carefully weigh in the balance the psychological effect of our own words on others. Let our Prime Minister tackle the Sheikh in his own way. For sometimes a telescope on the blind eye can work wonders.—Yours, etc.,

SITA RAM.

Former High Commissioner in Pakistan).

...rut

... troops.—P.T.I.

UNION PRESIDENT'S ELECTION

Kashmir's Plans

From Our Staff Correspondent

SRINAGAR, April 29: Seventy-two members of the Kashmir Constituent Assembly and ten members nominated by the President to both the Houses of Parliament are to cast their votes for the Presidential election on May 2.

Three seats are being filled up by by-election presently but until results are gazetted, they are uneligible to vote.

The ballot box, weather conditions permitting, will be flown to Delhi on May 3 under armed escort. The consensus of opinion here indicates that all the 82 votes "en bloc" are ... in favour of Dr. Rajendra Pra...

... Meet

... D BE MOVED

Srinagar.

...om Our Staff Correspondent

SRINAGAR, April 29.

...rst Legislative Assembly elected on the ...lt franchise will hold its session here on ...nstituent Assembly Hall.

The Assembly will sit for almost one month and discuss and vote Budget grants, besides debating a few official and non-official Bills.

It is expected to be addressed by Yuvraj Karan Singh on the opening day. The Yuvraj's Address will outline the future policy of the State Government.

Members, for most of whom it will be the first experience of legislative work, are ignorant of even elementary parliamentary procedure and terms. They are, however, evincing keen interest in the affairs of their constituents and have given notice of over four hundred questions.

OFFICIAL BILLS

Our Jammu correspondent adds: In the forthcoming session of the Kashmir Legislative Assembly, five official Bills will be introduced. These Bills have been published in Government Gazette Extraordinary here.

First of these is the Jammu and Kashmir Excise (Amendment) Bill. Its objects and reasons state: "The incidence of traffic in illicit liquor has increased in recent years due to the presence of displaced population, a section of which, having no legitimate means of subsistence, has resorted to distillation and sale of illicit liquor. The presence of a large ... ther encourages the ... and nefarious activities. Government is alive to the baneful results of the practice on public health and morality and intends to put it down as far as possible by making the excise legislation more effective."

Second is the Jammu and Kash...

(Clipping pasted upside down:)

...nounced on Tuesday a ... quota of 75,000 bales of short staple cotton, in addition to the quotas of 177,000 bales already announced so far this year.

The new quota consists of 50,000 bales of Bengal Deshi, and 25,000 bales of Central India Deshi, C.P.—1 C.P.—11, and Oomra Deshi.

The maximum length of any cotton being exported under the last four categories must be 5/8 inch, ...

"Milap" 1.5.52.

شری چیٹرجی کی طرف سے شیخ عبداللہ اور پرجا پریشد کے تئیں ہند سرکار کی امتیاز سازی پالیسی پر نکتہ چینی

پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کے اعزاز میں منعقد تقریب میں تقریر۔ ہندوستان آئین کی دفعات متعلقہ سپریم کورٹ اور بنیادی حقوق کو کشمیر پر لاگو کرنے کا مطالبہ

نئی دہلی ۲۹ اپریل۔ جموں و کشمیر پرجا پریشد کے صدر پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کے سواگت میں منعقدہ تقریب میں تقریر کرتے ہوئے ہندو مہاسبھا کے اپ پردھان شری این۔ سی۔ چیٹرجی نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ پرجا پریشد کو کشمیر کی ہند سے غیر مشروط الحاق کی حمایت کے باوجود پاکستان کا دوست اور ہند کا دشمن کہا جاتا ہے۔ اس کے مقابلے میں حال ہی میں شیخ عبداللہ نے جن افسوسناک تقریروں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور انہوں نے یہاں تک کہا ہے کہ وہ کشمیر میں ہندوستانی آئین کو نافذ کرنے کی کوئی تحریک برداشت نہیں کریں گے۔ ان کا کوئی نوٹس نہیں لیا جاتا۔ شیخ عبداللہ ایک طرف یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہند کشمیر کے لئے بالکل پرایا ملک ہے۔ لیکن پر لتے ہیں کہ کشمیر تین بنیادی محکموں کے بارے میں ہند سے ملحق ہے یہ عجیب اور متضاد پوزیشن ہے۔ ہند کے لوگوں نے پارٹی امتیازات سے بالاتر ہو کر پنڈت نہرو اور شیخ عبداللہ کا کشمیر کے بارے میں پورا ساتھ دیا۔ ہر قسم کی مالی قربانی اور خون بہانے سے گریز نہ کیا۔ لیکن اب وہ جاننا چاہتے ہیں کہ ہند اور کشمیر کا واضح آئینی تعلق کیا ہے۔ شیخ عبداللہ کو کم از کم اپنی ذمہ داری کا احساس کر کے تقریریں کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے۔ اور یہ دیکھنا چاہیے کہ پاکستان

(باقی صفحہ ۶ پر)

(ملاپ کے نامہ نگار سے)

کشمیر آئین ساز اسمبلی کی ۳ خالی سیٹوں پر بھی نیشنل کانفرنس کا قبضہ متوقع

سرینگر ۲۹ اپریل۔ کشمیر آئین ساز اسمبلی کی تین خالی نشستوں پر بلا مقابلہ نیشنل کانفرنس کے قبضہ ہو جانے کا امکان ہے۔ یہ نشستیں اسمبلی کے تین ممبران کے ہند پارلیمنٹ کے لئے نامزد کئے جانے پر خالی ہوئی تھیں۔ ان تینوں نشستوں کے لئے ضمنی انتخابات کے لئے ۴ امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کروائے ہیں۔ ان حلقوں کے نام ہیں گنگن۔ امیرا کدل اور بڈگام۔ گنگن کے حلقہ سے نیشنل کانفرنس کے دو ورکروں نے کاغذات نامزدگی داخل کروائے ہیں۔ امید ہے کہ ایک امیدوار نام واپس لے لیگا۔

جموں کے انکم ٹیکس پریکٹیشنرز

"ملاپ" کی ایک گذشتہ اشاعت میں جموں کے انکم ٹیکس پریکٹیشنرز کے متعلق کچھ چھپا تھا اس سے غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب سے ریاست میں انکم ٹیکس کا محکمہ قائم ہوا ہے یعنی آج سے ۸ سال سے ہم اس وقت کے وزیر مالیات کی اجازت سے بطور انکم ٹیکس پریکٹیشنرز کام کرتے چلے آ رہے ہیں۔ چار پانچ سال کا عرصہ ہوا۔ جبکہ ریاست میں ایک نیا قانون نافذ کیا گیا۔ جس کے مطابق تمام انکم ٹیکس پریکٹیشنرز کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ لاء گریجویٹ ہوں۔ مگر جو شروع سے یہ کام کرتے آ رہے ہیں۔ ان پر اس قسم کا کوئی قانون حاوی نہیں ہوتا تھا۔ مگر اب عوامی راج کے وزیر خزانہ نے یہ حکم جاری کیا۔ کہ تمام انکم ٹیکس پریکٹیشنرز لاء گریجویٹ ہونے چاہئیں۔ اور جو شروع سے کام کرتے چلے آ رہے ہیں ان کا ٹیسٹ ہو گا چنانچہ ٹیسٹ ہوا۔ جس میں نہ تو ہمیں تیاری کے لئے وقت دیا گیا۔ اور پھر پرچہ بھی بہت مشکل تھا۔ اس پرچہ کو حل کرنے کے لئے بھی ہمیں وقت بہت کم دیا گیا۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ یہ پرچہ محکمہ انکم ٹیکس کے ملازمین بھی حل نہیں کر سکتے۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ محکمہ انکم ٹیکس میں ایسے آفیسر موجود ہیں۔ جو لاء گریجویٹ نہیں۔ ہم نے تو صرف حساب تیار کر کے پیش کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں تو لاء جاننے کی شاید اتنی ضرورت نہیں ہوتی مگر جنہوں نے فیصلہ کرنا ہوتا ہے وہ بھی لاء نہیں جانتے ہیں۔ اور اس پر انہیں ترقیاں مل رہی ہیں۔ ۱۰ سکھ پیکس ہائی کورٹ میں ابھی تک ایسے وکلاء ہیں۔ جو لاء گریجویٹ نہیں ہیں۔ اگر ان کو ہائیکورٹ میں پیش ہونے کی اجازت ہے۔ تو ہمیں نہ معلوم کیوں بے روزگار کیا جا رہا ہے۔ ان ہائیکورٹ کے وکلاء کا کوئی ٹیسٹ نہیں ہوا۔ اور پھر ہندوستان . . . . کے قانون کے مطابق ہمیں اجازت ہونی چاہیے۔ کہ ہم بطور انکم ٹیکس پریکٹیشنرز کام کر سکیں کیونکہ ہم عرصہ ۸ سال سے یہ کام کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم نے وزیر خزانہ اور ڈپٹی وزیر خزانہ سے درخواست کی ہوئی ہے۔ دراصل ہمیں تب تک یہ کام کرنے کی اجازت اس لئے نہ دی [illegible] نیشنل کانفرنس کارکنوں کو جو لاء گریجویٹ [illegible]

Hind Smachar Jullundhur.
D/ 1.5.52

کشمیر کے متعلق ہند سرکار کا رویہ بالکل صحیح اور مناسب ہے

ملایا کے نیشنلسٹ لیڈر کی تقریر

پاکستان نے بالکل اُلٹ تصویر پیش کی تھی۔ اب میرے خیالات بدل گئے ہیں

کوالالمپور ۲۹ اپریل۔ ملایا کے نیشنلسٹ لیڈر مسٹر جعفر جو حال ہی میں کشمیر کا دورہ کرنے کے بعد واپس آ گئے ہیں نے یہاں پر ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے متعلق ہند سرکار اور شیخ عبداللہ کا رویہ بالکل صحیح اور مناسب ہے۔ اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر جعفر نے کہا کہ پاکستان نے کشمیر کے متعلق بالکل اُلٹ تصویر پیش کی تھی۔ اور کشمیر جانے سے پہلے میرے یہ خیالات تھے۔ شیخ عبداللہ اور کشمیری عوام سے بات چیت کرنے کے بعد ان میں بھاری تبدیلی ہو گئی ہے نیشنلسٹ لیڈر نے مزید کہا کہ کشمیر سرکار نے تھوڑے سے عرصہ میں بہت اہم کام کئے ہیں۔ سب سے اہم دو باتیں ہیں۔ کاشتکاروں کے نام زمین کا منتقل کیا جانا اور قرضدار کاشتکاروں کی قرضہ کی ادائیگی میں امداد دینا۔

آخر میں مسٹر جعفر نے یہ اُمید ظاہر کی کہ کشمیر کے مرحلہ کا پر امن حل تلاش کر لیا جائیگا۔

یکم مئی ۱۹۵۲ء

باغ و بہار

کشمیر کا دھرم ارتھ فنڈ

پیون سانگ سے لیکر لارنس تک تمام سیاحوں اور مورخوں نے ریاست جموں و کشمیر کو مندروں کا ملک اور "دیو بھومی" قرار دیا ہے۔ کشمیر کے مندر پٹھانوں کے عہد حکومت میں ویران ہو گئے تھے لیکن جموں پرانت میں یہ مندر آج بھی موجود ہیں۔ ان میں سے کئی بہت قدیم ہیں۔ اور کچھ مہاراجہ گلاب سنگھ اور ان کے جانشینوں کے تعمیر کئے۔ اور یہ کوشش کی کہ جموں کو شمالی ہندوستان کا کاشی بنا دیا جائے۔

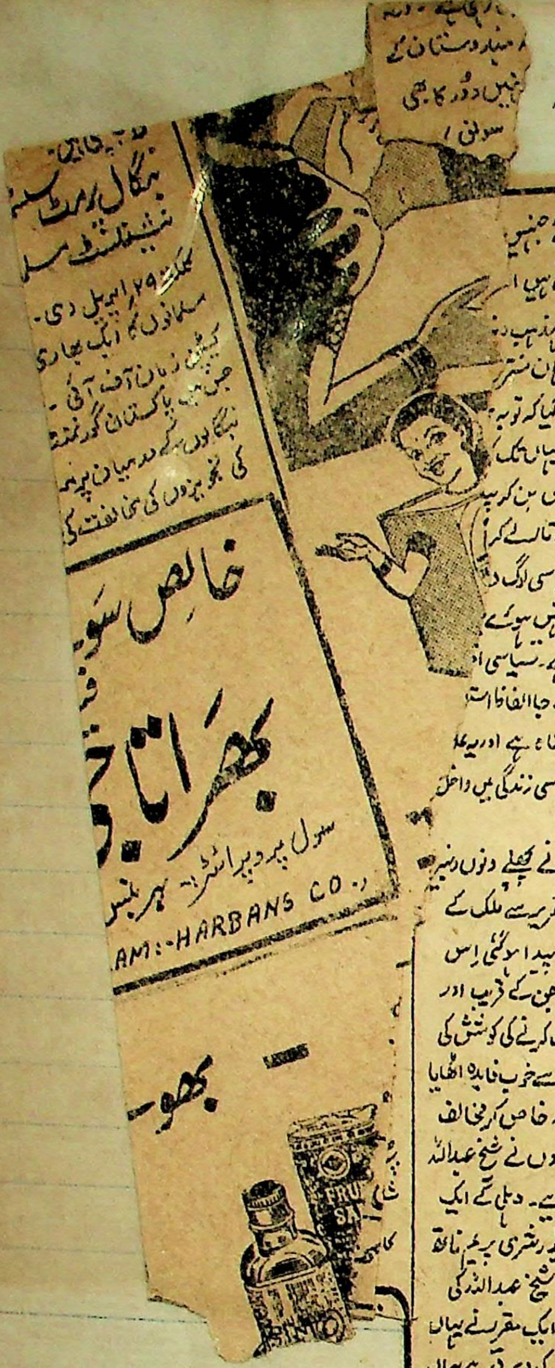
مفید ادارے

ان مندروں کے ساتھ کئی مفید ترین ادارے ملحق ہیں۔ جموں

باغ و بہار ——— بقیہ صفحہ ۳

م ارتھ فنڈ کی وہی حیثیت ہے۔ جو پنجاب میں
د وارہ فنڈ کی ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے
دھرم ارتھ کی ایک پائی تک سیاسی اغراض کے
خرچ نہیں ہو سکتی۔ جس طرح کانگریس نے ہندوستان
مذہبی اوقاف میں کوئی مداخلت نہیں کی کشمیر میں
مک استھانوں کے متعلق نیشنل کانفرنس کا رویہ
سے مختلف نہیں ہونا چاہئے۔

Dated 1.5.52



جواہر لال کے ہاتھ کیسے مضبوط ہونگے

اگرچہ میں دل سے یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس نازک گھڑی میں کشمیر کے مسئلے پر بحث کرنا بے سُود ہے مگر شیخ صاحب کو مخلصانہ مشورہ دینا بھی بُرا نہیں اس لئے کہ کشمیر کا مسئلہ ہم نے ہمیشہ اپنی زندگی اور موت کا مسئلہ سمجھا۔ میں تو یہ سوال پُوچھتا ہوں کہ اگر ہندوستان کے ساڑھے چار کروڑ مسلمانوں کو ہندوستان سے وفادار رہنے پر کوئی اعتراض نہیں تو کشمیر کو اس میں کیا خطرہ نظر آتا ہے؟ ہندوستان سے مشروط الحاق کرنے سے پنڈت جواہر لال اور ان کے سیکولرازم کو کیونکر مضبوطی ملے گی۔ میں نے لالہ پنڈی داس جی کی اپیل "تیج" میں پڑھی تو میرے دل سے "پنڈی داس زندہ باد" کی آواز نکلی۔ ان کا یہ کہنا درست ہے کہ لیڈر ڈرا نہیں کرتے۔ آپ کیوں خائف ہیں کہ اگر نہرو جی کو کچھ ہو گیا تو کشمیر کے مسلمانوں کا کیا بنے گا؟ شیخ صاحب! اللہ خیر کرے گا جس خدا کو آپ نے اس تقریر میں اپنے اور حاضرین کے درمیان ڈالا ہے وہی سب کی حفاظت کرے گا اور کشمیر کے غیر مشروط الحاق سے ہندوستان میں وہ فضا پیدا ہوگی جس کے لئے آپ ہمیشہ خواہشمند رہے ہیں اور کوئی تعجب نہیں کہ اس سے ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات بھی بہتر ہو جائیں۔ اس لئے آؤ اور یک جان دو قالب بن جاؤ تاکہ ہندوستان کا بچہ بچہ پکار اٹھے ؎

من تو شدم تو من شدی۔ من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں۔ من دیگرم تو دیگری

ایچ۔ ڈی۔ یٹین بازار ڈیرہ دون

ایک مخلصانہ اپیل

سیاسی لوگ بہت ظالم ہوا کرتے ہیں۔ سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لئے نیک انسانوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ محب الوطنوں کو بدنام کر دیتے ہیں! انسانیت کے خدمت گذاروں پر تہمتیں لگانے سے گریز نہیں کرتے اور سچائی کی منزل کی طرف بڑھنے والوں کا دل توڑ دیتے ہیں۔ مہاتما گاندھی نے دیش کی آزادی کے لئے اپنے جیون کا بلیدان دے دیا جس مہاپُرش کی برسوں کی تپسیا کا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر ملکی حکمران ہندوستان کو چھوڑ کر چلا گیا،

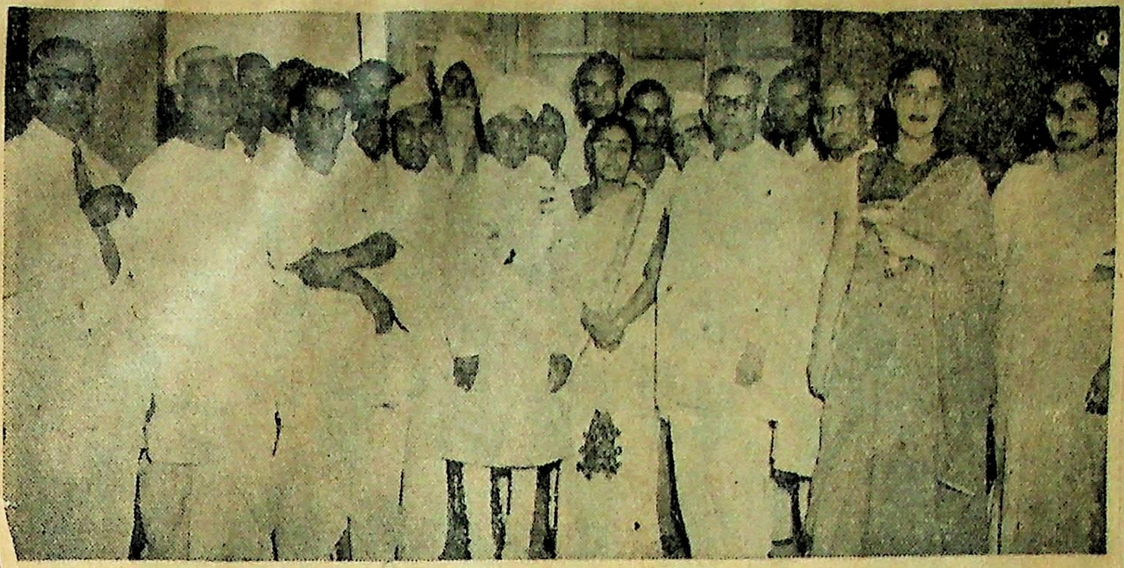
سیاسی حریفوں نے اُن کے لئے کیا کچھ الفاظ استعمال نہ کئے۔ باپو زندہ تھے تو ہمیں دہلی کے بڑے بڑے جلسوں میں انہیں ہندوستان کا سب سے بڑا دشمن کہا گیا۔ فرقہ پرستوں کی مجلسوں میں انہیں "غدار" کہا گیا۔ مر جانے کے بعد دشمن کو بھی معاف کر دیا جاتا ہے لیکن راشٹریہ پتا کو شہید ہو جانے کے بعد بھی معاف نہ کیا گیا انتخابات کے دنوں میں آپ کہ کیسے وہ الفاظ استعمال کئے گئے جنہیں سن کر سر ندامت سے جھک جاتے ہیں۔ دیش کے نیتا ایشیا کے رہنما اور دنیا کے سب سے بڑے انسان بھارت کے پردھان منتری جواہر لال نہرو پر اسقدر کیچڑ اچھالا گیا کہ توبہ۔ سیاسی مخالفوں نے سب کچھ کہا۔ یہاں تک کہ "پنڈت نہرو ہندوؤں میں کنس بن کر بیٹھا ہے اور جن سنگھ بھگوان کرشن کا اوتار لے کر ان کے ناس کرنے کے لئے آیا ہے"، غرضیکہ سیاسی لوگ اُس نیتا کا لحاظ کرنے کو بھی تیار نہیں ہوئے جو ہندوستان میں ایک فرشتہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ سیاسی اختلاف کوئی بُری بات نہیں ہوتی۔ لیکن بے جا الفاظ استعمال کرنا سیاسی ہی نہیں بلکہ اخلاقی گناہ ہے اور یہ علت بدقسمتی سے ہمارے دیش کی سیاسی زندگی میں داخل ہو چکی ہے۔

کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے پچھلے دنوں رنبیر سنگھ پورہ میں ایک تقریر کی اس تقریر سے ملک کے سیاسی حلقوں میں کچھ غلط فہمی پیدا ہو گئی اس کے بعد کشمیر کے نیتا نے لغف درجن کے قریب اور تقریریں کیں اور پوزیشن کو صاف کرنے کی کوشش کی لیکن سیاسی مخالفین نے اس سے خوب فائدہ اٹھایا چاروں طرف سے لیڈروں نے اور خاص کر مخالف اخبار نویسوں اور فرقہ پرست لیڈروں نے شیخ عبداللہ کے خلاف بڑھ چڑھ کر بیان دئیے۔ دہلی کے ایک جلسہ میں جو پرجا پریشد کے لیڈر شری پریم ناتھ ڈوگرہ کی موجودگی میں کہا گیا کہ "شیخ عبداللہ کی زبان سے ظفر اللہ بول رہا تھا"، ایک مقرر نے یہاں تک کہا "کشمیر رشیوں اور منیوں کی دھرتی ہے یہاں پر شیطانوں کو حکومت کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی"

سنجیدہ اخبار نویسوں نے سنجیدگی اور تحمل سے بحث کی لیکن فرقہ پرستوں نے شیخ عبداللہ پر "پاکستانی ایجنٹ" ہونے کا الزام لگایا اور اتنا کچھ کہہ گئے الا کہ شاید ان الفاظ کی تلخی کو مٹتے مٹتے عرصہ لگ جائے گا۔ مجھے شیخ عبداللہ کی صفائی میں کچھ نہیں کہنا۔ مجھے تو شیخ صاحب سے کبھی ملنے کا بھی اتفاق نہیں ہوا۔ میں تو ملک کے ایک اخبار نویس کی حیثیت سے عرض کرنا چاہتا ہوں شیخ عبداللہ کو اتنا کچھ کہنے والے ذرا سوچیں اس تلخ کلامی سے ملک کو فائدہ ہوگا کیا اس سے کشمیر کا مسئلہ جلدی حل ہو سکیگا یا مزید پیچیدہ ہو جائے گا کیا اس سے ملک کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط نہ ہوں گے کیا اس سے ملک کا مقصد مجروح نہ ہوگا؟

شری پریم ناتھ ڈوگرہ کی ذات میں جو لوگ کشمیر کا نیا لیڈر کھڑا کرنا چاہتے ہیں ذرا ٹھنڈے دماغ سے سوچیں کہ کیا کشمیر کی ۸۰ فی صدی مسلمان آبادی شری ڈوگرہ کی رہنمائی میں ہندوستان میں شامل ہونے

Praja Parishad Chief Entertained



The President of the Jammu and Kashmir Praja Parishad, Mr. Prem Nath Dogra (garlanded) photographed with Mrs. Sucheta Kripalani and Hindu Mahasabha Leaders, at a reception in New Delhi on Tuesday.

"Tej" D/1.5.52.

کشمیر کا ہندوستان کے ساتھ مالی الحاق کیا جائے

شیخ عبداللہ کو اپنی پوزیشن واضح کرنی چاہیئے۔ لالہ گردھاری لال آنند کا بیان

جموں (تیج) (نامہ نگار، بذریعہ تار) چیمبر آف کامرس کے پردھان لالہ گردھاری لال آنند نے آج یہاں بتایا کہ اس وقت کشمیری عوام کو جو مشکلات درپیش ہیں۔ ان سب کا واحد علاج ہندوستان کے ساتھ کشمیر کا مالی الحاق ہے۔ یہ خیال کرنا بالکل غلط ہے۔ کہ کشمیر ہندوستان کی امداد کے بغیر ایک دن بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ کشمیر ہندوستان پر انحصار رکھتا ہے۔ اس کے اقتصادی ذرائع ایسے نہیں ہیں کہ وہ مستقبل میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے۔ ہر موسم سرما میں ہزاروں کشمیری اپنی روزی کمانے کیلئے ہندوستان جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کیلئے کشمیر میں کوئی کام نہیں ہوتا۔ اگر وہ بیٹر کشمیر میں نہ آئیں اور ریاست کی اقتصادی حالت دگرگوں ہو جائے۔ سٹیٹ نے اپنے اقتصادی ذرائع کی ترقی کے لئے ہندوستان سے دس کروڑ روپیہ قرض لیا ہوا ہے۔ جبکہ اس کا اپنا بجٹ ہمیشہ خسارے کا ہوتا ہے۔ شیخ عبداللہ کا یہ بیان کہ کشمیر تجارت۔ فوج اور مالی لحاظ سے ہندوستان پر انحصار نہیں رکھتا۔ غلط اور حقیقت سے بعید ہے۔ کشمیر کی لکڑی اور لاکھوں روپیہ کا سامان ہندوستانی مارکیٹوں میں بک رہا ہے [illegible] کو پچھلے چار سال میں جو آمدنی ہوئی ہے۔ ہندوستان کی امداد سے ہوئی ہے۔ شیخ [illegible] بیانوں سے بیوپاریوں کو بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ اور اگر انہوں نے اپنی [illegible] تو حالات اور بھی بگڑ جائیں گے۔ کیونکہ ہندوستانی بیوپاری کشمیر کو [illegible]

[illegible] ہندوؤں کو ہٹنے کیلئے مجبور [illegible]

KASHMIR

According to a P. T. I. report published in "The Tribune" issue of April 22, Mr. P. Kodanda Rao opined in course of a speech at Ambala that there was much to be said in support of a territorial exchange whereby East Bengal comes to India and Kashmir goes to Pakistan.

Whatever one may say about the academic value of the suggestion,

28,000 ft. the individual bore at one place varying from 300 to 500 feet. Latest rotary boring machine imported from U.S.A. was employed. Thick and continuous belts of coarse sand and gravel were met at very many places, indicating good water-bearing stratum, which was fully borne out by the discharge from tube-wells.

Tube-wells had been constructed with different types of strainers; only recently a new type of strainer was imported from Germany. Most of the tube-wells needed digging up to a depth of 250 feet only. There are areas where shallow tube-wells or percolation wells could be set up for providing water for irrigation purposes. Spring levels had been determined all over the site. In certain places water was found flowing at the ground level and the spring level increased as one travelled to the north towards the hills.

Out of the total of 80 tube-wells required for the scheme, 15 had already been constructed and the aggregate discharge of these wells was 1,75,000 gallons per hour. This out-turn was enough [illegible]

"Delhi Express" 8/4.5.52

Hindustan Times

Repercussions Of Sheikh Abdullah's Speeches

ACCESSION PROBLEM APPEARS IN NEW LIGHT

SRINAGAR.

THE repercussions of Sheikh Abdullah's speeches, which are pregnant with dangerous possibilities, will be felt in India and Pakistan and the rest of the world. These may have a vital bearing on the ultimate solution of the Kashmir problem.

As was expected, Pakistan and its friends are exploiting the unfortunately worded utterances of the Kashmir Premier. Whatever one may say about his speeches, one has got to admit that these have disturbed the complacency of the people concerned by focussing attention on the implementation of the State's accession to the Indian Union.

The question which is on everyone's lips here and which may never be satisfactorily and completely answered is: what was the provocation for the outspoken speeches which are replete with accusations, doubts and misgivings?

To arrest the deterioration in the relations between Delhi and Srinagar, Sheikh Abdullah, I understand on good authority, was called to Delhi for talks last week. He is reported to have put forth some excuse which, in political circles, is being interpreted as a polite refusal.

HAZRATBAL SPEECH

The political importance of Sheikh Abdullah's speech at Hazratbal, delivered on Friday, following Miraj-i-Alam (the anniversary of the Enlightenment of the Prophet) eclipsed its human and religious significance. The meeting was a huge affair. Nearly two lakhs of people from Srinagar and other parts of the Valley had gathered at Hazratbal, on the picturesque banks of Dal Lake, five miles from Srinagar. The mosque in Hazratbal enshrines a hair of the Prophet.

A large number of people had come from Anantnag, which is next to Srinagar only in population. When they got back home, they found that a fire had engulfed over three hundred and fifty houses in the town.

Anantnag, a fair-sized town, has just one small pump which, I am told, is generally out of order. The town should be equipped with an efficient fire-fighting service. This is one of the duties Government owes to people living in wooden hovels and shacks. Four fire-engines, rushed from Srinagar, controlled the fire. The Prime Minister, and the Deputy Prime Minister, accompanied by a senior Government official, visited the scene of the tragedy.

GRAHAM REPORT

Since the United Nations Representative for Kashmir, Dr. Graham, in his third report, has not put forth any new proposal except that he wants the Plebiscite Administrator to be associated with him in the last stages of demilitarisation, the attitude of Government here will not change.

Bureau in New Delhi on Wednesday issued the following press note:

"It has been brought to the notice of the Jammu and Kashmir Government that a statement attributed to Sheikh Abdullah, Prime Minister of Jammu and Kashmir, is alleged to have been circulated to Indian newspapers on April 28 by R. C. Raina [illegible] to the Minist[illegible] and [illegible] Secretary [illegible] Prime [illegible]ter of Jammu Kashmir.

"The statement and the endorsement are complete fabrications issued with malicious intent by persons who obviously do not have the interest of India and Kashmir at heart."—P.T.I.

SHORT-TERM PLAN FOR KASHMIR

Early Implementation

Mr. Ahsanullah, Kashmir Trade Commissioner in Delhi, said in a broadcast from All India Radio on Tuesday that as a result of the Kashmir Government's measures the economic position of the State had improved considerably and was continuing to improve.

He said a short-term plan for th economic development of the the economic development of the would be implemented by the people of the State, assisted by the people and the Government of India.—P.T.I.

"Ajit" D/ 3.5.52

کشمیر ہمیشہ ہند میں شامل رہیگا۔ بخشی غلام محمد کا اعلان

اکیلا کشمیر پاکستان کے جارحانہ ارادوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا

سرینگر ۲ مئی: جموں و کشمیر کے اب پردھان منتری بخشی غلام محمد نے اگلے روز سرینگر میں بیان کیا کہ کشمیر نے ... طاقت ہند اور کشمیر کو ایک دوسرے ... کے پورے موافق تھا ... ہیں کشمیر کے ... اس سے متعلق ایک سوال کا جواب ... بخشی غلام محمد نے کہا کہ ایک چھوٹا سا ملک جس ... طاقت نہیں ہے۔ اپنے آپکو محفوظ نہیں ... خاص کر اس حالت میں جبکہ ایک پڑوسی ملک ... معاندانہ رہا ہے۔ بخشی غلام محمد نے بیان ... ہندوستانی عوام کی ہمدردی دوستی اور امداد ہمیشہ ... ہے۔ اگر کشمیری عوام پاکستان کے ساتھ شامل ہوتے ... امداد بھی دیکھتے ہوتے۔ (باقی پیشت پر)

کشمیر کی آئینی

معاصر ریاست کے ایڈیٹر صاحب آج کل لوگوں کو کشمیر کی آئینی پوزیشن سمجھا رہے ہیں اور انہوں نے گذشتہ دو سالوں کے دوران میں آئینی واقفیت کا جو ذخیرہ اپنے ذہن میں اکٹھا کیا ہے۔ اُسے بڑی تیزی کے ساتھ اُگل رہے ہیں آج کے پرچہ میں انہوں نے پھر نکتہ آرائی کی ہے اور "اجیت" کا ایک اقتباس غلط نقل کر کے اس پر ایک فرضی بحث شروع کی ہے۔ اور ہمیں کم عقل اور کم علم بتایا ہے۔ ہم نہیں کہنا چاہتے کہ ہمدرد صاحب کو اردو بھی ٹھیک طرح پڑھنی نہیں آتی۔ ہم نے "اجیت" میں حسب ذیل سطور لکھی تھیں "لہذا ہمیں کشمیر کے مسئلہ پر بحث کرتے وقت دفعہ ۳۷۰ یا Instrument of accession کو پیش نظر نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ آئین ساز اسمبلی کے اختیارات کو مدِ نظر رکھنا چاہیئے۔ جو کُلی طور پر خود مختار رہا کی ہے۔ اور جس کے فیصلے آخری فیصلے ہوں گے"۔ پتہ نہیں ہمدرد صاحب نے ان الفاظ سے یہ کس طرح سمجھ لیا۔ کہ ہم دفعہ ۳۷۰ اور Instrument of accession کو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں۔ انہوں نے غالباً اس جگہ لفظ یا کے معنی یعنی کے نکالے ہیں۔ حالانکہ اس جگہ یا کے معنی اور کے ہیں۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہمدرد صاحب اُردو پڑھنے میں آئندہ احتیاط سے کام لیں گے۔ انہوں نے نہ صرف اسے غلط سمجھا ہی ہے بلکہ اپنے اخبار میں اقتباس درج کرتے وقت وہ یا کا لفظ ہی حذف کر گئے ہیں تاکہ ناظرین کو گمراہ کر کے ہماری کم فہمی کا ثبوت دیا جا سکے۔ ہاں تو مطلب یہ کہ ہم دفعہ ۳۷۰ اور Instrument of accession کا فرق ہمدرد صاحب کی نسبت بہتر سمجھتے ہیں مثال کے طور پر ہمدرد صاحب اپنے اخبار میں لکھتے ہیں کہ "جب حکمران اپنی ریاستوں کو پاکستان یا ہندوستان میں شامل کرتے تھے تو کچھ محکمے وہ مرکز کو دے دیتے تھے۔ جس دستاویز کے ذریعے یہ محکمے مرکز کو دیئے جاتے تھے۔ اس دستاویز کا نام Instrument of accession ہے" ہمدرد صاحب کی مذکورہ بالا وضاحت بالکل غلط ہے Instrument of accession اس دستاویز کا نام ہے۔ جس کے ذریعہ کوئی ریاست ہندیا پاکستان میں شامل ہوتی تھی۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اس دستاویز میں یہ ذکر بھی ہوتا تھا۔ کہ فلاں

فلاں محکمے مرکز کو دیئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ ایک ثانوی بات تھی۔ دستاویز کا اصلی مقصد ریاست کو ہندیا پاکستان میں شامل کرنے کا معاہدہ کرنا ہے۔ اس جگہ لفظ accession کے معنی ہی شمولیت اور Instrument of accession وہ دستاویز جس کے ذریعے کہ ریاست کس ملک میں شامل ہوگی۔ یہ بحث ذرا غیر ضروری ہے۔ لیکن ہمدرد صاحب کو سمجھانے کے لئے ضروری ہو گئی ہے۔ آگے چل کر ہمدرد صاحب لکھتے ہیں کہ "جو محکمے اس دستاویز کے ذریعہ مرکز کو دیئے جاتے ہیں۔ ان پر تو مرکز کا کنٹرول ہو جاتا ہے اور باقی محکموں کے متعلق پوزیشن یہ ہوتی ہے۔ کہ جو سٹیٹ گورنمنٹ محکمہ دینا چاہے دے دیتی ہے مذکورہ بالا پوزیشن بالکل غلط ہے۔ اصل پوزیشن یوں ہے۔ کہ اس دستاویز کے ذریعہ جو محکمے ریاستوں نے مرکز کو دے دیئے۔ ان پر مرکز کا کنٹرول ہو گیا۔ لیکن باقی محکموں کے متعلق آئین کی دفعہ ۲۳۸ اور ۲۶۹ اور دیگر متعلقہ دفعات کے ماتحت مرکز کو یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ کہ کون کون سے محکمے ریاستوں کے پاس رہیں۔ اور کون سے مرکز کے پاس یہ کسی ریاست کی مرضی پر نہیں چھوڑا گیا۔ کہ وہ کون سا محکمہ مرکز کو دے یا نہ دے۔ خیر یہ تو غیر ضروری بحث تھی۔ اب ذرا اصل موضوع کی طرف بھی آیئے۔ ہمدرد صاحب لکھتے ہیں "یہ اسمبلی اس لئے بنائی گئی تھی۔ کہ تین محکمے جو ہندوستان کو دیئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی سارے معاملات ایسے ہیں۔ جن کے متعلق ریاست والوں نے اپنا آئین بنانا ہے" یہ ٹھیک ہے کہ ریاست والوں نے باقی معاملات کے متعلق اپنا آئین بنانا ہے۔ اور آئین ساز اسمبلی آئین بنائے گی۔ لیکن آئین ساز اسمبلی کا سب سے بڑا مقصد ریاست کے مستقبل کا فیصلہ کرنا ہے۔ اسمبلی صرف کشمیر کے اندرونی معاملات کے متعلق آئین بنانے کے لئے قائم نہیں کی گئی۔ بلکہ ریاست کے الحاق کا فیصلہ کرنے کے لئے بھی قائم کی گئی ہے جہاں تک تین محکموں کا تعلق ہے وہ آئین ساز

اسمبلی نے مرکز کو ... کشمیر کی گورنمنٹ نے ... کو ابھی اس کے متعلق ... فیصلہ کا تعلق سا ... وہ اسمبلی کا آزاد ... ہیں۔ کہ ایک د ... شامل ہو گئی اسے ... accession ... ریاست کشمیر ... ہندوستان میں ایک ... اب اسے کوئی حق ... ہونے کا فیصلہ کر ... نہیں معلوم کہ جب ... یا معاہدے کا ... کشمیر سرکار کی ...

"Veer Bharat" Amritsar Delhi D/3.5.1952

کشمیر کے بٹوارے کا چرچا

شیخ عبداللہ کے من میں کیا ہے۔ یہ وہی جانتے ہیں۔ لیکن جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ اس سے جنتا یہی سمجھتی ہے کہ شیخ صاحب کے سوچنے کا ڈھنگ بدل گیا ہے۔ بھارت سرکار نے ان سے تمام معاملات میں بھارت سے الحاق کرنے کا مطالبہ نہیں کیا۔ اس کے باوجود انہیں یہ اعلان کرنے کی ضرورت آ پڑی ہے کہ کشمیر آزاد رہے گا۔ جہاں تک مالی معاملات سے بھارت کے ساتھ ملحق ہونے کا تعلق ہے۔ شیخ صاحب کو شاید یہ بھی پسند نہیں کیونکہ اس صورت میں ان سے کسٹم وغیرہ کی آمدنی چھن جائے گی۔ جو غریب جنتا کی جیب سے حاصل کی جاتی ہے۔ شیخ عبداللہ پاکستان میں شامل ہونے کے خواہشمند ہیں۔ یہ ہم نہیں کہتے۔ لیکن آج وہ کم از کم اس پہلی سی محبت کا اظہار نہیں کرتے۔ جس کا ڈھنڈورہ ان کی ہر تقریر میں ہوتا تھا۔ اب انہوں نے اخبارات کی نکتہ چینی کا بہانہ کر کے بالکل الٹے جذبات کا اظہار شروع کر دیا ہے۔ آخر ان کے طرز عمل میں اس تبدیلی کا کوئی سبب بھی تو ہونا چاہیے۔

ایک سبب یہ ہو سکتا ہے کہ بھارت کا ودھان منظور کرنے سے انہیں بلا معاوضہ زمینیں ضبط کرنے کا حکم واپس لینا پڑے گا۔ اور اسے وہ اپنی خودکشی سمجھتے ہیں۔ یہ بات سمجھ میں آ سکتی ہے۔ لیکن کیا وہ بھارت سے صاف نہ کہہ سکتے تھے۔ کہ زمینوں کو نیشنلائز کرنے کے معاملہ میں تم ہم سے بہت پیچھے ہو۔ اس لئے کشمیر کے اقتصادی انقلاب کی موٹر کار کو ہم دھیمی رفتار سے چلنے والے بھارتی چھکڑے کے ساتھ نہیں باندھ سکتے۔ اس کے برعکس وہ دوسری ہی باتیں کہہ رہے ہیں۔ وہ لداخ اور جموں دونوں کو چھوڑ جانے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ کشمیر کو تنہا اور آزاد چھوڑ دیا جائے۔ دوسری طرف مانچسٹر گارڈین یہ کہہ رہا ہے کہ ڈاکٹر گراہم کو ناکامی ہوئی ہے۔ اگر وہ اسے کامیابی میں نہ بدل سکے۔ تو تقسیم کے سوا کوئی دوسرا راستہ باقی نہ رہ جائے گا۔

تقسیم کا چرچا آج شروع نہیں ہوا۔ بلکہ اس کی گونج پہلے سے فضا میں موجود ہے۔ صحیح یا غلط طور پر بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اب شیخ عبداللہ نے بھارت کی بجائے اپنی امداد کے لئے برطانیہ اور امریکہ کی طرف دیکھنا شروع کر دیا ہے۔ لیکن تقسیم کی پرانی تجویز کیا تھی؟ یہ کہ وادی کشمیر۔ جموں صوبہ کا ایک بڑا حصہ اور لداخ بھارت کے ساتھ رہیں۔ اور مظفر آباد۔ میرپور کے ضلع اور شہر کو چھوڑ کر پونچھ کی جاگیر اور گلگت پاکستان کو دے دیا جائے۔ اگر شیخ عبداللہ اینگلو امریکن بلاک کی بات مان لیں تو تقسیم کی نئی صورت یہ ہوگی۔ کہ پاکستان کے پاس پاکستانی علاقہ رہے گا یعنی گلگت میرپور اور مظفر آباد کے ضلعے پاکستان میں ہوں گے۔ لداخ تبت یا بھارت سے رشتہ جوڑے گا۔ اور جموں کانگڑہ کا سب ڈویژن یا ہماچل پردیش کا حصہ بن کر رہے گا۔ رہی کشمیر کی وادی۔ بعض علیحدگی پسندوں کو خوش کرنے کے لئے یہ کہہ دیا جائے گا۔ کہ وادی کشمیر ایک آزاد ریاست بن کر رہے گی۔ اور شیخ عبداللہ وہاں سیاہ و سفید کے مالک ہوں گے۔ علاوہ ازیں ایک بفر سٹیٹ کے طور پر کشمیر کی یہ چھوٹی سی آزاد ریاست بھارت۔ پاکستان۔ چین اور اینگلو امریکن بلاک چاروں سے فائدہ اٹھائے گی۔ لیکن اس چھوٹی سی ریاست کے لئے ایک بڑی دقت یہ ہے کہ وہ آزادانہ طور پر اپنے ڈیفنس کے قابل نہیں ہو سکتی۔ البتہ کسی وقت مختلف قوموں کی رقابتوں کے نتیجہ کے طور پر تیسری بڑی جنگ کا میدان بن سکتی ہے۔ جن لوگوں کو ایران کا حشر معلوم ہے ... حصے سے کشمیر کے آزاد کئے جانے کی تجویز پر خوش نہیں ہو سکتے۔ اس صورت میں

وہ بہرحال ایک یا دوسرے بلاک کے ساتھ رہے گا۔ اور جس بلاک کا ساتھ دینے سے وہ انکار کرے گا۔ اسی کی آنکھ کا کانٹا بن جائے گا۔ ہم چاہتے ہیں کہ شیخ صاحب ٹھنڈے دل سے صورت حالات پر غور کریں۔ اور کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالیں جو نہ صرف بھارت اور کشمیر کے درمیان بلکہ سارے ایشیا میں تلخیاں پیدا کرنے کا باعث بن جائے۔ (دیر تیج ملتانی)

"Hindustan Times" D/3-5-52

KASHMIR'S TIES WITH INDIA

Controversy Regretted

SRINAGAR, May 2.—Addressing a May Day meeting in Srinagar last night, the Deputy Prime Minister of Kashmir, Bakshi Ghulam Mohamed, said the people of the State could never be separated from the rest of India. He said there was no greater friend of India than Sheikh Abdullah.

Communalists and saboteurs, Bakshi Ghulam Mohamed said, were trying to sow seeds of dissension, but this should never be countenanced. He said certain elements in India were doing a disservice to India and Kashmir by imputing statements and views to Sheikh Abdullah that were not his. In doing so, Bakshi Ghulam Mohamed said, they were not only hurting the sentiments of millions of Indians, but also the sentiments of Sheikh Abdullah's followers in Jammu and Kashmir.

Kashmir's special position, he said, had been conceded not only in the Instrument of Accession, but also in India's Constitution. There was no room for confusion or controversy about this.

U.N. MEDIATION

Referring to the U.N. mediation efforts in Kashmir, Bakshi Ghulam Mohamed said Kashmiris were not in the least perturbed over how interested world Powers proposed to tackle the Kashmir problem. They knew their destiny was in their own hands. As far as Dr Graham was concerned, Kashmiris did not mind his visiting this country once again, if he chose to. But he made it clear their fundamentals stand on the question of accession would remain unaltered.

Bakshi Ghulam Mohammed dwelt at length on Indo-Kashmir relationship and said: "I wish to make it clear that dream of those communal elements who demand the application of the entire Indian Constitution to Kashmir will never materialize. Kashmir has acceded to India only in respect of three subjects, namely, Defence, Communications and Foreign Affairs. We are free to shape our destiny, so far as the other [illegible] are concerned."

[illegible] has known [illegible] more than [illegible] and sincere [illegible] people. Why [illegible] round suddenly [illegible] to him, [illegible]

[illegible] make it [illegible] break the [illegible] between Kashmir and India.

He also [illegible] the land reforms [illegible] and said Kashmir [illegible] given a lead to [illegible] respect. "What [illegible] today other [illegible] tomorrow."

[illegible] Mohammed appealed to the Indian Press and leaders to respect the sentiments of Sheikh Abdullah and write and speak about Kashmir after due deliberation and in the best interest of India and Kashmir."—U.P.I.

"Tribune" D/3-5-52

Accession To India Irrevocable, Says B. Ghulam Mohd.

(From Our Own Correspondent)

SRINAGAR, May 2. — Bakshi Ghulam Mohammed, Kashmir's Deputy Premier, said here last night that nothing could separate Kashmir from India. Addressing a May Day rally, he said: "If the present unfortunate controversy over Kashmir's position had done anything it has only brought us closer to India than ever before. All interested attempts to draw Sheikh Abdullah away from India, the land of Gandhiji and Pandit Nehru are bound to fail. There is no greater friend of the Indian people than Sheikh Abdullah."

He went on to say: "Kashmir has acceded to India only in defence, foreign affairs and communications, and so far as the rest of subjects are concerned, it is free to decide her destiny in whatever way she pleases. No one can doubt or question Kashmir's freedom to decide her internal affairs. Some interested elements in India and Jammu are wrong if they think that they can force Kashmir to accede to India in subjects other than the three subjects in which she has already acceded. Kashmir's special position has been clearly laid down in the Instrument of Accession. There is no reason why some quarters should raise a controversy at this stage."

He asserted it was wrong on the part of anybody to think that they "can bring down Sheikh Abdullah. We will never permit our leader to be brought down. We will always stand by him."

He said that Kashmir had transferred land to tillers without paying any compensation to landlords and claimed that land would be transferred to tillers all over India and "Kashmir lead would be followed."

U.P.I. adds: Referring to U. N. mediation efforts he said Kashmiris were not perturbed over how interested world powers tackled the Kashmir problem. They knew their destiny was in their own hands. Kashmiris, he said did not mind if Dr. Graham visited the State again, but he should know that fundamental stand on the question of accession would remain unalter-

"Milap" D/3.5.52

شرارت سے بچو

۳۰ اپریل کے روز دہلی کے اخباروں کے دفتروں میں ایک دلچسپ کھیل ہوا تقریباً سبھی دفتروں میں شیخ عبداللہ کا ایک بیان پہونچا جو شروع سے آخر تک پاکستان کی حمایت میں تھا۔ اور جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ کشمیر کا مستقبل پاکستان کے ساتھ ہے۔ ہندوستان کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ بیان مبینہ طور پر شیخ صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے بھیجا گیا تھا اور اس پر ہدایت تھی کہ اسے فوراً چھاپا جائے۔ کچھ اخباروں کے ایڈیٹروں نے اس بیان کو پڑھا تو ان کے دل میں شبہ ہوا کہ اتنا ضروری بیان اور اسے کسی نیوز ایجنسی نے کیوں نہیں بھیجا؟ کشمیر سرکار کے انفارمیشن بیورو نے کیوں ارسال نہیں کیا؟ شیخ صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری نے پہلے کبھی کوئی بیان نہیں بھیجا۔ اس بار ہی انہیں ایسا کرنے کی ضرورت کیوں پڑی؟ شک کے پیدا ہوتے ہی کچھ ایڈیٹروں نے بھارت و کشمیر کے انفارمیشن آفیسروں سے پوچھا۔ انفارمیشن آفیسروں نے سرینگر سے پتہ لیا۔ شیخ صاحب سے بھی دریافت کیا تو پتہ لگا کہ نہ تو شیخ صاحب نے کوئی بیان دیا ہے نہ ان کے سیکرٹری نے کوئی بیان بغرض اشاعت کسی اخبار کو بھیجا ہے۔ ابھی یہ اطلاع انہوں نے دہلی کے ایڈیٹروں کو دی اور یہ بیان چھپتے چھپتے رہ گیا۔ دہلی کے علاوہ اور کسی جگہ کے اخباروں کو بھی یہ بیان بھیجا گیا یا نہیں۔ اس کی ابھی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی آدمی یا گروہ نے منظم طریقہ پر یہ سازش کی۔ اور یہ سازش اگر سپھل ہو جاتی تو بھارت و کشمیر دونو جگہ ہیجان پیدا ہو جاتا۔ شرارت کرنے والے کون ہیں یہ ہم کہہ نہیں سکتا۔ خود دہلی میں ایک ایسا گروہ ہے۔ جو کھلم کھلا پاکستان کے حق میں پروپیگنڈا کرتا ہے اور جس کے خلاف بھارت سرکار نے آج تک کوئی ایکشن لینا مناسب نہیں سمجھا۔ پرجا پریشد کے ان لیڈروں کو تو ہمارے رہنما فرقہ پرست کہہ کر کوس سکتے ہیں جو بر ملا ہندوستان سے کشمیر کے مکمل الحاق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ان کے خلاف کشمیر سرکار کا قانون بھی حرکت میں آسکتا ہے۔ فوج اور پولیس بھی استعمال ہو سکتی ہے۔ جیلوں کے دروازے بھی کھل سکتے ہیں۔ اور یہ کہہ کر کھل سکتے ہیں کہ ان لوگوں کی سرگرمیوں سے پاکستان کو فائدہ پہونچتا ہے لیکن جو لوگ کھلم کھلا پاکستان کے حق میں پروپیگنڈا کرتے ہیں ان کے خلاف کبھی کوئی قدم اٹھانے کی نہ بھارت سرکار نے کبھی ضرورت سمجھی ہے نہ کشمیر سرکار نے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ شرارت اسی گروہ نے یا اس کے کسی آدمی نے کی ہو لیکن شرارت کرنے والا چاہے کوئی بھی ہو اسے اگر یہ شرارت کرنے کی جرأت ہوئی تو اس لئے کہ پچھلے کئی دنوں سے ایک طرف شیخ عبداللہ نے اور دوسری طرف کچھ ہندوستانی اخباروں نے کشمیر کے متعلق قطعاً غلط اور غیر دانشمندانہ رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ ہمارے کچھ اخبار اس بات کو بھول گئے ہیں کہ کشمیر ہندوستان کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔ ہمارا قومی وقار اس کے ساتھ وابستہ ہے۔ ایک حد تک ہمارے ملک کا امن اور چین بھی وابستہ ہے وہ بھول گئے ہیں کہ کشمیر کے معاملہ میں ہمیں کافی متانت سنجیدگی اور تدبر سے کام لینا ہے۔ اس کے متعلق کوئی بھی ایسی بات نہیں کرنی ہے جس سے یہ مسئلہ زیادہ پیچیدہ ہو۔ انہوں نے فراموش کر دیا ہے کہ آزاد دیش کے اخباروں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ انہیں اخبار بیچنے اور سنسنی پیدا کرنے کے سوائے اور باتوں کے متعلق بھی سوچنا ہوتا ہے۔ انہیں کی طرح شیخ صاحب بھی اس بات کو بھول گئے ہیں کہ آئینی پیچیدگیاں جذباتی تقریروں سے حل نہیں ہوتیں۔ جب بھر وہ پبلک سپیکر رہے اب بھی اسی طرح باتیں کر رہے ہیں اور اس بات کو فراموش کر بیٹھے ہیں کہ حکمران اور وزیر اعظم کی کوئی ذمہ داری بھی ہوتی ہے۔ جسے زیادہ سنجیدگی زیادہ متانت اور زیادہ تدبر سے کام لینا ہوتا ہے۔ اس کے ہر لفظ کی قیمت ہوتی ہے وقعت ہوتی ہے۔ ان کے اس بات کو بھول جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج کچھ لوگوں کو جرأت ہوئی کہ وہ ان کا نام لے کر سازش کر سکیں ... اخباروں کو دھوکہ دینے کی کوشش کر سکیں

(...سے آگے)

...کو سمجھ نہ سکیں۔ اور درست ساتھ
...سمجھنا ہوگا کہ ہم خود ہی اپنے مارگ
...ہے ہیں۔ **زنبیر**

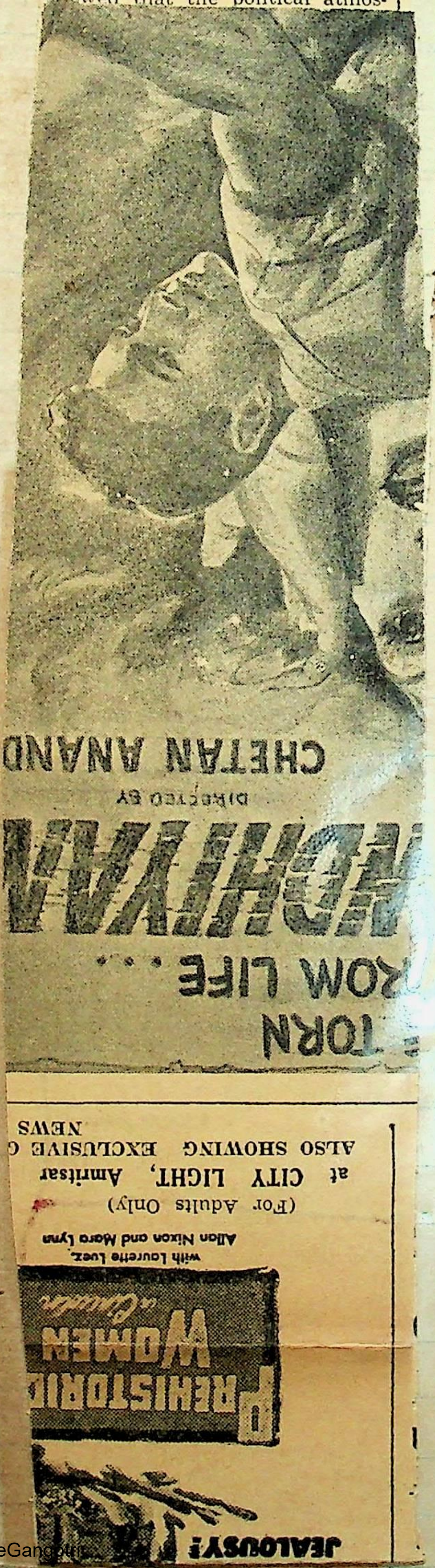
...تی۔ جموں و کشمیر سرکار نے نظم و نسق کے
...لئے کیبل سے یکم اپریل سے جو آسامیاں
...ہیں۔ ان کے متعلق اب پتہ چلا ہے کہ
...منسٹریٹو افسروں کی آسامیاں ختم کر
...تمام کام ڈپٹی کمشنر ہی کیا کریں گے۔
...دفتروں کے تحصیلداروں کی آسامیاں
...یا (نامہ نگار)

6/5/52 The Sun[day]

"ABDULLAH OPPOSED TO DOMINATION BY INDIA"

"Times" Advises Pakistan To Be Patient

LONDON, May 1.—Today's "London Times" said that the latest report to the Security Council by Dr. Graham, United Nations mediator in Kashmir, showed that the political atmos-



The Hindustan Standard
D/ 4-5-52

Kashmir Assembly To Meet On May 5

From Our Staff Correspondent

SRINAGAR, MAY 3.—The Kashmir Constituent Assembly will meet here on May 5 as the State's first wholly elected Legislature, it is learnt. The session will continue up to June 3 according to present indications and there will be twenty working days.

On the opening day Yuvaraj Karan Singh will address the House and on the following day his address will be discussed and a resolution of thanks will be moved on it. The budget for the next financial year will be presented by the Finance Minister on May 7 and the Finance Bill will also be introduced.

From May 8 to May 11 non-official resolutions will be moved.

There will be general discussion on the Budget on May 12 and from May 19 discussions on various grants will begin.

The National Conference has maintained its strength of 75 members in the Assembly as all the three seats fallen vacant due to election of three members to the Indian Parliament, have gone to the Conference as candidates.

BETTER CHANCES OF ACCORD ON KASHMIR

Times Advice To U.N. Council

LONDON, MAY 2.—The "London Times" yesterday said the latest report to the Security Council by Dr. Graham, showed that the political atmosphere was apparently becoming less unfavourable to a compromise.

"Outside Kashmir, tension between India and Pakistan has relaxed; with the withdrawal of units to peace-time stations, the risk of an outbreak of hostilities has been lessened".

One thing the Security Council must avoid is another full-dress debate now on Kashmir, the paper said.

"Such a discussion will tempt India and Pakistan to endanger the slowly improving situation by raising all the old charges and counter-charges.

"Pakistan may press for formal consideration of this latest report because she has now accepted all the 12 points in Dr. Graham's programme of demilitarisation and regards this as a suitable opportunity to accuse India of deliberate procrastination and to call for the imposition of sanctions.

"Yet, if Pakistan is not to lose the considerable amount of sympathy which she has won for her view of the Kashmir dispute, she would be well-advised to be patient.

"Since the cease-fire agreement of 1949, both sides have made substantial reductions of the forces then in Kashmir territory, but they are still far apart in their views on the size of forces which each should keep there.

NEW FACTOR

"The new factor, however, is the evidence that the Kashmiris, increasingly impatient at the way in which [illegible] has been bandied abo[illegible] theo[illegible]

The Hindu

THE HINDUSTAN TIMES

KASHMIR FACED WITH DANGERS

Sheikh Abdullah's Warning

SRINAGAR, May 3.—Sheikh Abdullah declared yesterday Kashmiris would never renounce "those principles by which they have stood in the past."

Addressing a large gathering at Hazratbal, the Kashmir Premier warned the people to guard against the machinations of communal elements within and outside Kashmir, "who are trying to spread confusion and inflame communal passion."

"The goal of the National Conference," he added, "has been to achieve complete freedom for 40 lakh Kashmiris, irrespective of caste or creed and to preserve their honour and dignity. There are Muslim and Hindu communalists who do not like Hindus and Muslims working hand in hand and are, therefore, trying their best to sow the seed of disruption in our ranks." He added: "I am sure Kashmiris will defeat communalists' purpose,"

Sheikh Abdullah expressed gratification that the Indian Press and leaders had "realized" that his stand was correct. "If my Ranbirsinghpura speech had been referred to me before its publication for ascertaining its accuracy, an unhappy situation in Indo-Kashmir relationship would have been averted."

He added: "Kashmir is faced with many dangers and I hope the people outside will realize the difficult situation in which I am working."

Concluding, Sheikh Abdullah exhorted Kashmiris not to do anything "which would create difficulties for me" and said "follow one leader, one organization, and one programme, and your efforts will be crowned with success."

Sheikh Abdullah referred to the "forged document" pertaining to a statement issued by him and bearing the forged signature of his private secretary which was circulated to newspapers in Delhi on Thursday last.

He said: "This so-called statement was such as would have created widespread confusion and estrangement in Indo-Kashmir relations. The fact that such an attempt was made shows there are elements at work who can go to any extent to achieve their nefarious purpose."

Sheikh Abdullah thanked those newspapermen and newspapers who had taken care to check up the authenticity of the statement "thus enabling us to kill this mischief."—U.P.I.

WATE[illegible]

JAMMU[illegible] Jammu ar[illegible] shortage. [illegible] city's wa[illegible] Many peo[illegible] water sel[illegible] their rate[illegible]

"Milap" D/4-5-52

شیخ عبداللہ کا فرضی بیان چھپوانے کی سازش میں کوئی ڈپلومیٹک چال ہے

ہند سرکار نے اس واقعہ کی مکمل تحقیقات کرنے کی ہدایات جاری کر دیں

نئی دہلی ۲۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ۲۸ اپریل کو شیخ عبداللہ کے پرائیویٹ سیکرٹری شری [illegible] کے جعلی دستخطوں سے دہلی کے سرکردہ اخبارات کو وزیر اعظم جموں و کشمیر کا جو نام نہاد بیان بھیجا گیا تھا۔ اس میں کوئی ڈپلومیٹک ہاتھ کام کر رہا ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ ہند سرکار نے پولیس کے محکمہ انٹیلیجنس کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس واقعہ کی پوری چھان بین کریں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس فرضی بیان پر شیخ عبداللہ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے دستخط اور روانگی نمبر وغیرہ سب کچھ بڑے اچھے طریقے سے درج تھا۔ اس بیان میں کچھ اس قسم کی غیر ذمہ دار باتیں تھیں جنہیں دیکھنے کے بعد اخبارات کو یہ شک پیدا ہو گیا کہ شیخ عبداللہ جیسے ذمہ دار آدمی اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ باتیں نہیں کر سکتا۔ اخبارات نے اس کے متعلق کشمیر انفارمیشن بیورو سے پوچھا اور انفارمیشن بیورو نے سرینگر فون کیا جہاں [illegible]

درست راستے پر

کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے پچھلے دنوں جو تقریریں کیں ان کے متعلق ہندوستان کے کچھ مسلم اخبارات نے شروع شروع میں بالکل غلط رویہ اختیار کیا۔ انہوں نے سمجھا کہ شیخ صاحب کی آڑ لے کر وہ اپنے دل کی بھڑاس نکال سکیں گے۔ لیکن مقام شکر ہے کہ ان میں سے کم سے کم ایک اخبار کو اب درست راستہ دکھائی دیا ہے — یہ ہے بمبئی کا "خلافت"۔ اپنے ۳۰ اپریل کے پرچے میں اس نے لکھا ہے:

"یہ ضرور کہنا پڑتا ہے کہ شیخ عبداللہ کشمیر کے مسئلہ میں غیر ضروری جوش و خروش سے کام لے رہے ہیں۔ اگر کشمیر جیسے پیچیدہ مسئلے میں جذباتی رو سے کام لیا جائے اور سکون دماغی کے ساتھ اس کے مختلف پہلوؤں پر غور نہ کیا جائے تو اس قسم کی غلطی اور بے احتیاطی پیدا ہو جاتی ہے۔ شیخ عبداللہ کی حالیہ تقریر سے کشمیر کے مسئلہ میں ان کی پوزیشن کے متعلق کچھ اور غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں جو اگر بروقت اور مناسب طریقے سے رفع نہ کی گئیں تو ہو سکتا ہے کہ حکومت ہندوستان اور حکومت کشمیر کے تعلقات پر ناگوار اثر پڑے۔"

کاش! کہ شیخ صاحب ان الفاظ کو پڑھ سکیں اور دیکھ سکیں کہ دنیا میں ہر جگہ تقریروں کی ضرورت نہیں ہوتی اور ہر مسئلہ بھی جذباتی تقریروں سے حل نہیں ہوتا۔ [illegible]

کشمیری عوام اپنے اصولوں کو کسی بھی قیمت پر چھوڑنے کیلئے تیار نہیں شیخ عبداللہ کا اعلان

فرقہ پرست عناصر کی سرگرمیوں کیخلاف شیخ عبداللہ کا کشمیری عوام کو کڑا انتباہ

سرینگر ۲ مئی۔ ریاست جموں اور کشمیر کے وزیر اعظم شیخ محمد عبداللہ نے آج حضرت بل میں ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ کشمیری عوام ان اصولوں کو ہرگز خیرباد نہیں کریں گے جن پر وہ ماضی میں کاربند رہے ہیں۔ شیخ عبداللہ نے لوگوں کو یہ انتباہ کیا کہ وہ ریاست کے اندر اور ریاست کے باہر فرقہ پرست عناصر [illegible] دل سے محتاط رہیں جو کہ فرقہ وارانہ منافرت اور [illegible] نے کو پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا [illegible] نے جو آزادی حاصل کی ہے۔ وہ بلا امتیاز مذہب [illegible] لاکھ کشمیری عوام کیلئے ہے۔ آپ نے کہا کہ فرقہ پرست ہندو [illegible] انوں کو پریم سے رہتے نہیں دیکھ سکتے۔ اور وہ ہم میں [illegible] کا بیج بونے کی کوشش کر رہے ہیں۔

[illegible] کامل و دھان کشمیر پر لاگو کروانے والوں کا خواب پورا نہ ہوگا

کشمیر کے اپ پردھان منتری بخشی غلام محمد کی تقریر

دفاع، رسل و رسائل اور امور خارجہ کے سوا تمام معاملات میں آزادی

سرینگر ۲ مئی۔ کل شام یوم مئی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ریاست جموں و کشمیر کے اپ پردھان منتری غلام محمد نے اعلان کیا کہ ریاست کے عوام کو ہندوستان سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے شیخ محمد عبداللہ سے بڑا ہندوستان کا کوئی دوست نہیں ہے۔ اس نازک موقع پر ہر شخص کو تقریر کے لفظوں کو اچھی طرح تولنا چاہیئے۔ بخشی غلام محمد نے کہا کہ فرقہ پرست اور تخریب پسند انتشار کا بیج بونا چاہتے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہونے دیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں چند [illegible] عبداللہ سے بیانات اور خیالات منسوب کر کے ہندوستان کی خدمت نہیں کر رہے۔ فرقہ پرست نہ صرف لاکھوں ہندوستانیوں کے جذبات کو مجروح کر رہے ہیں، بلکہ وہ جموں کشمیر میں شیخ عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کے جذبات کو بھی مجروح کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کو خاص حیثیت نہ صرف الحاق کے سمجھوتہ میں بلکہ بھارتیہ ودھان میں بھی دی گئی ہے اس لئے غلط فہمی یا بحث کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ کشمیر اور الحاق کی سبھا کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کو اس بات کی کوئی چنتا نہیں ہے کہ فرقہ پرست عالمگیر یا تنگ کشمیر کے مسئلہ کو کس طرح حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی قسمت ان کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ بخشی غلام محمد [illegible]

[illegible] محمد کی تقریر (صفحہ ۱ سے آگے)

[illegible] کا تعلق ہے اگر وہ ٹھیک بار [illegible] کشمیریوں کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے

اپنی تقریر میں کہا ہے کہ میں یہ واضح کر دینا [illegible]

Deficit Of Rs. 1.42 Crores In Kashmir Budget

7/5/52 The Times of India

INCOME-TAX TO BE RAISED TO LEVEL IN REST OF INDIA

From Our Staff Correspondent

SRINAGAR, May 6.

PRESENTING the Budget to Kashmir's first elected Legislature, the State's Finance Minister, Mr. Girdharilal Dogra, disclosed a deficit of Rs. 141.75 lakhs, including 134.64 lakhs, for 1952-53.

Estimated receipts, he said, would be Rs. 466.03 lakhs, against an expenditure of Rs. 607.78 lakhs.

The income-tax and the super-tax are to be raised by about 10 per cent. to bring them at par with those provided for in the Indian Finance Act (1951-52). B[illegible] other fresh levy is propos[illegible]

To meet the deficit left over after the increased receipt [illegible] higher income-tax rates, [illegible] Dogra said, funds had yet [illegible] found. Money was also neede[illegible] finance capital works in progre[illegible] and for important projects [illegible] proved by the Planning Department.

CENTRAL LOAN SOUGHT

He disclosed that negotiations to get a sizeable loan from the Central Government were in progress and a supplementary Budget may be expected later to meet urgent demands.

The receipt estimates, Mr. Dogra said, would be about Rs. 16 lakhs more than the revised estimates of last year in spite of a fall in revenue. As a result of the general slump, a drop of almost Rs. 15 lakhs was feared in customs revenue. Gross increases and decreases

Continued on page 7, col. 6

The Kashmir budget for 1952-53 completes the process of bringing the State income-tax rates in line with those prevailing in India. Yet the disproportionate dependence on indirect taxes that fall heavily on the people still exists. For the leeway to be made up could not be done overnight. But the progress already effected against heavy odds is remarkable. Kashmir is perhaps the only State in India, that spends less on police than on education. Other nation-building departments in Kashmir and Jammu also are better provided for than in most other States. The electric and irrigation departments, for instance, received in the revised estimates, 13 and 12.8 per cent of revenue respectively. No other State Government in India could point out that in six years' time they increased the allocation for irrigation nearly twenty-four times. The budget reveals yet another achievement of the State Government. The transport service built up with a view to putting a curb on black-marketing and profiteering has proved a success. It has not only returned the money invested but owns today considerable assets. This success of a State service in [illegible] Kashmir and Jammu [illegible]s beyond doubt that the [illegible] of personnel is not [illegible] to State management o[illegible]

"Hindustan Standard."

Hindusthan Standard

SECULAR IDEAL WELL ROOTED IN KASHMIR

Yuvraj's Address To State Assembly

[From Our Correspondent]

SRINAGAR, May 5.

YUVRAJ KARAN SINGH in his address to the State's Legislative Assembly here today observed that the "secular ideal has taken firm roots in our land and Kashmir stands as a living symbol of communal harmony and concord."

He prayed that the Assembly by its fruitful labours may succeed in doing positive and substantial good to the country.

This is the first session of the Legislative Assembly, the Constituent Assembly having converted itself into a legislative body by an official announcement.

In his 1,500-word speech, Yuvraj Karan Singh reviewed the achievements of the Sheikh Abdullah Government which "in pursuit of its ideal of social and economic justice are faithfully translating the urge of the people to build up a State in which the common man irrespective of caste or creed has the fullest op[...]



Yuvraj K. Singh

Assembly, the Yuvraj said: "As soon as conditions returned to normal it became possible for the people of the State to bring into existence a sovereign body in the shape of a constituent assembly. This body will pronounce its final decision on the vital problems affecting the future of the State."

The Yuvraj said in the course of the review that "a far-reaching change is taking place in the entire economic fabric of our society during the last few years." He mentioned in particular land reforms and said the Constituent Assembly by its recent decision decreeing non-payment of compensation to expropriated landlords had saved the cultivator from an "unwarranted drain on his meagre resources."

The Yuvraj's address was received with applause. Mr Mir Qasim, Chief Parliamentary Secretary, then moved the resolution of thanks for the address and the motion was seconded by Sardar Harbans Singh Azad.

After this the House adjourned till tomorrow when the resolution [...] discussed.

جموں میں ٹریڈ ایمپلائز ایکٹ

جب سے جموں میں ٹریڈ ایمپلائز ایکٹ نافذ ہوا ہے دکانداروں پر سخت پابندیاں عائد ہو گئی ہیں۔ وقت مقررہ پر دکانیں کھولو اور وقت مقررہ پر بند کرو۔ اگر ذرا وقت میں جلدی یا دیر ہو گئی تو انسپکٹر صاحب فوراً آ دھمکتے ہیں۔ کہ کیوں ایکٹ کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ ہم لوگ اپنی دکانوں کے ملازموں کو بھی ایکٹ کے مطابق تمام سہولیات اور رعایتیں دیتے ہیں۔ کیونکہ انسپکٹر صاحب چیکنگ کرتے رہتے ہیں۔ اور ہمیں ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے کی جرأت ہی نہیں ہوتی انسپکٹر صاحب نے اس وقت تک سختی ہی چالان کئے ہیں۔ اس لئے دکانداروں پر ان کا ایسا دبدبہ ہے کہ کوئی بھی شخص ایکٹ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ مگر بعض دکانوں کے ملازمین ناجائز سہولیات مانگتے ہیں۔ اور ایکٹ کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے انسپکٹر صاحب سے درخواست ہے کہ وہ جہاں دکانداروں کی ہر وقت نگرانی کرتے



"The Times of India" D/ 6-5-52

SECULARISM IN KASHMIR

Regent's Address To State Assembly

From Our Staff Correspondent

SRINAGAR, May 5: Inaugurating the State Legislative Assembly here today, Yuvraj Karan Singh, Regent of Kashmir, said that secularism had taken "firm roots in our land and Kashmir stands as a living symbol of communal harmony and concord."

This is the first session of the Legislative Assembly, the Constituent Assembly having converted itself into a legislative body by an official annoucement.

In his 1,500-word speech Yuvraj Karan Singh reviewed the achievements of the Sheikh Abdullah Government which "in pursuit of its ideal of social and economic justice are faithfully translating the urge of the people to build up a State in which the common man irrespective of cast of greed has the fullest opportunity for self-development."

The Regent then detailed progress made by Sheikh Abdullah's administration during the last four years, and narrated achievements in agriculture, rehabilitation, irrigation, trade, transport, electricity, water works, food, roads, rural development and education.

Regarding the Constituent Assembly, the Yuvraj said that it was a sovereign body which will pronounce the final decision on vital problems affecting the State's future.

Referring to the Constituent Assembly's decision not to pay compensation for expropriated land, the Yuvraj said that it saved cultivators from unwarranted drain on their meagre resources.

He paid a tribute to the Indian Army whose help and sacrifice had made possible restoration of law and order after Pakistan's invasion in 1947.

After the Yuvraj's departure, the Chief Parliamentary Secretary, Mr. Qasim, moved a motion of thanks which will be debated on Wednesday.

INDO-KASHMIR RELATIONS

Sh. Abdullah's View

From Our Staff Correspondent

SRINAGAR, May 5: "Indo-Kashmir relationship is not a personal matter which all should understand, because the cementing bond between the two is unity of ideals and till that remains no one can separate Kashmir from India," said the Kashmir Premier, Sheikh Abdullah, this evening bidding farewell to Kashmir members of Parliament.

Sheikh Abdullah said that the Kashmir problem, whose solution was vital to India, should not be weighed in financial or material terms but on a higher level of ideals and principles. This aspect of the problem will be explained by the State's representatives in Parliament.

REFUGEES FROM PAK-HELD AREAS

Plea For Allotment Of Land In Jammu

From Our Own Correspondent

JAMMU, May 5: According to knowledgeable circles, the fate of over 12,000 displaced persons from the Jammu and Kashmir State, now staying in the Relief Camp at Yol (Punjab) run by the Government of India, is still in the balance. Divided into two categories, there are in all 234 refugee families belonging to the liberated areas of the State and 3,645 families from the Pak-occupied territory.

Although more than three years have passed since the cease-fire agreement, it is not clear as to what exactly stands in the way of their rehabilitation. About the refugees from the other side of the cease-fire line, the Government of India is learnt to have decided to rehabilitate most of them in Alwar, Bhopal and other places. Many of them have already been sent to these stations.

However, there are many more wishing to settle down in their home-State. The State Government also appears to welcome as many of them as possible for rehabilitation locally. It is stated that 658 refugee families from Poonch and 225 families from Bhimber are being sanctioned allotment of lond in Rajouri and Ramgarh areas respectively.

Meanwhile several representatives of the refugees sent to Alwar have come to Jammu to seek ways and means of returning to the State. It seems that these refugees have not been able to cope with the conditions of life in Alwar. Their representatives intend to approach the Indo-Kashmir Joint Rehabilitation Board here for allotment of land in the State.

Yuvraj Thanked For Address

KASHMIR ASSEMBLY ADOPTS MOTION

From Our Staff Correspondent

SRINAGAR, May 6: The Kashmir Legislative Assembly today unanimously adopted a motion thanking the Yuvraj for his Address to the Assembly. During the debate on the motion, many members said the Address, though it covered land reforms the Constituent Assembly and the development of the State, was not comprehensive. They complained it did not touch on the "mishandling of the Kashmir problem by the U. N." and the "international conspiracy" to partition the State, and on attempts to rob the Constituent Assembly of its sovereignty.

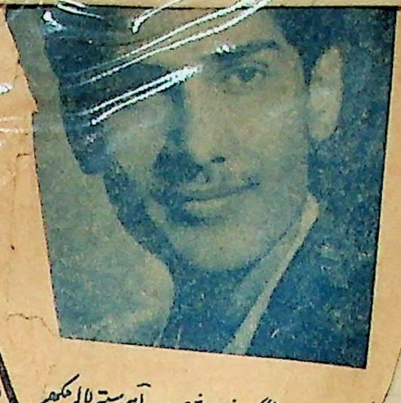
The Development Minister, Mr. Sham Lal Saraf, commending the Address, said Kashmir had adopted the secular ideal because the people had faith in it. They considered no sacrifice too great to uphold it, he said.

Mr. Rampiara Saraf, from Jammu, complained that the Yuvraj had departed from the usual procedure by not mentioning his Government's future policy.

جموں و کشمیر پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی میں پھوٹ کی خبریں

ورکنگ کمیٹی کے ایک ممبر شری شیو رام گپتا کا بیان

جموں ۵ مئی ۔ آل جموں و کشمیر پرجا پریشد کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر شری شیو رام گپتا ایک بیان [illegible] کہ سٹیٹسمین اور ٹائمز آف انڈیا میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں ۔ کہ پرجا پریشد کے ہائی کمانڈ میں [illegible] سراسر غلط اور شر انگیز ہیں ۔ پرجا پریشد کا ورکنگ کمیٹی ہی کیا ۔ دوسری صفوں میں بھی [illegible] ہے ۔ وہ شاید کسی اور سیاسی پارٹی میں ہو ۔ [illegible] عنصر کی موجودگی کا [illegible] راشٹریہ سیوک سنگھ کو جب ریاست میں ممنوع قرار دے دیا گیا تھا ۔ تو اس وقت توڑ دیا گیا تھا [illegible] سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ پریشد کے ہر ممبر کو اپنے پردھان پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ کی رہنمائی پر [illegible]



نوجوان ڈوگرہ شاعر شری وید راہی
کی سیاسی نظمیں بہت مقبول ہو رہی ہیں



...کے پہلوان ام پرکاش نظربندی کے بعد رہا

ہند اور کشمیر کے تعلقات میں پیدا شدہ کرائسس دور ہو گیا

(ملاپ کے خاص نامہ نگار سے)

نیشنل کانفرنس کے سرکردہ لیڈروں کی شیخ عبداللہ سے بات چیت کا خوشگوار نتیجہ

ہند سرکار عنقریب ہی حکومت کشمیر کو مزید اکروڑ روپیہ مدد دیگی!

سرینگر - ۳ مئی - معلوم ہوا ہے کہ ہند اور کشمیر کے تعلقات میں پیدا شدہ کرائسس بہت حد تک دور ہو گیا ہے۔ گذشتہ بدھوار اور وید وار کو شیخ عبداللہ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بلند سطح پر صلاح و مشورہ کیا۔ اس کانفرنس میں کشمیر کے مستقبل کے بارے میں گذشتہ چند ہفتوں کے تمام واقعات سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کیا گیا ہے۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے ... کشمیری لیڈروں کے درمیان اس صلاح و مشورہ کے نتیجہ کے طور پر ہند اور کشمیر کے تعلقات میں ... ہو گیا ہے ... کہ اب ہند اور کشمیر کے درمیان ... امور پر خوشگوار سمجھوتہ ہو جانے کے لئے ... فضا پیدا ہو گئی ہے نیشنل کانفرنس کے حلقوں کی طرف سے اس امید کا بھی اظہار کیا ... ہو ... باقی ...

دہلی میں اناج کے نرخوں میں مزید اضافے کا امکان

7/5/52

پنجاب اور ہماچل ... دیسی گندم ...

نظام ہمیشی کا پانی نہیں پہنچ سکے گا

حیدرآباد سے ہوائی جہاز میں پانی لے جایا جائیگا

سکندر آباد - ۶ مئی - معلوم ہوا ہے کہ نظام حیدرآباد ... اپنے نام ... کے دوران ... استعمال نہیں کریں گے ...

اخباروں کا مقصد اگر صرف ... ہی ہے ... اخباروں کا مقصد اگر صرف ... کو اُبھارنا ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ انہیں انسان کے سینے میں چھپی حیوانیت کو اُبھارنا ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ انہیں بند کر دینا چاہئیے۔ لیکن اخباروں کا اصل مقصد یہ تو ہے نہ ہمارے ملک کے اخباروں کی بہت بڑی اکثریت اس غلط اور شرمناک راستے پر چلتی ہے۔ پھر بھی کچھ اخبار ایسے ہیں جن کا رویہ دیکھ کے حیرانی ہوتی ہے کہ ان کے ایڈیٹر اور مالک خود ... چاہئے کیا ہیں۔ چند روز پہلے کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے کچھ غلط باتیں کہیں۔ یہ باتیں نہ صرف غلط تھیں۔ بلکہ بے موقع اور بے محل بھی۔ شیخ عبداللہ جیسے ذمہ دار آدمی کو ایسی باتیں کہنے سے احتراز کرنا چاہئیے تھا۔ لیکن بجائے اس کے کہ ہم ایک مہان دیش کے ذمہ دار پرتی ندھیوں کی طرح بات کرنے ... اپنا ... ہم میں سے کچھ اخباروں نے ایسا غلط رویہ اختیار کیا جیسے شیخ عبداللہ کسی دشمن ملک کے پرتی ندھی ہوں۔ کچھ اور اخباروں نے شیخ صاحب کی غلط پوزیشن کو درست ثابت کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اور کچھ مزید اخباروں نے شیخ صاحب کی ان باتوں کے حق میں ایسے دلائل دینے شروع کر دیئے۔ جن کے متعلق وہ بار بار چلا کے کہہ رہے تھے کہ ... میں نے یہ باتیں نہیں کہی تھیں۔ یہ رویہ آخر کیا ہے؟ جس ملک میں ہم رہتے ہیں۔ جس کا ان ہم کھاتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں عزت۔ طاقت اور حفاظت ملتی ہے اس کے لئے سوچنا کیا ہمارا کام نہیں ہے؟ سوچتے وقت تحمل اور متانت سے کام لینا کیا ہمارا فرض نہیں؟ مجھے افسوس ہے کہ اس اہم بات کو ہمارے کچھ اخبار بھول گئے ہیں۔ ...

(باقی کالم اول میں)

... کا مقصد صرف روپیہ کمانا نہیں بلکہ ملک کے متعلق۔ اس کے ... کالم ... عوام کے متعلق اور اس کے اتحاد و امن کے متعلق ایک اہم فرض کو ادا کرنا ہے اخبار فرقہ ... طبقاتی خبروں کی اشاعت سے اڑا دیتا ہے نہ سنسنی پھیلاتا ہے نہ انتشار و اختلاف ...

شیخ عبداللہ کی تقریروں میں مدبرانہ سنجیدگی اور متانت نہیں

ضبط اور تحمل کی ضرورت۔ لکھنؤ کے اخبار "حقیقت" کی رائے

لکھنؤ [illegible]۔ مقامی اخبار "حقیقت" نے جس کے ایڈیٹر شیخ عبدالرؤف عباسی ہیں اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں شیخ محمد عبداللہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی تقریروں میں ضبط اور تحمل سے کام لیا کریں۔ "حقیقت" نے لکھا ہے کہ شیخ صاحب کی تقریروں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے جو کچھ کہا وہ غصہ اور اشتعال کے ماتحت کہا ہے کیونکہ ان میں وہ سنجیدگی اور متانت نہیں پائی جاتی جو ایک فرمانروا [illegible] کی تقریروں میں ہونا چاہیئے۔ جن کو اعتراضات اور نکتہ چینی سے گھبرا کر بے قابو نہیں ہونا چاہیئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ طبیعتاً بہت زود رنج اور نازک مزاج ہیں۔ اور اپنے خلاف کسی اعتراض اور نکتہ چینی کو ضبط و تحمل کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ ایک مدبر کی بڑی کمزوری ہے۔ کشمیر کے وزیراعظم ہونے کی حیثیت سے ان کو تو بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ لیکن شیخ صاحب جب کبھی تقریر کرتے ہیں، خواہ وہ پاکستان کے متعلق ہو یا کشمیر سے متعلق اور کسی مسئلہ پر ہو تو وہ جوش میں اکثر ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں جو انہیں نہیں کہنا چاہیئے۔

تازہ تقریروں میں تو موصوف نے مخالف اخبارات کے ساتھ اُن ہندوستانی تاجروں کو بھی بُری طرح لے دے کی ہے۔ جن کے متعلق انہیں یہ گمان ہے کہ وہ کشمیر کا تجارتی بائیکاٹ کرنا چاہتے ہیں ہمیں اس بارے میں کوئی ذاتی علم نہیں اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ شیخ صاحب کی یہ بدگمانی کس حد تک صحیح اور درست ہے تاہم موصوف کی خدمت میں ہماری مخلصانہ و دوستانہ گذارش یہ ہے کہ وہ ضبط و تحمل اور سنجیدگی سے کام لیں اور پچھلے دو ہفتوں میں جو کچھ کہہ چکے ہیں۔ اسی کو اپنے مقصد کیلئے کافی سمجھیں۔

(ناصر نگار)

[illegible] ڈاک سے

[illegible] تقریر پر تبصرہ نے جس بے خوفی سے [illegible] کی ایک شان ہے۔ [illegible] الفاظ اور دلی تاثرات ہیں ڈیبا [illegible] اد کو باہم تھے ہوئے ہیں [illegible] ابھی نہیں [illegible] بات کی وہیں [illegible] اور کھری بات کہتا ہے۔

کچھ عرصہ ہوا برف کے ایک مہینے میں نے یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ بناسپتی کو رنگ دیا جائے۔ حکومت نے توجہ دی۔ مگر اب تو گھی میں بھی بناسپتی ملایا جا رہا ہے اور بڑی خوبی سے۔ یہاں گوالیار میں خالص گھی ملنا ناممکن ہو گیا ہے۔ ہر دوکان پر تین حصے بناسپتی اور ایک حصہ گھی دیکھئے یہ دونوں چیزیں اس صفائی سے ملائی جاتی ہیں۔ کہ کوئی گرفت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے خالص گھی کیونکر مہیا ہو۔ میرے خیال میں اگر بناسپتی کو سبز رنگ دیا جائے تو پالک کے ساگ سے تیار ہو سکتا ہے۔ تو ملاوٹ ختم ہو جائے گی۔

(بیگم سکندر جہاں۔ مبارک پور ہاؤس گوالیار)

نکتہ چینی کی ضرورت؟

میں حیران ہوں۔ کہ شیخ عبداللہ پر کیوں نکتہ چینی کی جا رہی ہے۔ جب ہماری حکومت نے کشمیر کے کئی کونوں اور دماغ سمجھوتہ نہیں کیا۔ تو نکتہ چینی پہلی حکومت پر ہونی چاہئے۔ کہ شیخ صاحب پر۔ شیخ صاحب قدرے جذباتی ہیں۔ مگر قابل منتظم اور ہوشیار لیڈر ہیں۔ انہوں نے زمینداری کو بغیر معاوضہ دئے ختم کر کے ایک قابل تعریف کام کیا ہے۔ اور ہمارے لئے ایک مثال پیش کر دی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ کشمیر کا بجٹ گھاٹے کا ہے۔ اگر وہ زمینداروں کو معاوضہ دے۔ تو اس کی اقتصادی حالت درہم برہم ہو جائے گی۔ کشمیر کی حالت اگر یو۔پی جیسی ہوتی۔ تو معاوضہ دے دیتا۔ لیکن جب اس کے پاس روپیہ ہی نہیں تو کہاں سے ادا کرے۔

(رادھا کرشن لال ایم، وی کنڈا [illegible])

دو شیخ عبداللہ کا جعلی بیان تیار کرنے میں کوئی ڈپلومیٹک چال کام کر رہی ہے اخبار خبر آج کے اخبار نے [illegible] شائع کیا ہے [illegible] ڈپلومیٹک چال کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ کسی غیر ملکی سفارت خانہ نے شیخ صاحب کے نام ایک فرضی بیان تیار کیا [illegible] لیکن یہ سفارت خانہ کس ملک کا ہو سکتا ہے۔

اپنے ہم معاصر کا کہنا ہے کہ "ہم اخبارات سے طے شدہ سازش کے مطابق اس "بیان" کو جلی سرخیوں سے شائع کرنا تھا تاکہ کشمیر کے خلاف ان کی مہم میں ایک اور حربے کا اضافہ ہو جاتا"!

معلوم ہوتا ہے اس معاصر کو "طے شدہ سازش" میں اخبارات کے ایک طبقے کی شرکت کا علم ہے۔ حکومت ہند کا محکمہ سراغرسانی تحقیقات تو کر ہی رہا ہے۔ بہتر ہو گا کہ اس کے افسر اس اخبار سے بھی دریافت کریں کیونکہ اسے تمام بڑی بڑی خطرناک سازشوں کا علم ہوتا ہے۔

بہرحال یہ ظاہر ہے کہ اس بیان میں شیخ صاحب سے یہ منسوب کیا گیا تھا کہ وہ پاکستان کے حامی ہیں۔ اس لئے یہ بیان یا تو کوئی پاکستانی تیار کر سکتا ہے یا وہ جسے شیخ صاحب سے ذاتی عناد ہو۔ ناظرین کو یاد ہو گا کہ دہلی میں ایک دو ایسے اشخاص موجود ہیں جو دہلی میں رہ کر کشمیر کے متعلق گھڑے ہوئے بیانات [illegible] کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے دستخطوں سے پاکستان کے حق میں بیانات اور پمفلٹ شائع ہوتے ہیں اور ان کی اشاعت پاکستان کے اخباروں میں ہوتی رہی ہے۔

اس کے ساتھ ہی ہم کو یہ یاد ہو گا کہ غالباً دو سال پہلے نئی دہلی کے ایک غیر ملکی سفارت خانے کے ملازم نے اپنے جسم پر پٹیاں باندھ کر یہ شور مچانا شروع کر دیا تھا کہ اس پر ہندوؤں اور سکھوں نے حملہ کیا ہے لیکن جب اس کی پٹیاں کھولی گئیں تو معلوم ہوا کہ نہ کسی نے حملہ کیا نہ ہی کوئی زخم آیا۔ اس کا مقصد محض فساد کرانا تھا۔ یہ واقعات تحقیقات کرنے والوں کے لئے رہنمائی کا کام دے سکتے ہیں۔

کشمیر اور شیخ صاحب

یہ بمبئی کے اخبار "خلافت" کے الفاظ ہیں ہمارے نہیں۔ اس نے لکھا ہے کہ —

"شیخ صاحب کی حالیہ تقریر سے صورتِ حال بہتر نہیں ہوئی۔ ان سے ہماری مخلصانہ گذارش ہے کہ وہ کشمیر کے معاملے میں غیر ضروری جوش و غروش ظاہر نہ کریں اس سلسلے میں وہ پنڈت نہرو کی بصیرت، فکر اور مشورہ اور اہل کشمیر کے ساتھ ان کی سچی ہمدردی پر بھروسہ رکھیں اگر کشمیر کا ہندوستان سے کوئی دستوری الحاق نہیں تو پھر ہند پارلیمنٹ میں کشمیر کے نمائندوں کی شمولیت کے کیا معنی؟"

بالکل سیدھی سادی اور واضح بات ہے۔ مگر شیخ یہی الفاظ لکھیں تو "حقیقت" کے مراسلہ نگاروں کی نگاہ میں فرقہ پرست ہے۔ نہ معلوم "خلافت" کے متعلق ان کی کیا رائے ہے۔

کشمیر کو پاکستانی آزادی کے طالب رہ کر دشمن سب اچھے ہیں

فرقہ پرستوں سے بچنے کی وارننگ۔ حضرت بل میں شیخ عبداللہ کی تقریر

سرینگر [illegible] جمعہ کے روز حضرت بل میں جمعہ کی نماز کے بعد تقریر کرتے ہوئے شیخ عبداللہ نے لوگوں کو وارننگ دی کہ وہ مسلمان اور ہندو فرقہ پرستوں کی سرگرمیوں سے متاثر نہ ہوں۔ یہ لوگ ہمارے اندر نفاق کا بیج بونا چاہتے ہیں۔ ہم اپنے ان بنیادی اصولوں پر کار بند رہیں گے جن کا ہم عرصہ ہوا عہد کرتے رہے تھے اور دنیا کے سامنے رکھ چکے تھے۔ ہم کسی حالت میں بھی اپنے اصولوں سے انحراف نہیں کریں گے۔ ہماری آزادی کے دشمن غلط افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ پاکستان کا تو ذکر ہی کیا ہندوستان میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو یہ نہیں چاہتے کہ کشمیر امن اور عزت کے ساتھ رہے ہم نے حیثیت میں [illegible] مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں کے لئے یکساں ہے اور اسی اصول پر ہم نے فرقہ پرستی کو ختم کرنے کا کام شروع کیا تھا۔ ۱۹۴۷ء میں کشمیر اور ہندوستان میں جو فرقہ وارانہ گڑبڑ شروع ہوئی تھی اس کے باوجود ہم رفاقت کے اصول پر قائم رہے ہیں۔ شیخ عبداللہ نے کشمیریوں کو چیتاونی دیتے ہوئے کہا کہ اب تک آزادی کے دن دور نہیں ہیں لیکن جیسے آزادی قریب آتی ہے مشکلیں بڑھ جاتی ہیں تاہم آپ ایک لیڈر ایک جماعت اور ایک پروگرام میں یقین رکھیں اور تیج آپ کی ہے لیکن کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے میری تحقیر ہو جائے۔ شیخ عبداللہ نے اس بیان کا ذکر بھی کیا جو پچھلے دیر دار کو دہلی میں کچھ اخبار نویسوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور جس پر شیخ عبداللہ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے جعلی دستخط تھے۔ شیخ عبداللہ نے کہا کہ یہ بیان جو کہ میری طرف سے جاری کیا ہوا ظاہر کیا گیا تھا اگر شائع ہو جاتا تو اس سے ہندوستان کے اور کشمیر کے تعلقات انتہائی خراب ہو جاتے

atives in Parliament.

"The Tribune"

چرچل پارٹی کی کشمیر کت سے د

د برطانیہ کی خارجہ پالیسی ہمیشہ مجولین سیاسیات کے محور کے گرد گھومتی رہی ہے۔ جس طرح ایک مذہبی آدمی کے لئے اس کے وضع کئے ہوئے اصولوں پر کاربند رہنا ایک فرض بن جاتا ہے۔ اسی طرح کنزرویٹو پارٹی کے نئے مجولین نیتی کے اصولوں کا پابند رہنا فرض عظیم سمجھا جاتا ہے۔ کتنے ہی انقلاب آئے۔ لیکن ان کے باوجود کنزرویٹو حکومت نے اسی ہتھیار کی بدولت بار بار کامیابی حاصل کی۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ خیال کیا گیا تھا ایسے انقلاب کا سیلاب اُمڈ آیا ہے۔ جس کے تیز اور تند بہاؤ کے ساتھ رجعت پسند سیاسیات گھاس کے تنکوں کے مانند بہہ جائے گی۔ لیکن آج دنیا دیکھ رہی ہے کہ جنگ کے مابعد جس عرصہ کے دوران میں ترقی پرور سیاسیات غالب رہی۔ اس کے اندر ہی کنزرویٹو پارٹی نے اپنی سیاسیات کی بدولت اس انداز میں مغلوب کیا کہ آج پھر سے کنزرویٹو پارٹی برسر اقتدار آگئی ہے۔ اور اس کی سیاسیات پھر سے مشرق اور مغرب پر چھا رہی ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ لیبر پارٹی جس وقت برسر اقتدار آئی تھی تو مڈل ایسٹ میں زبردست انقلاب پیدا ہوا۔ سب سے پہلے عراق کے خونیں انقلاب کو لیجئے۔ کہ جو عناصر اس وقت ترقی پرور انقلابات کے حق میں تھے۔ ان کے لیڈروں کو حرف غلط کی طرح مٹا دیا گیا۔ فلسطین میں کنزرویٹو پارٹی کے چیف ایجنٹ کرنل لارنس نے جو ماحول وہاں پیدا کیا تھا اس کی بدولت فلسطین میں اسرائیلی حکومت قائم ہوئی۔ اور پھر مشرق وسطیٰ اور دور پورب میں ایسے حالات پیدا کئے گئے جن کی بدولت لیبر پارٹی کی خارجہ پالیسی کو ناکام کر دکھایا گیا۔ چنانچہ مصر کے انقلابات اس ضمن میں حاوی ہیں۔ ٹرانس جارڈن میں بھی خونیں انقلاب کی تمام تر ذمہ داری لیبر پارٹی کی ترقی پرور خارجہ پالیسی پر عائد کی گئی۔ بالآخر ایران میں جو تیل کا ڈھکوسلا کھڑا کیا گیا۔ وہ بھی برطانیہ کی رجعت پسند فریب کارانہ سیاسیات کا ایک ادنےٰ کرشمہ تھا۔ اور ان ہی باتوں کے آدھار پر اس پارٹی نے آسٹریلیا میں مزدور حکومت کو ناکامیاب کر دیا۔ اور اس کے بعد اٹیلی کی وزارت کے خلاف الیکشن میں ان ہی باتوں کو انتخابی منشور کا آدھار بنا دیا گیا۔

مصر اور برطانیہ

ظاہر ہے کہ ترقی پرور انقلاب کا ردعمل اس صورت میں ہوا ہے کہ برطانیہ اور دیگر کئی مقامات پر رجعت پسند پارٹیاں برسر اقتدار آگئی ہیں۔ اور آج کی کیفیت یہ ہے۔ کہ اب برطانیہ مصر کو وہ مراعات دینے لگا ہے جو وہ لیبر پارٹی کے اقتدار کی صورت میں دینے کے لئے تیار نہ تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی جب تک نحاس پاشا ایسے ترقی پرور وزیر کی حکومت وہاں قائم رہی۔ اس کے ساتھ کوئی بھی مفاہمت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن اب جب کہ مصر میں ایسی حکومت قائم ہوئی ہے جو کنزرویٹو پارٹی کے مفاد کی نگران مڈل ایسٹ میں ثابت ہوگی۔ تو اب شاہ فاروق کو سوڈان کا بادشاہ بھی تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اور وادی نیل سے بھی تیسری عالمگیر جنگ کے بعد برطانوی فوجیں ہٹ جائیں گی اور لاکھوں پونڈ کی امدادی رقم بھی مصر کو سٹرلنگ کی صورت میں دی جا رہی ہیں۔

ایران اور رجعت پسند

ناظرین نے دیکھا ہوگا کہ کس انداز میں مملکت ایران میں تیل ... ایک زبردست ... کا تعلق ہے کھیلا گیا ہے اس ڈرامہ کا ٹریجک پہلو ... (PHASE) یہ ہے کہ اسی مسئلہ پر لیبر ... استعماری ملکوں ... اقتدار کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے ... کی سہولت کی اور اس کے عہد میں یہ مسئلہ کسی بھی ... گذشتہ دلوں ان میں طے ہونے نہیں پایا۔ لیکن آج ہم دوسرے ملکوں میں ہیں کہ جب برطانیہ میں کنزرویٹو پارٹی ... مذہبی اسلامی حما... آگئی تو ایران کی مجلس PARLIMENT ... فرانس یا کتان کے وہاں کے وزیر اعظم کی طرف سے یہ تجویز ... کیا جا رہا ہے ... رہی ہے کہ ایران کی اقتصادی حالت ... اور پاکستان دور سے گذر رہی ہے اور یہ اس وقت ... بات نہیں کہ اگر ... نہیں سکتی جب تک تیل کا اجارہ از سر نو ... آزادی دیدی لیکن ... کمپنیوں کے سپرد نہ کیا جائے۔ ... برطانیہ کے اقتدار ... رکھنے پر کامیاب ...

انڈونیشیا میں

... ہیں۔ ... مفت طلب کریں۔

(کالم اسے آگے)

... ان باتوں کو بھی پیش نظر رکھ سکتے ہیں۔ یہاں کے ایک امپریلسٹ اخبار کے ایڈیٹر مسٹر ... سٹیفن اس وقت بھی تو پاکستان جاتے ہیں۔ پھر کبھی کشمیر میں وہاں کے لیڈروں سے ... اور پھر وہ اپنے اخبار میں سکھ اور ہندو مسئلہ ... کر کے ایک نیا فتنہ پیدا کرنے میں مصروف ہیں۔ ناظرین کو علم ہوگا کہ آج سے دو مہینے قبل ... میں کشمیر کے لیڈروں نے پاکستانی ہائی کمشنر ... کنزرویٹو لیڈروں سے ملاقاتیں کیں اور ... کشمیر کے ترقی پسندانہ سیاسیات میں ... پسندانہ دخل ہوا۔

شیخ عبداللہ کی تقریروں میں مذہبی بنیاد گی ہندوستان نہیں

"Milap" 7-8-52

کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ آئین ساز اسمبلی کریگی۔ یوراج کشمیر کا اعلان

(ملاپ کے خاص نامہ نگار سے)

قانون ساز اسمبلی کا افتتاحی اجلاس یوراج کرن سنگھ کیطرف سے عبداللہ سرکار کی پالیسی کی حمایت

یوراج کے شکریہ کی تحریک پیش کیے جانے کے بعد اجلاس آج پر ملتوی

سرینگر ۹ جون۔ کشمیر کے ریجنٹ یوراج کرن سنگھ نے آج ریاست کی پہلی نمائندہ اسمبلی میں بھاشن دیتے ہوئے کہا کہ کشمیر کی حکومت سماجی اور اقتصادی انصاف کے آدرشوں کے مطابق ایک ایسی سٹیٹ کو تعمیر کرنے کے متعلق جس میں ہر عام شہری کو بلا امتیاز مذہب و ملت ترقی کرنے کا پورا پورا موقعہ حاصل ہو جنتا کی امنگ کو وفاداری کے ساتھ عملی جامہ پہنا رہی ہے۔ یوراج نے اپنا بھاشن جاری رکھتے ہوئے کہا۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ کہ سیکولرازم کا آدرش ہمارے ملک میں مضبوطی سے جڑ پکڑ چکا ہے۔ اور کشمیر فرقہ وارانہ آشتی کا جیوت جیون ہے۔ کشمیر پر حملہ پر روشنی ڈالتے ہوئے یوراج نے کہا کہ ۱۹۴۷ء کا حملہ اور اس کے نتائج کشمیر اور ریاست کی جنتا نے بھاری مصیبتیں دیکھیں ریاست کو ان حملہ آوروں کی لوٹ مار۔ آتش زنی اور بربریت کا شکار ہونا پڑا۔ جنہیں پاکستان نے مسلح اور انگیخت کیا تھا۔ ریاست کے بعض حصوں کو ایسے واقعات بھی دیکھنے پڑے جو کہ بعض قومیت کش عناصر کی سرگرمیوں کا نتیجہ تھے۔ بہر حال ہند فوج کی شاندار امداد اور قربانیوں اور خود اپنے ذرائع سے یہاں امن قانون مکمل طور پر بحال ہو گیا اس امر کی تصدیق کرتے ہوئے کہ ریاست کے مستقبل کے اہم مسئلہ کا قطعی فیصلہ ریاست کی آئین ساز اسمبلی کریگی۔ یوراج نے کہا۔ کہ گذشتہ چند سال سے تمام کی تمام ریاست کے اقتصادی ڈھانچہ میں دور رس نتائج کی تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ آئین ساز اسمبلی نے بلا معاوضہ زمینداری ختم کرنے کا فیصلہ کر کے کسانوں کو ان کے حقیر ذرائع پر غیر ضروری بوجھ پڑنے سے بچا لیا ہے۔ کشمیر گورنمنٹ نے ریاست کی ترقی

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

RS. 50 LAKHS FOR EDUCATION

Kashmir Budget Details

Continued from page 1, Col. 2

would be Rs. 32.75 lakhs and Rs. 17.03 lakhs respectively.

Excise collections and sericulture were expected to register a decrease of Rs. 4,64,000 and Rs. 2 lakhs respectively. Decrease in freight rates from Pathankot to Srinagar would reduce the Transport Department's revenue by Rs. 6,66,000. Some principal heads of revenue were estimated as follows: land revenue Rs. 62 lakhs, customs Rs. 147 lakhs, forests Rs. 66 lakhs and income-tax Rs. 16 lakhs.

ITEMS OF EXPENDITURE

Estimated expenditure under some principal heads will be: land revenue Rs. 22 lakhs, forests Rs. 32 lakhs, interest on loans from Centre Rs. 38 lakhs, police Rs. 29 lakhs, education Rs. 50 lakhs, health Rs. 22 lakhs and militia Rs. 50 lakhs.

Giving details of capital expenditure, the Minister disclosed the following allocations: irrigation Rs. 50 lakhs, Sindh Valley hydel project and bulk purchase from East Punjab Rs. 39 lakhs, Jammu water works Rs. 10 lakhs, joinery mill Rs. 9 lakhs, roads and buildings Rs. 33 lakhs (Rs. 10 lakhs in Jammu and Rs. 13 lakhs in Kashmir), tourist publicity Rs. 50,000, silk-weaving factory Rs. 1 lakh and Government printing press Rs. 1.5 lakhs.

After his Budget speech, the Finance Minister moved the Finance Bill to fix the rates of, and make provisions relating to, the income-tax and super-tax.

General discussion on the Budget will begin on Thursday.

شیخ صاحب!

صبح کا بھولا شام کو گھر آ رہا ہے۔ کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے آخر کار محسوس کیا ہے کہ دنیا کی کوئی بھی طاقت بھارت اور کشمیر کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کر سکتی ہے۔ یہ بات انہوں نے ایک دعوت میں کہی جو کشمیر سے نامزد کئے گئے بھارت کی پارلیمنٹ کے ممبروں کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ یہ ممبر بھارت کی پارلیمنٹ میں کشمیر کے پرتی ندھی ہوں گے۔ انہیں کشمیر کے سیکولر آدرش کو بڑی خوبی اور جرأت کے ساتھ ترجمانی کرنے کا آدیش دیتے ہوئے شیخ صاحب نے کہا ہے۔ "بھارت اور کشمیر کے درمیان چھوٹی چھوٹی غلط فہمیوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ کشمیر اس سیکولرازم کا پجاری ہے جس کے لئے گاندھی جی نے اپنی جیون کا بلیدان دیا اور جس نے بھارت اور کشمیر کو ایک دوسرے سے متحد کر رکھا ہے۔" لیکن سوال یہ ہے کہ شیخ صاحب کو یہ بات پہلے کیوں یاد نہیں آئی۔ وہ ضرور جانتے ہیں کہ بھارت اور کشمیر کے درمیان غلط فہمیوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان غلط فہمیوں کو پیدا کرنے میں پچھلے چند روز کے اندر جیسا پارٹ انہوں نے ادا کیا ویسا ہندوستان کے کچھ غیر ذمہ دار اخباروں کو چھوڑ کر اور کسی نے بھی ادا نہیں کیا۔ پتہ نہیں کیوں اس قدر احترام پیار اور ہمدردی حاصل کرنے کے بعد بھی شیخ صاحب پچھلے چند دنوں میں یہ بھول گئے۔ کہ ان کا ہر لفظ ایک وقعت اور اہمیت رکھتا ہے۔ وہ محض پبلک سپیکر نہیں ہیں ایک ذمہ دار وزیر اعظم بھی ہیں۔ ہندوستان نے کشمیر کو کبھی غلام بنانے کی کوشش نہیں کی۔ کبھی ایسی کوشش کریگا بھی نہیں۔ ہندوستان کے لوگ کشمیر کو اسی سطح پر دیکھنا چاہتے ہیں جس پر پنجاب۔ اتر پردیش۔ بمبئی۔ مدراس اور بنگال وغیرہ ہیں۔ اور شیخ صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ صوبے غلام نہیں ہیں۔ ہم خوش ہیں کہ شیخ صاحب کو بھارت اور کشمیر کی ایکتا کا خیال آیا تو اس کے لئے ہیں انہیں بدھائی دیتے ہیں۔ اور پرارتھنا کرتے ہیں کہ اب وہ کریا کر کے اس خیال کو بھولیں نہیں اور اس بات کو بھی فراموش نہیں کریں کہ وہ اب وزیر اعظم شیخ محمد عبداللہ ہیں محض شیخ عبداللہ نہیں۔

(پرتاپ) بشیر

کشمیر کی تقسیم کے لئے بڑے ملکوں کی سازش کا ہے

کشمیر اسمبلی میں یوراج کرن سنگھ کی تقریر پر شکریہ کا ریزولیوشن متفقہ طور پر منظور

سرینگر ۱۲ جون۔ آج کشمیر سٹیٹ اسمبلی میں یوراج کرن سنگھ کی افتتاحی تقریر پر شکریہ کا ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہو گیا۔ تقریر پر بحث دس یعنی ڈھائی گھنٹوں تک بحث ہوئی۔ اسمبلی کے سب ممبروں نے یوراج کی تقریر پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔ کچھ ممبران نے کہا۔ کہ اس میں کشمیر کے سامنے کئی اہم مسائل کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ انہوں نے خصوصاً اس بات پر افسوس ظاہر کیا۔ کہ کشمیر کے سیاسی مسئلہ کا ذکر تقریر میں کیوں نہیں کیا گیا۔ جو اب بین الاقوامی مسئلہ بن گیا ہے۔ ایک ممبر نے کہا کہ کچھ غرض پسند ملکوں نے کشمیر کی تقسیم کرنے اور یہاں عوامی تحریک کو کچلنے کے لئے زبردست سازش کی ہے۔ لیکن یوراج کرن سنگھ کے بھاشن میں اس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ (ی پ)

"The Tribune" D/8.7.5.52

DEFICIT BUDGET FOR KASHMIR

SRINAGAR, May 6.

The estimates of receipts are based on the draft Finance Bill which envisages generally an increase of 10 per cent over the rates of the previous financial year in accordance with the



Abdullah Will Not Break Away From India

RIASTI AKALI DAL LEADER'S CONVICTION

From Our Special Correspondent

JULLUNDUR, May 7.—Sardar Sant Singh Tegh, leader of the Shiromani Riasti Akali Dal, Kashmir while addressing a press conference here, declared that Sheikh Abdullah and his other colleagues would at no cost sever connections with India.

He added that Sheikh Abdullah's speech which had resulted in creating misgivings ha[d] been misreported. He appealed t[o] the Indian Press to observe re[s]traint and help in creating a[n] atmosphere in which India a[nd] Kashmir could prosper.

Mr. Tegh made a pointed refe[r]ence to the most pitiable plig[ht] of about 600 families fro[m] Muzaffarabad and Mirpur wh[o] had been forced to seek rehabi[li]tation in Bhopal and Bikaner.

He drew the attention of t[he] Government to the brave famili[es] who faced Pakistan invader[s,] suffered hard life in refuge[e] camps and had now been sent t[o] Bhopal to till land which is dr[y] and without water.

He narrated how with the hel[p] of transport drivers these fam[i]lies were able to get water i[n] Bhopal and thus quench thei[r] thirst.

He appealed to Shri Nehru an[d] Shri Ajit Prasad Jain in the name of humanity to save these brave soldiers of freedom from the jaws of death.

He added that the climate of such areas did not suit them and they could not survive the heat and dry weather. He ... that majority of the refugee[s] had been sent to Bhopal co[nsisted] of widows and old people ... had expressed their desire ... so that they might some d[ay be] able to bring up their chi[ldren] whom they had been able to [save] from the clutches of Pak[istani] invaders.

Mr. Tegh was visibly ... when he referred to the ta[le of] woe and said that these fam[ilies,] less than a thousand in num[ber,] could be rehabilitated in ... tracts in Punjab, PEPSU, J[ammu] and Kashmir.

He appealed to the Chief M[inisters of the states to come to ...]

مسئلہ کشمیر پر مذہبی نقطۂ نظر سے غور کیا جاتا تو ہمیں ہر دو مسلمانوں کو بھی چھوڑنا پڑیگا

(غیر ملکی اخبار نویسوں سے پنڈت جواہر لال کی بات چیت)

ہم پاکستان سے جنگ چھیڑنے کے خواہاں نہیں

پرائیویٹ صنعتیں فی الحال ختم نہیں کی جائیں گی

"Tribune" 7 May 1952

NO POWER CAN BREAK INDO-KASHMIR TIES

We Are Bound By Ideal Of Secularism

—ABDULLAH

...AGAR, May 6. ...the Kashmir Pre... ...t was an ideal ...er—the ideal of ...crificed his life.

SHEIK... mi... which... secula...

There... for pett... discussi... ween Ir...

That... mir Pr... earth ... ties ... India...



...it, he sa... to the abolition of zam... any form or shape.—P.T.I.

DEFICIT BUDGET FOR KASHMIR STATE

SRINAGAR, May 6.—A deficit of Rs. 7.11 lakhs was disclosed in the Kashmir State's budget for 1952-53, presented to the Assembly today by Mr. Girdhari Lal Dogra, Finance Minister. Revenue receipts were estimated at Rs. 466.03 lakhs, against estimated expenditure of Rs. 478.14 lakhs.

Mr. Dogra said: "Capital expenditure not charged to the Revenue is, however, expected to be of the order of Rs. 134.64 lakhs, but this cannot be accounted for in measuring the extent of the deficit".

No new taxes are proposed except the increase of 10 per cent in income-tax.—U.P.I.

کشمیر پر انگریز کے دانت

کشمیر آزاد رہے گا شیخ عبداللہ کے اس نعرہ نے پاکستان میں اُن کی ہمدردی پیدا کر دی - اور جو لوگ انہیں گالیاں دیتے
تھے ان کی مخالفت کی شدت قدرے کم ہو گئی ہے - کشمیر بھارت اور پاکستان میں سے کسی کے بھی ماتحت رہنا نہیں چاہتا - اُن
کے اس فقرے نے لندن کے ٹوری اخبار "ٹائمز" کو مسرت کا نعرہ مارنے پر مجبور کر دیا ہے - وہ خوش ہے کہ اب کشمیر
...قوم پرستی کی ایک نئی لہر پیدا ہو گئی ہے - اور خواہ اسے بیرونی طور پر کسی دوسرے دیش کی حفاظت میں رہنا
...پڑے لیکن اپنی دھرتی پر وہ بھارت یا پاکستان کے غلبہ سے آزاد رہے گا - شیخ عبداللہ کو ان کے نئے
...باہر سے جو شاباش مل رہی ہے اس کے لئے میں انہیں بدھائی دیتا ہوں - لیکن کیا ٹائمز جیسے رجعت
...اخبار کی خوشی کا باعث یہ تو نہیں کہ کشمیر میں "قوم پرستی" کی اس نئی لہر میں اسے ریاست جموں و کشمیر میں برطانیہ اور
...مضبوط ہونے کی امید دکھائی دیتی ہے؟ —— یہ افواہ گرم ہے کہ پچھلے دنوں جب شیخ صاحب
...اینگلو امریکن بلاک کے سیاست دانوں کے ساتھ ان کی کھل کر باتیں ہوئی تھیں - اور یہ نئی لہر اسی بات
...نتیجہ ہے - شیخ عبداللہ آخری آدمی ہوں گے جو برطانیہ یا امریکہ کے ساتھ اپنے دیش کی آزادی کا سودا کرنے
...نے ان کی پیٹھ جس طرح ٹھونکی ہے اس کے پیش نظر کئی لوگوں نے اس افواہ اور اس کے

Milap 8-5-52

جموں و کشمیر کی سیاسیات میں

بیگ صاحب و شیخ صاحب کی تقاریر نے ہیجان

نہ جانے کیا کیا انقلاب آتے رہینگے دہر میں ، یہ زمین چکر میں

(از چوہدری گیان چند سوربرتی)

ملے جلے رہے ہوئے ۔ تھوڑے دن ہی ہوئے ہیں ابھی تک صحت بحال نہیں ہوئی ۔ باہر آکر میں نے ریاستی دنیا کی سیاست کا جو بغور مطالعہ کیا ہے اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حالیہ اجلاس سٹیٹ اسمبلی (جموں) میں مرزا احمد افضل بیگ (آنریبل ڈپٹی منسٹر) و شیخ محمد عبداللہ صاحب (آنریبل پرائم منسٹر) نے جو بیانات دیئے ہیں ، اور شیخ صاحب نے جو تقریریں فرمائی ہیں ۔ انہوں نے نہ صرف ریاستی یا ہندوستان کی دنیا میں ہی کچھ ہیجان سا پیدا کر دیا ہے ۔ بلکہ بیرونی سنسار میں بھی اس مرحلہ پر کافی چرچا ہو رہا ہے ۔ جو بھی اخبار پڑھو ۔ اس میں ہمارے محترم لیڈران (خداوندان حکومت) کے محولہ بالا بیانات پر بڑے بڑے مقتدر لیڈران اور بڑے بڑے مسلمہ سیاست دانوں کے تبصرے پائے جاتے ہیں ۔ جموں میں تو جہاں بھی چند آدمی ملیں ۔ عموماً اسی موضوع پر تبادلہ خیالات شروع ہو جاتا ہے ۔ غرضیکہ جملہ بیانات سے ریاستی سیاست میں کچھ ایسا انقلاب دکھائی دیتا ہے ۔ کہ جس کو سادہ لوح آدمی شاید سمجھ بھی نہیں سکتا ۔ چنانچہ ان بیانات سے نہ صرف مختلف سوسائٹیز کے بڑے بڑے ذمہ دار لیڈروں نے ہی متاثر ہو کر اختلاف رائے کا اظہار کیا ہے ۔ بلکہ ہمارے سب سے بڑے نیتا (شری جواہر لال جی نہرو) نے بھی خصوصاً شیخ صاحب کی رنبیر سنگھ پورہ والی تازہ تقریر پر خوشی کا اظہار نہیں کیا ۔ چونکہ ازکم راقم کے لئے ڈوگرہ راجیہ کی پانچ سالہ تواریخ میں پہلا موقعہ ہے جس سے اس امر کی صاف تصدیق ہوتی ہے ۔ کہ پنڈت شری نہرو جی ملکی مفاد یا سچائی کے اظہار کی خاطر اپنے پرائے میں کوئی تمیز روا نہیں رکھتے ۔ جو اتنے بڑے لیڈر اور مالک ملک کے عین شایان شان اور قابل افتخار وصف ہے جس کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے ۔ ناظرین ۔ راقم بھی بحیثیت ادنےٰ سیوک ۔ آنریبل بیگ صاحب و آنریبل شیخ صاحب کے بیانات پر کچھ مطالبہ تنقید کرنے کی جرأت کرتا ہے

ہندسے الحاق

یہ ایک سچائی ہے کہ ریاست جموں و کشمیر اور ہندوستان کے درمیان سب سے اہم مسئلہ الحاق کا ہے جس کا ناطق فیصلہ ابتدا ہی میں نہ صرف ریاست کے مجاز حکمران (مہاراجہ ہری سنگھ جی بہادر) نے ہی کر دیا تھا ۔ بلکہ نیشنل کانفرنس ۔ پرجا پریشد ۔ عام جنتا اور بلا لحاظ مذہب و ملت ہر جماعت بلکہ ملک و دوست ہر فرد و بشر نے بھی بار بار ہندوستان سے الحاق کے اعلانات کئے ۔ ایسی صورت میں پھر سے بار بار الحاق اور رائے شماری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ بلکہ میرے خیال میں بار بار الحاق کے مسئلہ یا رائے شماری کو زیر بحث لانا ہی صریحاً خلاف واقعات ۔ خلاف قانون اور

ہماری کمزوری پر دلالت کرتا ہے جس سے پاکستان کے ہاتھ مضبوط ہوتے ہیں !

برخلاف اسکے اب آنریبل بیگ صاحب نے جو یہ فتویٰ صادر فرمایا ہے ۔ کہ ریاست جموں و کشمیر ہندوستان کے اندر ایک آزاد ۔ خود مختار ری پبلک ہے ! جس کا تعلق ماسوائے امور خارجہ ۔ رسل و رسائل اور ڈیفنس کے ہندوستان سے کچھ نہیں ۔ بلکہ مندرجہ بالا ہر سہ امور دالحاق میں بھی ریاستی سرکار کچھ اپنا کنٹرول چاہتی ہے ! تقریباً یہی منشاء شیخ صاحب کا بھی معلوم ہوتا ہے ۔ بلکہ شیخ صاحب نے یہاں تک بھی فرما دیا ہے ۔ کہ ہندوستان یا کسی دوسرے ملک کی پارلیمنٹ کا بھی ریاست پر کوئی اختیار نہیں ! جس کا مطلب دوسرے الفاظ میں یہی ہو سکتا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر برائے نام جزوی الحاق یا ہندوستان کو لوٹنے کے سوائے دیگر تمام امور میں ایک خود مختار سٹیٹ ہوگی ۔ جو میٹھا میٹھا ہڑپ ، اور کڑوا کڑوا تھو کے مترادف ہے ۔

اندریں حالات ۔ راقم الحاق کے اس تماشہ کو حقائق منطق اور فلسفہ کی کسوٹی پر پرکھنے کی خاطر کچھ عرض کرنا ضروری خیال کرتا ہے ۔

(اول) کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جو مہربان آج ریاست کو خود مختار رکھنے کا نعرہ بلند کر رہے ہیں ۔ وہی یاران کے رفقا سٹیٹ اسمبلی سے قبل کئی سال تک یہی رٹ لگاتے رہے کہ مہاراجہ ہری سنگھ نے وقت پر کسی سے بھی الحاق کا مناسب فیصلہ نہ کیا ۔ بلکہ وہ خود مختاری کے خواب لیتا رہا جس سے ریاست کو زبردست نقصان پہنچا وغیرہ ۔۔۔ اگر یہ سچ ہے تو ان کو اب کیا حق حاصل ہے ۔ کہ جو مہاراجہ کے اس غلط خواب کی خود بھی تقلید کر رہے ہیں ۔ اور خود مختاری کے خواب لے رہے ہیں ۔

(دوم) ۔۔۔ کیا جس ہندوستان نے ایثار ۔ مال اور جانیں سب کچھ نچھاور کر کے مخت آڑے وقت میں ہماری ہر پکار سے رکھشا کی ۔ اسی ہندوستان کے ساتھ ہمارا یہ سلوک اخلاقاً اور انصافاً مناسب ہے ؟ کہ ہم بکمال دلحاق سے بھی گریز کر رہے ہیں ۔ بلکہ جہد میں بیانات بھی ایسی نازک گھڑی میں اپنی پوزیشن کو مضحکہ خیز اور خطرناک بنائیں گا

جبکہ ہم ہر مرحلہ پر یا ہر شعبہ زندگی میں ہی ہندوستان کے محتاج ہیں جس کے بغیر کسی حالت میں بھی اپنی آزادی

کو برقرار نہیں رکھ سکتے ۔

(سوم) ۔۔۔ کیا اس سلسلہ میں ہم پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا ؟ کہ پہلی بن بیٹھے ہوئے آئینی حکمران (مہاراجہ ہری سنگھ بہادر) سے دریافت کر لیں کہ انہوں نے جس وقت ہندوستان سے الحاق کا فیصلہ فرمایا تھا ۔ کیا وہ مکمل الحاق تھا یا جزوی ؟ اس سلسلہ میں راقم کو یہ عرض کرنے میں بھی کوئی باک نہیں کہ مہاراجہ بلند خود ہی اس مرحلہ پر ایک بیان کے ذریعہ اپنے صحیح منشا کے متعلق ارشاد فرمائیں ۔ کہ آیا الحاق کے وقت حضور کا منشا مکمل الحاق کا تھا یا جزوی

(چہارم) ۔۔۔ اس سلسلہ میں کیا اگر کشمیر کی خود مختاری ... کیا لداخ ۔ جموں اور ... کا کلچر ۔ زبان اور دیگر امور ... کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب ... ہیں ۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے ... کی پالیسی سے جموں و کشمیر ... گی ۔ کیا اس نشیب و فراز ... ان کے ساتھیوں کو دھیان ... میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ...

"Tej" D/8.5.28

کشمیر اور "تیج"

سرینگر کے عزیز معاصر "خدمت" نے جو کشمیر نیشنل کانفرنس کا آرگن ہے اپنے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں اشاروں میں "تیج" پر "نوازش" کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "معلوم ہوتا ہے کہ اس اخبار پر پرجا پریشد کے پراپیگنڈہ کا اثر ہوا ہے" اس نے اس کے ثبوت میں یہ "دلیل" دی ہے کہ کشمیر جموں سے ناانصافی کی شکایت کرتا ہے۔

معاصر عزیز کو بخوبی معلوم ہے کہ ایڈیٹر "تیج" اس وقت بھی کشمیر کے کاز کا حامی تھا۔ جب خود "خدمت" کے موجودہ ایڈیٹر شیخ عبداللہ کے کٹر دشمن پنڈت پریم ناتھ بزاز کے تنخواہ دار ملازم اور دست راست بنے ہوئے تھے پاکستان کے حملے کے وقت پنڈت پریم ناتھ بزاز کا اخبار ہندوستان کے کاز کی مخالفت کر رہا تھا اور بزاز صاحب کے لیفٹیننٹ پاکستانی فوجوں کی آمد کے وقت کہا کرتے تھے کہ "ہماری فوجیں مارچ کرتی ہوئی بڑھ رہی ہیں" ایڈیٹر "خدمت" کو وہ دن بھی یاد ہیں جب وہ مسٹر جناح کے ایجنٹ مسٹر مصطفیٰ والا کی تعریف میں راگ گاتے تھے اور اسی مسٹر مصطفیٰ والا سے جو آج بھاگ کر پاکستان کے شہری بنے ہوئے ہیں۔ پنڈت پریم ناتھ بزاز کے دفتر میں ایڈیٹر تیج نے شیخ صاحب کے لئے لڑائی مول لی تھی۔ ایڈیٹر "خدمت" کو شاید یاد نہیں رہا کہ پنڈت پریم ناتھ بزاز کی گرفتاری کے وقت وہ خود بھی محفوظ نہیں تھے اور یہ ایڈیٹر تیج اور اس کے دوستوں کی دعوت کا نتیجہ تھا کہ بخشی صاحب کی پولیس نے خدمت کے آج کے ایڈیٹر کو نہ صرف گرفتار نہ کیا بلکہ اس کے معافی مانگ لینے اور پنڈت پریم ناتھ بزاز سے لاتعلقی کا یقین دلانے پر "خدمت" کا ایڈیٹر بنا دیا۔ "خدمت" کا ایڈیٹر آج شاید یہ بات بھول جائے لیکن سرینگر کا بچہ بچہ اسے بخوبی جانتا ہے۔

خدمت کے ایڈیٹر کو شاید اب یہ بھی یاد نہیں رہا ہوگا کہ ایڈیٹر تیج نے پرجا پریشد کے ستیہ گرہ کے دنوں میں یوراج کرن سنگھ سے کتنی مشکلوں سے پرجا پریشد کی مذمت میں بیان حاصل کیا تھا اور شیخ صاحب نے ذاتی طور پر اس کا اعتراف کیا تھا۔ پرجا پریشد کے متعلق ہماری پالیسی ہمیشہ واضح رہی ہے۔ پرجا پریشد تو کیا ہم کسی بھی فرقہ پرست جماعت کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم نیشنل کانفرنس یا کسی بھی دوسری جماعت کی تعریف میں اندھا دھند راگ الاپنے لگ جائیں۔ ہم ایمانداری سے محسوس کرتے ہیں کہ نیشنل کانفرنس کی لیڈرشپ نے جموں سے بے انصافی کی ہے جموں میں نیشنل کانفرنس کے کارکن شاید شیخ صاحب کی ناراضگی سے اس کا ذکر نہ کر پائیں لیکن ہمارے دفتر میں انہی کارکنوں کے دستاویزی ثبوت موجود ہیں اور یہ انہی ثبوتوں کا نتیجہ ہے کہ ہم بار بار شیخ صاحب کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ "نیا کشمیر" کی طرح "نیا جموں" بنانے پر بھی توجہ دیں۔ خود جموں کے نیشنل کانفرنسی اخبار لکھ رہے ہیں کہ جموں کی جائز شکایتوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے اور نیشنل کانفرنس کے عوامی لیڈر اس پر عمل نہیں کیا جا رہا ہے اگر یہ باتیں ظاہر کرنا پرجا پریشد کا اثر قبول کرنا ہے تو "خدمت" یقین کرے کہ جموں میں نیشنل کانفرنس کے کارکن بھی اسی راستے پر چل رہے ہیں۔

جہاں تک پرجا پریشد کا تعلق ہے ہم نے کبھی اس کی حمایت نہیں کی لیکن پرجا پریشد کا اثر دور کرنے کا طریقہ یہ نہیں کہ حکومت ہر مخالفانہ آواز دبا دے جو شخص اختلاف کرے اسے "سازشی" "کشمیر کا دشمن" اور "فرقہ پرست" قرار دے کر بدنام کیا جائے اگر نیشنل کانفرنس کی لیڈرشپ یہ راستہ اختیار کرے گی تو اس کی تنظیم بدنام ہو گی اور پرجا پریشد اس کی اپنی غلطیوں کی وجہ سے مضبوط ہو گی۔ نیشنل کانفرنس کے لیڈروں کو چاہیے کہ وہ عوام کو ڈیموکریسی کا حق دیں تاکہ وہ نیک نیتی سے اپنی شکایتیں پیش کر

ایڈیٹر کی ڈاک سے

کشمیر!

شیخ صاحب کی تقریروں پر آج کل اخباروں میں بحث ہو رہی ہے۔ میری رائے میں اس وقت جبکہ کشمیر کا مسئلہ فیصلہ کی آخری منزلوں میں ہے شیخ صاحب اور ان کے ساتھیوں کو تیز و تند تقریریں نہیں کرنا چاہئیں شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ ہندوستان کو کشمیر کے اندرونی مسائل میں دخل دینا نہیں چاہیے میں پوچھتا ہوں کہ ہندوستان کو کیا غرض ہے کہ وہ غیر مشروط طور پر کشمیر کی حفاظت کی ذمہ داری لے اور ہندوستان نے متعلق کشمیر کوئی بھی ذمہ داری نہ ہو۔

عام لوگ یہ کیونکر گوارا کر سکتے ہیں کہ کشمیر کے ایک حکمران کے لئے ہندوستان اپنی جانیں قربان کرے۔

مزید برآں شیخ صاحب کو یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ کیا ان کی یہ پوزیشن ہندوستان کے [illegible] چار کروڑ مسلمانوں کے لئے فائدہ مند ہو گی یا نقصان دہ۔

(الماس منگاوری)